

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	اعلیٰ حضرت کا پیغام	۲	۲۵	مصطفیٰ غلام سرور قادری	۳۷
۲	علامہ القادری	۳	۲۶	علامہ طحاوی	۳۸
۳	برائے مان گئے	۴	۲۷	مصطفیٰ تقدس علی خاں صاحب	۴۲
۴	اخفاق حق کی سرگزشت	۵	۲۸	حقائق کی کسوٹی	۴۶
۵	کا جواب چیلنج	۹	۲۹	اہمیت اجماع ائمہ فرقان	۵۰
۶	اتحاد یا افتراق	۱۰	۳۰	اجماع ائمہ ضیاء الفرقان کی روشنی میں	۵۳
۷	مبشر رسول پر مجرب	۱۱	۳۱	تقدیر کا دوسرا رخ	۵۳
۸	جھوٹے حلف کی کہانی	۱۲	۳۲	اتحاد کا رد اور اتحاد کا منہ	۵۵
۹	منافقت کے معیار پر	۱۳	۳۳	اعلیٰ حضرت کا روح پرور پیغام	۵۹
۱۰	مرزا سمیت نوازی	۱۴	۳۴	تا بعد حق	۶۰
۱۱	بندوں کی دوستی و پیروی	۱۵	۳۵	ضیاء حرم کا ایک ہم مضمون	۶۱
۱۲	افرستہ دیانی	۱۶	۳۶	فقدان برہ کی کشمیر و فرجانی	۶۳
۱۳	شعور نوازی	۱۷	۳۷	قول و فعل کا تضاد	۶۴
۱۴	تعمید و خواتی کا رد عمل	۱۸	۳۸	بات ہے ایک سال کی	۶۵
۱۵	مرزہ خیر غفارد و نظریات	۱۹	۳۹	انقلاب مصطفوی کا اعلان	۶۸
۱۶	عجیب قلابازی	۲۰	۴۰	علامہ کو بھانسی	۷۱
۱۷	پاک رات میں مخلوط پر دو گرام	۲۳	۴۱	صداق کی صداقت	۷۲
۱۸	الازہر و دیوبند کی طرح	۲۴	۴۲	اخبارات و رسائل کے تاثرات	۷۹
۱۹	اسے کیا کہیے	۲۵	۴۳	سیدان سیاست میں	۸۰
۲۰	برائی شریف کا فتویٰ	۲۶	۴۴	وعیت مباہلہ	۸۳
۲۱	آسمان عالیہ علی اور شریفینہ	۳۰	۴۵	جنگ کی خنجر پرور	۸۵
۲۲	جامعہ ضویر قیصل آباد	۳۲	۴۶	کعبہ منظر	۸۵
۲۳	پروہندہ اکبر و مسعود	۳۴	۴۷	الحق القیتہ	۸۶
۲۴	...	۳۵	۴۸	...	۸۷

# الحضرت کا پیغام صلح کلیوں کے نام

مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے ہندو یوں کو  
 چماتے کر اکٹھا دیا۔ پھر مسجد میں خاص جگہ کے دن  
 نام بنام ایک ایک کو فرمایا۔ اُخْرَجَ يٰ قُلُوْبُ جَانَانَا  
 مُنْصَرِفِيْنَ۔ اسے فلاں نکلی جا تو منافق نے۔ غار سے  
 پہلے سب کو نکال دیا۔ یہ حدیث طبرانی و ابن عساکر نے  
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔  
 وروث العزیز: ۱۰۰ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمایا ہے۔  
 يٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ يُكَاۡفِرُوْنَ اَللّٰهُ فَاَوْرَاۡهُمُ غِلَافًا مِّنْ دُخَانٍ  
 ذَرَسَ فِيْ جِهَادٍ فَرَاكَ فُرُوْغٍ اَوْرَسَا فُتُوْغٍ پُر اَوْرَشَتْ

سراں پر۔  
 • اور فرماتا ہے۔ وَرَوَى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاَنَّى نَحْنُ  
 مَعَهُ اَشْدُّ اَمْ عَلٰى الْكُفَّارِ رُوْحًا اَوْ بَشَرًا (الحمد للہ کے  
 رسول میں دلی اللہ علیہ وسلم اور جو ان کے ساتھی ہیں  
 کفار پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دلی)۔ اور فرماتا  
 ہے۔ قُلْ وَخَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ فَذَكِّرْهُمْ بِهٖ ظُلُمَ اَلَا اِنَّهُمْ  
 كَفَّارٌ (تم میں سختی پائیں)

حبیب و طیب: اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرمایا  
 تھا کہ یہ گھبرائے ہوئے جو جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں یوں نہ  
 رہنے دے کہ حضور و پیغمبروں کو ملتیوں سے الگ کر دے  
 لگا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی حٰۤؤُا سَکٰوۃً اللّٰهُ لَیْزُ الرَّاۤیِیْنِ  
 عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ خٰشِیْنَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ الظُّلُمٰتِ  
 وَرُحِی اَظْہٰرُ ظُلُمٰتِ یٰحٰجِیْہُ۔ اَللّٰہُ دَکَا کِیَا مَرُوْنِ عَیْہِ  
 غِلَافٌ عَلٰی جَہٰشِیْنِ یُوْنٰکُلُ ۛ بَارَسُوْنِ اَللّٰہِی سُرْمٰتِیْ

مسلمانوں پر غلاظت رسول و جلال و صل اللہ علیہ وسلم کی  
 طرف متوجہ ہو کر ایمان کے دلی پر ہاتھ رکھ کر دیکھو۔ اگر کچھ  
 عورت تیار ہے ماں باپ گوربات دی بلا وجہ گالیاں دینا دینا  
 منکر کر لیں۔ بلکہ ارشاد دین نظر لیں۔ کیا تم ان سے بکراہ  
 بیشائی ملو گے عاشر ہرزہ نہیں۔ اگر تم میں نام کو خیریت  
 باقی ہے اگر تم میں انسانیت ہے اگر تم ایچ ماں کو ماں  
 سمجھتے ہو اگر تم اپنے باپ سے پیدا ہو۔ تو انہیں عافیت  
 والدین کو دیکھ کر تمہارا دے دل بھر جائیگا۔ تمہاری آنکھوں  
 میں خون اترے گا تم ان کی طرف نگاہ اٹھانا گوارا نہ کر گے  
 اللہ تعالیٰ اقصاف: ۱۰ صلیبی و کبر و فاروق و منکم رضی اللہ عنہما  
 زائد باتیار: باب ۱۰ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
 فرماتا ہے تمہاری ماں۔ ام صلیبی و فاروق کے اولی غلام  
 ہیں اور الحمد للہ کہ ام المؤمنین کے بچے کھاتے ہیں۔ پھر  
 ان کو گالیاں دینے پر ایک بار انوں سے بڑے بھی فوج  
 نہایت تنگ حرام غلام اور عبد بھر کے گھر سے ناخلف جیتے ہیں  
 • ابان کا نفاذ یہ ہے آگے تم جاؤ یا تمہارا کام۔

پیغمبر کی تہذیب کے بدیوں (مصلحتوں) کو ہم نے دیکھا  
 ہے کہ وہ ماکوئی لکھ ان کی شان کے خوف کو ان کا حوکم  
 ان کے لکھ ہے انکھیں مال جو ملتی ہیں۔ گردن کی رنگیں بھول  
 جاتی ہیں اس وقت وہ مجنوں تہذیب بکھر پھرتی ہے وہ  
 کیا ہے یہی وہ کہ اللہ و رسول اور معتمدین و دین سے اپنی وقت  
 دل میں فریاد ہے ایسے ناپاک تہذیب کی ہی کو مبارک۔  
 ضرورتاً ان اسلام اس پر صحت پہنچے ہیں۔ فردوس و فردوس

# صلح کلی سے خطاب

یا ادب بالانصیب میں ہے ادب بے تعصب  
 فطرت کا ہے تقاضا اس بات کو نہ قبول  
 جتنی بھی اپنی نار سے ملتا نہ ہر طرح  
 نہایت حق قرآن میں لکھا ہے یہ اصول  
 مومن میں غلبہ طیب و مستحرمے کھرے کھرے  
 منافقت ہیں جوئے گندے نہ رنگدنگ قبول  
 سنی ہے تو تو ان سے نہ کوئی میل جول رکھو  
 گستاخ میں محتاج کے یا مشائخ رسول  
 ممکن نہیں یہ دل سے جوں عالمی تیرے کبھی  
 آباد اس خیال سے یہ خیال ہے فضول  
 باطل کے پیروکار کا جب بھی پیلا ہے بس  
 میلے میں اس کے پاؤں تلے اپل حق کے پھول  
 دباطل و دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے  
 شرکت میان حق و باطل نہ کمر قبول ہے  
 تو پیروکار حق ہے، حق مطلب رفا  
 ناکوں اس سے ہٹ کے نجات کا حصول  
 ہے قادری فقیر کا طہر کو مشورہ  
 اسلک رضا میں رہ نہ کر غیر میں شمول  
 (خیرہ فکر خیرہ قادری محمد مصطفیٰ نیازی)  
 (ع) علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طرف جمل قادری کے تم نہ یاد نہایت  
 غوث اعظم ہیں بلاتے آؤ اور مستبصر  
 بات آقا کی نہ ملے عشق کا دعویٰ کرے  
 ایسے دعویٰ رکھوئے کہ بھلا کر مستبصر

(محمد علی قادری)

# طاهر القادری

جوڑ جیروں سے نہ نانا الے طاهر القادری  
 قادریوں کو نہ مشرما اسے طاهر القادری  
 غوث اعظم کو بھلا یہ کیسے تو دکھلائے سچا  
 جسے وفاؤں کا ماحرہ اسے طاهر القادری  
 فرمودہ غوث کو تو نے پشت پیچھے ڈال کر  
 غلط ٹوٹے سے دیا فتویٰ طاهر القادری  
 ایک اعلیٰ صحابہ دوم گستاخ رسول  
 تو نے سب کو بے میلے لگایا اسے طاهر القادری  
 میں میں تیرے کچھ اور ہے اور اسے پر کچھ اور ہے  
 جسے رہا ہے خود کو دھوکا دے طاهر القادری  
 جب سے زمانے مصطفیٰ منظر پر لایا ہے سچے  
 ہر بندہ ہے جھگڑ کو کھڑا اسے طاهر القادری  
 انشاء اللہ تیرے دھوکہ میں نہ آئیں گے سنی  
 چل پتہ تیرا ہے اب گیا اسے طاهر القادری  
 جو کہوں گا وہ چلے گا تم نے سمجھا ہے غلط  
 میرے علم پر پہنچے ہیں زندہ اسے طاهر القادری  
 اب بھی کافی وقت ہے ہیں باب تو بکے کھسے  
 پڑھوئے تو استغفر اللہ اسے طاهر القادری  
 یا قادری کی کسبت سے اب نام اپنا کاٹ دے  
 قادری بن گئے نہ دے دھوکا دے طاهر القادری  
 دو رنگ پالیسی چلنے والوں کو کہا تریتا؟  
 خواب ہیں آئیں گے آقا اسے طاهر القادری  
 یہ بلالی "تم" نہ کہتا "آپ" نہ کہتے بولتا  
 کہ جہاں سے تھا وہاں ہوتا تھا طاهر القادری

(محمد علی قادری)

# ہم نو اصادق سرفرا کا ہے محکم دین

ظاہر افتخاری کی کہانی۔ اُسکی زبان حال کی کہانی  
 سہ علم کا رعب جسیا تو بڑا مان گئے  
 ہے بجا "نابھہ جسر" جو کہتے ہیں بھے  
 قادریت کے لباس میں لبیں لگتا تھا  
 قادری ہوں، ہوا مسک سے مگر موڈ دی  
 بام "منہاج" میں ڈالی تھی شراب اجرو  
 میں نقیان زمانہ کو سمجھتا ہوں حریف  
 جھ کو خلیج ہے مسلک مرا آزاد روی  
 ملت و ملک اگر فرقوں سے بچانے کیلئے  
 حکم الہام میں ہوتا ہے ہو کرنا ہوں دی  
 نام پر دین کے سیاست کی وہ چمکاؤ  
 مرا وعدہ تھا سیاست میں نہیں آؤں گا  
 اب یہ وعدہ ہے حکومت میں نہ ملتا تھا  
 میں بزرگوں کی عقیدت کا میں دم بھرتا تھا  
 جن کے کندھوں پہ گھڑا ہو کے ہوا تھا اپنا  
 ہم فوہاؤں و سرور کا ہے حکم دین بھی

یعنی احسانیت طاہر افتخاری اشعار کے لباس میں  
 مجتہد خود کو جتایا تو بڑا مان گئے  
 عبقری رنگ دکھایا تو بڑا مان گئے  
 روپ جب اصل دکھایا تو بڑا مان گئے  
 مثل کر جب سامنے آیا تو بڑا مان گئے  
 جب لشر اس نے دکھایا تو بڑا مان گئے  
 اجتہاد اپنا دکھایا تو بڑا مان گئے  
 دو صفت "مرتد" کو بنایا تو بڑا مان گئے  
 ایک نیا فرقہ بنایا تو بڑا مان گئے  
 خواب جب کوئی سنایا تو بڑا مان گئے  
 دام تو دہر بچھایا تو بڑا مان گئے  
 جب نہ وعدہ پر نبھایا تو بڑا مان گئے  
 ملت قراں پر اٹھایا تو بڑا مان گئے  
 ہاتھ اب ان سے پھٹایا تو بڑا مان گئے  
 اب انہیں نیپا دکھایا تو بڑا مان گئے  
 نازیہ ان کو جتایا تو بڑا مان گئے

مسلمان کی قیادت کر رہے ہیں  
 اسی در سے بناوت کر رہے ہیں  
 دو دعوئے صحافت کر رہے ہیں  
 دنیا طیس کی حیثیت کر رہے ہیں  
 عیان زور و خطابت کر رہے ہیں  
 اٹک اپنی جماعت کر رہے ہیں  
 بزرگوں کی امانت کر رہے ہیں

عجب ہے یہ نیاز دین و ملت  
 مستم ہے جس کے ٹھکان پر پہلے ہیں  
 سلیقہ بھی نہیں جن گزراں کا  
 نمک خوران سلطان و عظم  
 صراپائے جہالت بھی شب و روز  
 ہے جن کی مستند ہونے کی کوشش  
 فتنیم یہ مدنی و ایمان

بررگوں کی  
 امانت  
 کر رہے ہیں  
 (تقریر افغان و ماہنامہ ہفت روزہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نشر و تصنیف علی رسول اکرم و علی آلہ و صحبہ جمیعین

## احقاق حق و البطل باطل کی سرگزشت

خدا تعالیٰ نے پہلی مسئلے اعلیٰ التہذیب والذہار ونبائے تمام فتنوں اور آخرت کے غذا ہوں سے محفوظ رکھے یوں تو ہر فتنہ ہی خطرناک ہوتا ہے اور فتنہ کا نام ہی خطرہ کی نشاندہی کرنا ہے لیکن "فرقہ طابریہ" کی طرح بعض فتنے اپنی دروغی و دغلہ پالیسی کے باعث کچھ زیادہ ہی پھیل چکے ہیں۔ "فرقہ طابریہ" کے سربراہ پرو فیسر جبریل القادری نے محض ہمس شہرت کی بنا پر "بندہ لیسائے" کی خاطر جب اپنے ہر پرزے سے تعلق اور دین میں فتنہ انگیزی و شہرتوں میں فتنہ انگیزی کا سلسلہ شروع کیا تو اولاً انہیں باخبر "رہائے مسئلے" کو جو دلائل میں ایک جگہ چکے معصومین کے ذمہ جیسے مختلف امور میں اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ثانیاً انہیں ایک حلال کی کنوئیل کے ذریعے اباح امت کی پیروی کرنے اور ابراہیمیت کے دامن سے وابستہ رہنے کے حقائق عرض کر دیے۔

ثالثاً "ہرمت کی فتنہ" دین کے مسئلہ پر جب خاہر اللہ روز کی رو سے جن جنیت طامعہ سید جسے اب ان کی مروجہ ہرمت نامہ عملیہ صاحب بندہ الہوی اور علامہ محمد سعید صاحب فتنہ کی کہ تصنیف فتنہ عام پر آگیا۔ تو فیہ جو پرو فیسر صاحب سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ اب جب کہ ایسے جید و نامور علماء کی تصانیف اس کے خلاف کے خلاف کے رد میں نکالے ہو چکی ہیں آپ کو اپنے موقف (دعوت کی مرد کے بغیر دین) پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ مگر انہوں نے اس گفتگو سے دھڑکتے ہوئے جواب دیا کہ "بندہ لیسائے" لاہور کے انٹرویو میں صاحب افروادی و شخصی موقف پر اصرار کیا۔ رابعاً ہندو مردہ رسالہ "دبیر شہید" لاہور کے انٹرویو میں صاحب اہلسنت کے خلاف و ہجراتوں کے علاوہ جب پرو فیسر صاحب نے بیان کیا کہ "شیلہ و بابی طامعہ کے پیچھے میں ناظرین پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے ناظرین بطور لیٹا ہواں" تو اس کے بعد ذرا اپنی غیر خواہی بہانہ جبریل برز بگیا۔ اور بھولے بھالے نیکیوں کو پرو فیسر صاحب کی سازش سے غور کرنا ضروری ہو گیا۔ چنانچہ رسالہ "رہائے مسئلے" میں باقاعدہ طور پر پرو فیسر صاحب کی سازش کو بے نقاب کیا گیا۔ اور سابقہ ہی پرو فیسر صاحب کو دعوت دی گئی کہ "اگر وہ اپنی انصافی میں کچھ لکھنا چاہیں تو" "رہائے مسئلے" کے صفحات ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲ پر "رہائے مسئلے" کے فقرہ حق اور سنی برحق لایا جواب معصومین کے مقابلہ میں پرو فیسر صاحب کی یہ فالت ہوئی کہ "چنانچہ فقہانہ گول گو مرد: اللہ" یا "خیر میں منہ نہ جھنڈ کر خیر" خاصاً ثابت پر خط اور پیچیدہ و گہری سازش سے مراد ان اہلسنت کو غور و خبر نہ کرنے کیے "رہائے مسئلے" میں تالیف شدہ ضروری مضامین اور بعض دیگر مضامین پر مشتمل مستقل طور پر ۱۶۰ صفحہ کی کتاب "اشعرہ کی گولگو"۔

شائع کی گئی۔ جو ”رہنمائے مسیحیہ“ کے معنائیں کی طرح ماننا سائنڈ آج تک لاجواب ہے اور مستقبل قریب تک  
 مقبول و مفید ثابت ہوئے۔ ثبوت اس کا یہ ہے کہ ماہ ۱۲ ویں والا خرمیہ مشن کے میں کتاب ”خطرہ کی گھنٹی“  
 کا اعلان ہوا اور بفضلہ تعالیٰ ڈیڑھ دو ماہ میں پچاس ایڈیشن ختم اور دوسرا ایڈیشن تیار ہو گیا۔ اور مجموعہ تعالیٰ نے  
 کئی شخص کتاب پر حرف لکھی کہ سب اور نہ کوئی دلائل وحوالہ جانت کی تفسیل و تفسیر کے کے برعکس  
 اس کے جس بھی تحقیق و انصاف پسند شخص نے کتاب کو دیکھا اور پڑھا وہ اس سے متاثر ہوا۔ لکھنے  
 کہ اور جو سدا خیراتی و دوائے خیر فرمائی اس سلسلہ میں کراچی کے احباب اہلسنت نے بالخصوص و دیگر  
 لی اور کثیر تعداد میں کتاب منگوا کر تقسیم کی اور پھر ادارہ سے اجازت سے کہ خرچہ چھپوا کر مفت اشاعت  
 کی۔ اس سلسلہ میں حدیث خدمت کے طور پر بروقت کھڑی کی پذیرائی کے منتفی بعین علم و اجاب کے  
 تاثرات پیش خدمت ہیں۔

## ”خطرہ کی گھنٹی“ نے مسکب اعلیٰ حضرت کی لاج رکھ لی

فیصل آباد:- ”سلام مسنون! آپ کو کوششیں مشکور ہیں۔“ ”خطرہ کی گھنٹی“ کو جس نے پڑھا، تعریف  
 کی اور بروقت اقبال فرمائے کہ سراپا محمدانہ کہ ہے زور بیان اور زیادہ۔“ (سوانح محمد احسان الحق خفیلہ  
 کراچی :- ”الحمد للہ“ رضائے مصطفیٰ اپنی صحیح منزل پر گامزن ہے کتاب ”خطرہ کی گھنٹی“، ”اشادہ اندیت  
 سہرہ ہے۔ حق قبول کرنے کے لئے اور کیا دلائل چاہیں؟“ (شیخ محمد قادری زوریہ منزل کراچی)  
 • کتاب ”خطرہ کی گھنٹی“ کا مطالعہ کیا۔ بہت خوشی ہوئی کہ اپنے اہلسنت کے اس عظیم کام کو سراہا گیا۔  
 جو وقت کی ایک اہم ضرورت تھی۔ یہ عظیم خدمت ہے جسے جتن بھی سراہا جائے کم ہے اور محمد سلیم اعظم  
 عطاریہ کراچی) • یہاں اکثر لوگوں نے ”خطرہ کی گھنٹی“ دیکھ کر تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 حاجی صاحب کو حق کا پرچم بلند کرنے کی اور بھی توفیق دے۔ اور صلوٰۃ کثرت ایسے فقیہوں کا سبب کرنے کی  
 توفیق بخشے۔ آمین! (ار محمد عایت اللہ قادری۔ فضل الرحمن قادری کراچی)

حیدر آباد :- ”گزشتہ صفحہ“ ”خطرہ کی گھنٹی“ کا ذکر دیا تھا۔ اس میں ۵ لکھو تھیں۔ اب فی الغرہ پندرہ  
 اور سال فرمادیں! (مولانا مفتی احمد بیاب براتی پرنسپل دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد) • ”جناب نے اہلسنت  
 جماعت کی جس بے باکی سے اشاعت و ترویج کا بیڑا اٹھایا ہے۔ وہ قابلِ تعریف ہے آپ کی جی کاوش  
 سے لوگ ظاہر القادری کا اعلیٰ درجہ سمجھ سکے۔ اس سلسلہ میں آپ کی کتاب ”خطرہ کی گھنٹی“ ایک  
 اہم دستاویز ہے۔“ (مشتاق احمد قادری لطیف آباد حیدر آباد)

چلیوٹ :- کتاب ”خطرہ کی گھنٹی“ کی ذرا پڑھائی۔ ”اشادہ اندہ دیا گوزے میں ہند کردہ ہے  
 اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مشن کی لاج رکھتی ہے۔ الحمد للہ سب بھی سادہ حق پر گرد و غبار غلام چڑھتے

کی ایسی ناپاک کوشش کی گئی۔ تو "رشتائے مصطفیٰ" نے میدان عمل میں نکل کر جہاد کیا اور کمر حق بلند کیا۔  
 یہ مرتبہ بلند طاحس کو مل گیا۔ مصلحتیوں نے حق و باطل کے درمیان امتضرت کی قائم کردہ دیوار میں  
 شکاف ڈالنے کی جرات کام کوشش کی۔ "ناشہ اند" رشتائے مصطفیٰ نے اس کو ناکام بنا دیا ہے۔  
 "رشتائے مصطفیٰ" زندہ باد۔ البوداؤد مجرماً حق زندہ باد۔ (محمد اشقیق راجپوت ناظم انجمن رشتائے مصطفیٰ بازار لاہور)

سرگودھا: السلام علیکم۔ کتاب مستطاب "خطرہ کی گھنٹی" دستیاب ہوئی۔ ایک مرتبہ نہیں بار بار پڑھنے کے  
 باوجود کشتی درہم درہم جاتی اور دوران مطالعہ یہ محسوس ہوتا رہا گو یا کہ آپ کے شیخ طریقت حضرت مولانا سرور احمد  
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدنی فرزند ہیں۔ رب العزت کا احسان ہے کہ حضرت کی علمی و روحانی سرکاری آج بھی  
 قائم ہے اور مولانا البوداؤد مجرماً حق کے روپ میں آج بھی الی کا سکندر وال دواں ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ اپنے  
 مسلک کے دیگر رسائل و جرائد بھی منافقین کا قاتل اور محاسب کرتے۔ (محمد الوب تھادی سرگودھا)

## حصہ دوم

فرقہ طاہریہ "مے سروا" کے کردار و اعتقاد کے کئی دوسرے  
 غرضے بھی دیکھنے میں آئے۔ اور بالغضون ۲۵ مئی  
 ۱۹۸۹ء کو موچی دروازہ لاہور کے قلعہ ظلم میں "پاکستان  
 عوامی تحریک" کے نام سے سیاسی جماعت کا اعلان  
 کرنے اور اس کا "چیرمین" جنس کے بعد بعض اور  
 باتوں کا بھی انکشاف ہوا۔ اور انہوں نے بیچاؤں کے  
 مختلف جیسوس اور اثرات دیکھنے سننے میں آئے۔  
 اور آستانہ عالیہ بریلی شریف و دیگر مقامات سے  
 علماء اہلسنت کے فتاویٰ و بیانات بھی جمع ہو گئے۔  
 اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس پراسرار اور بڑے  
 خورشیت ہوت ہار شخص کے متعلق مزید معلومات پیش کی  
 جائیں۔ تاکہ اہل حق و انصاف اس شخص کی نذہ بند  
 "شخصیت" کو پہچان سکیں۔ بالغضون ۲۵ مئی  
 ۱۹۸۹ء اس سے اور زیادہ باخبر ہوا میں اس شخص کی  
 محفل میلاد۔ دست خوانی کی مجالس اور حشر و رسالت  
 کے عنوانات سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ اس شخص

سکا۔ و سرامنہ بد مذہبیوں اور گستاخوں کی طرف سے  
 اور درحقیقت یہ شخص شہداء حیانہ، ذہبیہ اور  
 مرزائیہ کا ایجنٹ بن کر ایک حرکت ان لوگوں کو اہلسنت  
 کی نظر میں مقبول دے کر رہا ہر کرنے کی کوشش  
 کر رہا ہے اور دوسری طرف خالص شیعوں بدیلیوں  
 کو اپنے ہال میں چھپنا کہیم شیعہ انیم دہانی، نیم چوبی  
 یام ازگ گول مول، سنگلی بنا کر ان کی خیریت ایمانی و حرارت  
 حشر ختم کرنے کے درپے ہے۔ لہذا  
 اسلامی کشتی بھائیوں کو معلوم ہوتا چاہیے کہ فرقہ  
 مردودیہ کی طرح "فرقہ طاہریہ" بھی ایک ماذن لاذیب  
 فرقہ ہے جس کی ایک شہور مثال ہے کہ وہ باسماں اللہ  
 باہر میں نام مام قبوت اس کا یہ ہے کہ مولوی مودودی  
 نے کہا ہے کہ "اصغری بریلوی، شیعہ، شتی یہ امتیق  
 جہالت کی سپاہی بنی ہیں" و خطبات مودودی ص ۲۸  
 "جس شخص کو آپ اپنے نزدیک گروہی اور شرک میں  
 بتلا پاتے ہیں۔ اگر آپ اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔  
 تو اگر غار قبول ہوئے کہ قبول ہے ہر حال قبول  
 ہو کر رہتی ہے خواہ نام کی ناز مقبول ہو یا نہ ہو۔ اور

و مسائل موردی (ج ۱ صفحہ ۲) بطریق سو و دو دینے  
حنفی، بریلوی شیعہ اور سنی کو جہالت کی پیداوار کہہ کر  
اور گمراہ و مشرک کہہ کر پیچھے نماز جائز قرار دے کر  
اپنی "لا مذہبی" کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس طرح بریلوی  
ظاہر القادی نے بھی موردی کے قدم بقدم بریلوی  
الفاظ اپنی "لا مذہبی" کا اظہار کیا ہے۔ مگر

● بریلویت، دلی بندیت، الحمد بیہیت، شیعیت  
ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔  
کتاب فرقہ پرستی کا فائدہ ص ۱۰۰ میں شیعہ اور  
دوبائی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا پسند ہی نہیں کرتا۔  
بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔  
دائریہ جابر القادی رسالہ "دیشنبذ" الامور مہمہ  
۱۱ ریلوی ۱۹۶۶ء (حصہ ۱) دیکھ لیجئے۔ موردی  
جابر القادی اپنی جہالت و اندسے پن کی بنا پر شیعہ  
سنی، حنفی، دوبائی، دلی بندی، بریلوی سب کو ایک ہی  
لڑی میں پرو کر ادسب سے اپنی لافتنی ظاہر کر کے  
دونوں سنے اپنی "لا مذہبییت" کا کٹنا واضح ثبوت  
مہیا کیا ہے۔ اور موردی و ظاہر القادی دونوں  
نے شیعہ، سنی، حنفی، دوبائی، دلی بندی، بریلوی میں  
یعنی خبیث و طیب جتنی و باطل مومن و منافق، منافق  
گستاخ، ناجی و ناری اور سنی و غیر سنی میں فرق و امتیاز  
نہ کر کے کسی قدر حماقت و غفلت اور علم و انسانیت کا  
ثبوت دیا ہے۔ بہر حال دونوں کی نوابانہ دیہاتی سے  
مہرے طور پر واضح ہو گیا کہ یہ دونوں "لا مذہب"  
اور مذہب حق امتیاز و سنی بریلوی مسلک سمیت سب  
سے لافتنی و غیر جانبدار ہیں۔ پہلی "استوں"  
و فرقوں جانتوں کی غیر مشروط خدمت ادا ان کو

مستور کرنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ موڈودی و طاہر القادری  
ان کے قدم مقابل اور ان سے بھانڈا اپنے اپنے  
اکسا جدید فرقہ کے بانی ہیں، نہ صرف پہلوں میں سے  
کسی ایک میں شامل یا ان سے وابستہ ہوتے۔

**لحیحہ فکر۔** چونکہ لزوج سے موڈودی و پردیسری  
مسک میں بڑی محاشست پائی جاتی ہے۔ لہذا وہ  
کو پردیسری صاحب کی سیاسی تقلید بازی ہی "موڈودی  
کی طرف ایک اور قدم ہے اور وہ اس طرح کہ جیسے  
موڈودی صاحب قیام پاکستان سے پہلے سیاست  
جمہوریت کی مذمت کرتے رہے اور پھر پاکستان  
میں حالات کچھ ساآگہار دیکھ کر سیاست سے ملے کر  
حوریت کی صدارت تک سب کچھ جائز کر لیا۔ اس طرح  
پردیسری صاحب بھی پہلے بارہا سیاست سے لاتعلقی  
ظاہر کرتے رہے اور پھر جب کچھ زمین حور اسلام ہوئی  
تو موڈودی صاحب کی طرح فدا سیاسی پیشا کھا گئے۔

فرح ہے کہ عمر بدقاہت نگہ آئوٹ کچھ کیے  
اور **سینے** جس طرح موڈودی نے پہلے نو عورت  
کی سیاست و حقرو کی نئی آفست کی۔ اور جب موآق  
آیا۔ تو فاطمہ خانہ کی صدارت کی غلہ در پی گئے۔ بالکل اسی  
طرح پردیسری صاحب پہلے فوٹے نظریہ سرواوی کے خلاف  
تھے۔ مگر جب سرواوی ہی گئی۔ تو فرمایا "مظاہر کو چاہئے کہ اپنے نظریہ کی  
مخالفت کیوں کر کیے ہیں؟" ورنہ لا مہرہ "اور میں نے اپنے نظریہ  
انکار اجماع اسکا تذکرہ میں نظریہ بنا پر عورت کی  
ضعف ویت (عزل بنا) بر تمام اہمیت و جماعت و  
احاف کے اجماع کا انکار کر کے " اور عورت کی ویت مرد  
کے برابر قرار دے کر بیان میں طاہر القادری نے اپنے  
لاذہب اور منکر اجماع **مخالف** اور اہمیت و احاف سے  
نامیج ہو کر برا مغناہہ کیا ہے جسکی انکار میں کافی نشتر ہو گئی۔



# کاجواب حلیہ پراسرار خاموشی

(ظاہر القادری کو اپنے انحرایت باطلہ کی تباہی میں کسی ذمہ دار کسی عالم کی حمایت حاصل نہیں ہو سکی جس سے ان کی بے جا دھڑلے و دھڑائی کے علاوہ شائد ظاہر

ہے کہ وہ اپنی خاموشی کے پروردہ میں درحقیقت اپنی گمراہی کذب بیانی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ ورنہ کسی ایک کذاب کو جواب دے کہ وہ اپنی سفاکی بیانی کر سکتے تھے۔ صرف حضرت مہدی تقدس علیہ السلام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایک نقشہ خط کا جواب دینے کی پروا نہیں صاحب سنے کو کشش کی، مگر اللہ کہ حضرت مہدی صاحب مزاج اپنے انتقال سے قبل اس کو منفعل جواب لخواہ لٹالے کر کے پروا نہیں صاحب گمراہی بدھ ہی پر عمل فور پر مہر تصدیق ثبت فرمائے جہاں انشا

ظاہر القادری کے ذیل میں شائع شدہ فہرست کتب

نمبر	عنوان	مؤلف
۱	اسلام میں عورت کی دین	علامہ احمد رضا علی رحیم
۲	دین المرأة	علامہ محمد بن عبد الوہاب
۳	عورت کی دین	علامہ محمد بن عبد اللہ بن محمد
۴	فہرست ساری کی حقیقت	مفتی محمد رفیع قذافی
۵	علمی حروف پر ویسیر	" " " "
۶	الفتنۃ البہیدہ	اسولانا محمد بشیر کراچی
۷	پروا نہیں کی	پروا نہیں کی
۸	تہذیب و تمدن	" " " "
۹	عاشیہ المغنل الموی	" " " "
۱۰	جواب الیوم	مفتی محمد رفیع قذافی
۱۱	خطوط کی حقیقت	ابو ذہب محمد قذافی

بعض قضاوی نقل کر سنے کے بعد بدین الفاظ طعنے لگایا تھا کہ

ان حضرات (علامہ اہلسنت) نے شیخی طود پر پروا نہیں صاحب اور ان کے انحرایت فاسدہ کا رد کیا ہے۔ لہذا ان کے بالمقابل اگر کسی مولوی دھیر میں پروا نہیں صاحب کی اہموا کی کہ ہمت ہے تو وہ بھی اسی طرح عداوتہ منک دین میں پروا نہیں صاحب کو انکار اجماع اور استحکام دین میں حق بجانب ثابت کر کے حدیث مقامات طامرا وغیرہ میں کسی مولوی دھیر کا

محض یہ کہہ دینا کہ پروا نہیں صاحب چینی و چٹاں ہیں کچھ اہمیت نہیں رکھتا اور ہو سکتا ہے کہ ایسا کہنا کسی خوش فہمی یا غلط فہمی پر مبنی ہو۔ الزامات پر بحث لائے بغیر کوئی بات مستحکم نہیں، (خطرہ کہ کٹھن مشہور مگر پروا نہیں صاحب اجتناب اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکے اور کسی ذمہ دار عالم دین کو اپنے نظریات کی

میں سامنے نہیں لائے۔ علاوہ ان کے کذاب خطہ کی گھنٹی سمیٹے تقریباً دہریہ جن سمجھتا ہیں پروا نہیں صاحب کے نظریات باطلہ کے سد ادھان کی گڑھی کذاب بیانی کے ثبوت میں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر پروا نہیں صاحب صاحب وسائل اور صاحب قلم جو کے بارہو کسی ایک کذاب کو بھی جواب نہیں دے سکے۔

# اتحاد یا افتراق - سیح یا جھوٹ

برہنہ فیصلہ ہر اتحادی نے اپنے مختلف ہر امت و کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟" میں یہ تاثر دیا ہے کہ وہ اتحاد امت کے بہت بڑے حامی ہیں۔ • اور اسی بنا پر وہ اپنے حلقہ عقیدت میں داعی اتحاد امت و فاطمہ فرقہ دارین کہلاتے ہیں۔ مگر حقیقت کیا ہے • حقیقت یہ ہے کہ برہنہ فیصلہ صاحب کا دو غلط ہیں اور دھوکہ و جھوٹ اب کسی باخبر شخص پر مخفی نہیں رہا۔ یہ شخص اپنے کسی دعویٰ میں صادق و محض نہیں۔ کیونکہ اولیٰ و آخر اس شخص کا مقصد وحید محض اپنی نالائش و ناش ہے۔ جسے یہ اپنے مختلف افراد اور دعووں کے پروردہ میں حاصل کرتے گھر گرواں رہتا ہے۔ چنانچہ رسالہ "چشمِ سال" نامی مفتی غلام مسرور قادری نے ہائیک ڈیل کیا ہے کہ "اگر ہر اتحادی کو جھوٹ کا بادشاہ گنا جائے۔ جھوٹ چٹل ٹوری اور غیبت میں اس کا کوئی ثانی نہیں پڑے گا" لاہور ۲۵ مئی • ہر نامہ نگار کے اہلسنت میں بھی مفتی صاحب مرمیوٹ کا بیان ہے کہ "یہ شخص مذہبی طور پر بے دین علمی طور پر جاہل اور سیاسی طور پر بے خود ہے۔" (ماہنامہ نوائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۸ء) رسالہ "قیامت" کا کہنا ہے کہ وہ تجوہات و حکارت ہے۔ قریبی ہے۔ احسان فراموش ہے۔ اس کے جھوٹے، قبیحی اور مکار ہونے کا صبر سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ سیدنا ناری اعظم سے

اس پر عمل پیرا ہونے کا دعوہ برابر ہے (قیامت) اسی جھوٹی ذہنیت کے تحت برہنہ فیصلہ کا داعی اتحاد امت اور فاطمہ فرقہ دارین کہنا بھی جھوٹ ہے اس لئے کہ وہ • داعی اتحاد امت اور فاطمہ فرقہ دارین نہیں • بلکہ مسئلہ دہشت پر خود سوال اتحاد امت میں انتشار و فتنہ ڈالنے والا فاطمہ اجماع امت ہے • اس گندم نا جو فروش نے اپنے مختلف سکتی برہنہ فیصلہ کے غلط تاثر و دیگر مبادا عظیم اہلسنت میں اتحاد کی بجائے افتراق کا پارٹ ڈا کیا ہے • اور ۲۵ مئی ۸۹ء کو اپنی سیاسی جماعت کا اعلان کر کے اہلسنت و جماعت و جمعیت علمائے پاکستان کی مزید تفریق و انتشار سے دور کرنے کی کٹی ماتش کا ہے • اور اہلسنت و جماعت و جمعیت علمائے پاکستان کے حلقوں میں اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے • یہ فاطمہ اجماع امت "داعی اتحاد امت کی بجائے خود داعی فرقہ دارین ہے جو فرقہ سود دہی کی طرح خود اپنے لئے "فرقہ طامہ" کا بانی و داعی ہے • ستمبر ۱۹۸۸ء میں جب اس شخص نے اجماع امت کے متبادل عورت کی لوری ویت کا شو مشہ چھوڑا تو تمام مکاتب فکر کے علماء نے اسے جھوٹا قرار دیا • اور عورت کی نصحت دہنت کے مسئلہ پر اتفاق کا اظہار کیا • اگر یہ سچا ہوتا تو یہ بھی اس مسئلہ پر امتی و اتفاق کا مظاہرہ کرتا • مگر یہ اپنی ضد پر اڑا رہا • اسی طرح اب مسئلہ میں مسکاتیب فکر سے عورت کی سرزائی کے خلاف متحدہ مولف اتفاق کیا تو ہر اتحادی نے اس کی مخالفت کی • یہ

# یومِ جمعہ - خانہ خدایں منبر رسول پر جھوٹ

”منکر اسلام“ کے خصوصی حکم پر سٹالوں کی نوک چبک سٹوری گئی • خیابان الحق کے اشتہار میں معمول کو توڑ کر غازیہ بیگم یون کھنڈ لیت ادا کی گئی اور پروڈیوسر صاحب نے خیابان الحق کو اسلامی ریاست کا سربراہ مقرر کیا اختتامی دعا کی درخواست کی • چنانچہ خیابان الحق نے دعا فرمائی • اس پر پروڈیوسر صاحب سے تعلق رکھنے والوں نے خیابان الحق سے دعا کر اسے کو ایک مقرران کی خوشامد اور غازیہ بیگم ناخبر کرنے پر حقیقت کی • چنانچہ آئندہ جمعہ انہوں نے پورے مجمع کی حیرت اور شگے میں ڈالی دیا • اور کھلی آنکھوں سب کے سامنے خانہ خدایں منبر رسول پر کھڑے ہو کر یہ صریح جھوٹ بولا • کہ انہیں تو خیابان الحق صاحب کے مسجد میں آنے سے متعلق پروگرام کا علم ہی نہیں تھا • خیابان الحق اپنا تک آنے سے (معاذ اللہ) اس غلط بیانی پر مستحق طلاق کے بقول سیکنڈ دل لوگوں کو حیرت ہوئی کہ اس قدر بے باکی سے تو کوئی مسیو لوسیا نڈا بھی جھوٹ نہیں بولتا • چہ جائیکہ دینی فکر کا دعویٰ کرنے منکر ہر سرمنبروں کذب بانی کرے

دوسرا جھوٹ • رائے دیش، ریم آباد علاقہ فواریہ صاحب کے بعض حضرات پر و فیہ صاحب سے جملہ میلہ معیضہ کیلئے وقت لینے آئے تو انہوں نے صاف انکار کر دیا • مگر توڑی بٹ بعد ریاست کا اعلان کرنے کے بعد کھلے کھلے گردائے ہیں • (ماہنامہ رائے ایجنٹ لاہور ۱۹۹۱ء)

”بادش بھر ڈاکٹر طاہر انصاری ایک منفرد منکبہ خرد پرست اور ہم چوں ماہیگر سے نیست کے قیام میں جلوہ گر ہوئے • بدقسمتی سے وہ نہ صرف مندرجہ بالا صفات کے حامل ہیں • بلکہ معاذ اللہ قدم قدم پر جھوٹ بولنا اور انانیت آزادی کرنا بھی ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے • انہوں نے سیاست کا جس شرف سے انکار فرمایا اس سے ان کا اب وادبی سیاست میں داخل ہونا واقعتاً ایک متعنا و خیالی کا شاہکار ہے • ان کے سیاسی حزم کے بعد ہمارے سامنے ان سے متعلق ذاتی اور قومی سطح کی انہی نوعانگ معلومات اظہار جمع ہے کہ جن کو پڑھکر ہی کتنا پرتا ہے کہ عجمی ناظر سرگرمیاں ہے اسے کیا کیجے طاہر صاحب کے قول و فعل ہیں اس قدر خوفناک بلکہ المانگ انصاف کو لاوا ہے کہ جسے دیکھ کر ان کی انگشت بدنداں اور حیرت بڑا رہ جاتا ہے اور اسے لازماً یہ کہنا پڑتا ہے کہ عجمی

تجاہد داغ داغ شد منہ کجا کجا ہم علوی صاحب • ہمیں طاہر صاحب کے سابق نورتنوں میں سے ایک نوجوان مستحق احمد علوی نے یہ المانگ واقعات مقرر حیرت کر دیا • کہ جب جنرل خیابان الحق اپنے دور اقتدار میں میاں نواز شریف کے دولت گدہ پر آئے • اتفاق سے اس دن عجمی تھا • گیا رہے سٹالوں کو عجمی طریق سے جھانسنے اور خیابان الحق کے شرٹنگ کاسے کے بارے میں خود

# جموٹ حلفت کی کہانی - مولانا محمد ری کی بانی

انہیں جموٹ اکڑنے سے پہلے منع خطروں کی گھنٹی کی دونوں  
جلدیں کھائی تھیں۔ اگر پروفسر صاحب میں بہت عمدتہ ہے  
تو وہ ہمارے اقبال نواز ہیں خواہات کہ غمزدہ جواب دیں اور  
احسام الحرمین "اسے پہلے قول دخل کی مطابقت ثابت  
کریں اور پھر زور کر کے سیدھی راہ پر آئیں۔ اور غفلت  
نہا کو دھوکہ دیں۔"

وہ رقاعے نمبر سے کی مار ہے کہ عدد کے سینے میں غار ہے  
کے چارہ چوٹی کا دار ہے گریہ دار، وار سے پار ہے

مولانا محمد ری اور ان کے اور بھی دو جہنم خراخراں ہیں

کہ "شیعہ، دہا بیہ کے پیچھے غار خراخراں اور پسند کرنا اور  
ان پر مشتمل "سپریم کونسل" بنانا، ایک پروفسری حلفت اور

احسام الحرمین "کے ایک ایک حرف سے مطابقت ہے

یا صریحاً انحراف و انکار، تنبیہ، مرنے والی محمدی موصوف

کے مذکورہ بیان کے آخر میں "میرے متعلق جبرہ ذکر آتا ہے

کہ" میں پروفسر صاحب سے گفتگو پر آمادہ نہ ہوں۔" اس

میں بائیں ادھوری رہ گئی ہے۔ اس سے کہ اڈا میرا تھ

یہ تھا کہ پروفسر صاحب سے ملاقات و بانی "جموٹ حلفت"

کافی نہیں۔ البتہ تھائی، میرا ہی کے ساتھ وسیع تحریریں

جاری ہے۔ اس لئے وہ تحریر کا جواب تحریر سے اور کیا جواب

کتاب سے دیں۔ ثانیاً، غلام و اجاب البتہ نے جب

پروفسر سے ملاقات کیسے ازراہ محبت و ملاقات مجھے بھی ساتھ لے

جائے پراہر رکھا، تو پھر میں ان کے ہمارے ملاقات و گفتگو پر آمادہ

ہو گیا، مگر پھر پھر پروفسر صاحب کو جو غلام نہ تھے، اور پھر

میں جب آئے تو انہوں نے ملاقات گفتگو کیے غلام سے واسطہ پڑا

ماہنامہ "نوائے اہلسنت" لاہور جولائی ۱۹۸۹ء

تہ مولانا محمد ری محمدی گورنر اعلیٰ کے شانے شدہ ایک

بیان میں کہا گیا ہے کہ "جو باتیں ظاہر القادری حلفت

سے منسوب ہوتی ہیں جن میں اہلسنت پر بلوی

عقائد سے متصادم نظریات ہوتے ہیں۔ پروفسر

صاحب قرائی پر ہاتھ رکھ کر حلفت اٹھاتے ہیں

کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ پروفسر صاحب

سے ہمارے وفد کے علمائے ملاقات پر حلفیہ بیان

دیا کہ وہ فتویٰ "احسام الحرمین" کے ایک ایک حرف

سے متفق ہیں۔ اور ان دیوبندی علماء کو کافر کہتے

ہیں۔ جن کا نام لے کر تو میں رسالت کی بنا پر اپنی

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے تکفیر فرمائی۔

بے شالاکہ ظاہر القادری کی یہ باتیں بھی صراحت

بھڑک ہیں۔ بلکہ اس نے قرائی پر ہاتھ رکھ کر جموٹ

حلفت لے کر اس طرح "حلفیہ جموٹ" بولا ہے۔ اور

مہا کو دھوکہ دیا ہے۔ اور وہی خدا سے بے نیاز

ہو کر یوں جموٹ بولنا تمہیں کھانا اور چھ موقوفہ اور دینا

آجی دیکھنا مسئلہ حلفت کے لئے ایسی ہی بات کر جانا۔

پروفسر صاحب کا اعلیٰ مرض اور پرانا رنگ ہے اور

یہ ان کی پالباڑی اور ان سے پہلے بالوں کی سادگی ہے

کہ نہ وہ ایسی "پراخوین" گفتگو کی تحریر لیتے ہیں اور

نہ پہلے دانتے ہی تحریر حاصل کرتے ہیں کہ ایسے مواقع

پر انہیں ان کے جموٹ اور جموٹی مقبول کا احساس نہ لایا

جائے۔ پروفسر صاحب کے جموٹا چوہے اور

# طاہر القادری منافقت کے معیار پر

ماہ جون ۸۹ء میں قومی اسمبلی میں غلام مصطفیٰ جتوئی کی زیر سربراہی اپوزیشن کا متحدہ محاذ اپنے پر  
 "اسلامی جمہوری اتحاد" تحریک الوالی خان و حیدر کے ساتھ  
 اتحاد کرنے پر پروفیسر صاحب سے بڑی ناراضگی کے  
 ساتھ فرمایا کہ "خانوں کو دینی اور مذہبی جہتوں  
 کا اتحاد دیکھ کر سیاسی قلابازی ہے۔ جو انتہائی  
 سیاسی تضاد کا مظہر ہے۔ قوم ایسی سیاسی منافقتوں  
 سے تنگ آچکی ہے۔ اپنے اصولوں اور نظریات  
 کی قربانی دینا تشویشناک بھی نہیں۔ بلکہ شرمناک بھی  
 ہے۔" (رجسٹر ۱۰ جون ۸۹ء)

**لکنا اچھا وعظ**۔ فرمایا ہے قادری صاحب نے  
 قائم رہنا اور دینی نظریات والوں سے اتحاد نہ کرنا کتنا  
 ضروری قرار دیا ہے۔ مگر انہوں نے کہ وہ کچھ تضادات  
 کی طرح قادری صاحب کا عمل اپنے اس وعظ کے بھی  
 سراسر خلاف ہے کاش وہ خود فراموش نہ  
 جس طرح اسلامی جمہوری اتحاد کا خان عبدالولی وغیرہ  
 سے اتحاد دیکھ کر سیاسی قلابازی، سیاسی تضاد  
 منافقت، تشویشناک و شرمناک، اور اصول و  
 نظریات کی قربانی دینے کے مصداق سے۔  
 بالکل اسی طرح طاہر القادری کا ایک طرف خود  
 اہلسنت کہلانا بلکہ اپنے بریلوی ہونے کا تاثر دینا  
 اور دوسری طرف شیعہ و پیرامرزائید سے اتحاد و  
 اشتراک کرنا ان ہی کے فخری کے مطابق ان کی اپنی

قلابازی، اتحاد و منافقت اور شرمناک و تشویشناک  
 امر ہے جو اصول و نظریات اور شریعتی مسلک کی قربانی  
 دینے کے مترادف ہے۔ بلکہ طاہر القادری کا یہ  
 تضاد و منافقت مذکورہ سیاسی تضاد و منافقت سے  
 زیادہ بدتر اور غیرت ایمانی و عشق و رسالت اور محبت  
 صحابہ کے زیادہ خلاف ہے، اس لئے کہ سیاسی  
 لیڈروں اور سیاسی نظریات کی بہ نسبت مذہبی  
 اعتقادی اصول و نظریات کی اہمیت بہت بڑھ  
 کر ہے۔ اور عبدالولی خان کے لادینی نظریات و  
 قیام پاکستان سے اختلاف کے باوجود شیعہ و پیر  
 مرزا ائمہ کی طرح عبدالولی خان سے شان رسالت اور  
 شان صحابہ کے خلاف ایسی گستاخیاں بھی نہیں سنی گئیں  
 جیسا کہ شیعہ و پیر مرزائے کی تحریر و تقریر میں پائی  
 جاتی ہیں۔ لہذا پروفیسر صاحب اپنے وعظ پر خود  
 بھی دیانتداری سے عمل کریں۔ ورنہ وضاحت کریں  
 کہ وہ مذہبیوں گستاخوں سے اتحاد کیوں منافقت  
 نہیں اور شیعہ و پیر مرزائے کی بہ نسبت عبدالولی  
 خان کا جرم کیوں زیادہ ہے۔ کہ اس سے اتحاد  
 نہیں ہو سکتا۔ مگر پروفیسر صاحب کے تحت باقی  
 ہر جملہ ادب، گستاخ اور مخالف اہلسنت سے اتحاد  
 مانہ ہو سکتا ہے؟ چونکہ پروفیسر صاحب حق سمجھنے حق  
 کہنے اور حق دہان میں فریق و افتاد کرنے سے محروم  
 ہو چکے ہیں اس لئے ان سے تو کسی وضاحت و جواب کی  
 توقع نہیں۔ مگر یہ بہر حال واضح ہو گیا کہ وہ خود تضاد و منافقت  
 کا راہ پر چل رہے ہیں۔

# طاہر القادری کی کذب بیانی و مزہ امتیازی

مذکورہ غیر مشروط انٹرویو کو بدین الفاظ مشروط کر دیا  
 کہ خود کو اقلیت تسلیم کئے بغیر قادیانی اپنے حقوق  
 حاصل نہیں کر سکتے اور اسے وقت لاہور احمدی (۱۹۸۷ء)

آدارہ رضائے مصطفیٰ ہے چنانچہ ان کے  
 میں شامل شدہ طاہر القادری کے اس تعاضد پر حسب آوارہ  
 چٹان سے وفادار طلبہ کی اور اس تعاضد پر توجہ  
 دلائی تو مدیر چٹان نے بدین الفاظ طاہر القادری  
 کی کذب بیانی پر مہر تصدیق ثبت کی کہ

”چٹان۔ میں مولانا طاہر القادری کا انٹرویو ان کے اپنے  
 الفاظ میں ہم نے ان میں کی پیشی نہیں کی۔ دوسری بات  
 یہ ہے کہ طاہر القادری صاحب سے اپنی پارٹی کے  
 اعلیٰ سے درجہ ورتیل پیشی ہوئی اور میں صاحبین کے  
 اعزاز میں دینے کے ایک عشاق کے ہیں تقریباً سب  
 صاحبین کی موجودگی میں چٹان والی بات کہی تھی اور  
 بعض صاحبین کے وفادار طلبہ کر کے برائوں  
 نے کہا تھا کہ قادیانی اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کریں  
 یا نہ کریں۔ آج میں تو انہیں اقلیت قرار دیا گیا ہے  
 لہذا ہم ان کا تحفظ کریں گے“ اور مزہ بند شہری ایڈیٹر

انچارج چٹان لاہور ۱۰ جون ۸۹ء یہاں بھی علی القادری  
 کی اس دروغہ پالیسی سے اس کی کذب بیانی ان الومنی  
 اور موقع پرستی سے اس شخص کی دیانت و امانت اور عشق  
 رسالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ؟ اللہ اعلم کہ اس  
 شرعاً و حیثاً قتل باغیان حکم نبوت قادیانی ۱۳۰۰ھ  
 میں اس کی رات لاہور میں طاہر القادری کا اس سے مدد شو  
 اور کمال پھر اسی طاہر القادری کی حکومت پائی میں قادیانی مزہ بند  
 کی ناسمجھی ان سے حسن سلوک اور نیک نیت و احترام

مسئلہ مشروط علی الرحمن کے نام سے دھوکہ دینے اور  
 کتبہ خالی رسالت و مخالفین صحابہ و ائمہ و اہل بیت  
 و شیعیہ سے گھڑ جوڑ کر دینے کی طاہر القادری پر اس کی پکار  
 پڑی کہ وہ براستہ قہر و آبرو قادیانی پہنچ گئے اور بدین  
 خاطر قادیانیوں سے بغیر ہونے کی کوشش کی کہ اگر ہمارا  
 جماعت بالقرنی مذہب و نقل و ہی کردار دیکھ لے گی جو  
 قادیانیت کی جہل سے انجام دیا تھا۔ ہماری نئی سیاسی  
 جماعت (اعوامی تحریک) میں تمام اقلیتوں کو فائدہ  
 ہی ملے گی۔ ہماری پارٹی نوری پسندانہ اور انقلابی  
 نظریات کی حامل جماعت ہوگی۔

سوال۔ گویا آپ قادیانیوں کو بھی نہ مذکورہ جیلے  
 طاہر القادری ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ قادیانیوں کو بھی  
 بغیر اقلیت تحفظ اور فائدہ دے دیں گے۔ ہم غیر مسلم  
 کا دوسرے شہریوں کی طرح احترام کریں گے اور  
 ان سے کسی قسم کا کوئی امتیاز و امتیاز رکھا جائے گا

قادیانی خود کو اقلیت تسلیم کریں یا نہ کریں۔ ہر حال  
 وہ آئین کی رو سے اقلیت ہیں اور ہم ان کے  
 شہریوں کی طرح ہی سلوک کریں گے“ اور مزہ بند

طاہر القادری، سبقت و مزہ چٹان لاہور ۲۵ مئی ۸۹ء  
**کذب بیانی :-** مذکورہ انٹرویو میں بغیر  
 شرط دینے کہ طاہر القادری نے غیر مشروط طور پر قادیانیوں  
 کے تحفظ اور ان سے حسن سلوک کا وعدہ کیا ہے۔

اس بیان و انٹرویو پر حسب چاروں طرف سے  
 نے دے ہوئی اور طاہر القادری کے ہوش و حواس  
 سے تو پھر مزہ کذب بیانی سے کام لینے ہوئے

# طاہر القادری کی اہل سنت سے لاتعلقی اور نجدیوں کی دوستی پسندی

**لا تعلقی** "میں خفیست یا مسک اہل سنت و جماعت کی بالائے سرے کے لئے کام نہیں کر رہا" (انٹرویو بائناہر ضیاء جرم) • "جو جماعت میں بنا رہا ہوں وہ شخص اہل سنت کی جماعت نہیں ہوگی" (سپت روز، پشاور لاہور ۲۵ مئی ۱۹۸۷ء) • "پہلے سے اور اب لانا اور لانی و جمہوریت علیحدہ پاکستان کے راستے میں ہیں۔ بسے بڑی شخص ایک سنتی فرقہ کی نمائندہ ہے جبکہ ہمارا لفظ نفرت وسیع ہے ہمارے موقف قطعی مختلف ہیں" (حوالہ مذکور)

**نجدیت نوازی** برادرِ سرطاہر القادری کا ہونے کا ادھر • دعویٰ علم و فہم امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے ہم مسلک ہونے کا ہے • مگر حکم قرآنی و فرمانِ رحمان اور مسلک اہل سنت و جماعت کی نسبت کے باہل برکس نجدیوں، دیوبندیوں، دہریوں سے ان کے اتحاد و گھٹ جوڑ کا یہ عالم ہے کہ وہ بڑا کہتے ہیں کہ

**نماز** شیعہ اور دہائی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا نہ صرف پسند نہیں کرتا، بلکہ حسبِ حق و حق سے، میں ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں (انٹرویو رسالہ دید شیعہ لاہور، اپریل ۱۹۸۶ء) خلافت

**امام** ان نمازیں اہل سنت و جماعت کے پیچھے نہیں پڑھتا • (امام صاحب کوئی بھی جو) یہ ضروری نہیں کہ امام سے اہل سنت چھوڑ دے کہے ہوں • اور

مقتدی اہل سنت باندھ کر نماز ادا کرتا ہے یا پتھر پھونک دے (انٹرویو نوائے وقت سیکڑیں ۱۹ دسمبر ۱۹۸۶ء) • ہندو بائناہر مسجد میں رہنے پر مقرر شدہ ہیں (بائناہر) سے ملے کر رسالہ یہیں تک کرنے والے (انٹرویو کوٹلی پور سے والے شیعہ) تمام اسلامی مصائب فکر کے افراد ایک ہی صف میں اکٹھے نظر آتے ہیں اور ان کے درمیان جو کچھ دیکھا گیا کہ فرقہ پرست ہوتا ہوا ہے (انٹرویو قومی وائس) • ہندو بائناہر مسجد میں شیعہ سے لیکر دہائی تک سب لوگ آتے ہیں اس لیے آتے ہیں

کہ یہاں دسب کیے، محبت و اخوت و دوستی بھائی بھائی کا پیغام دیا جاتا ہے نفرتوں کا پیغام نہیں (انٹرویو رسالہ دید شیعہ لاہور، اپریل ۱۹۸۶ء) •

**خلیفہ دینی کی پریشانی** قلعہ محکمہ لاہور میں ۲۳ راج شیعہ کو اہل سنت و جماعت و فقہ حنفی کے شیعہ مخالفین اور دشمن علم و فہم امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ مولوی یزدانی دہائی و احسان الی تعمیر و صنعت گناہ بریلوی سے) و غیر نجدی جیسیم کے دھماکہ میں طاقت زخمی ہوئے تو طاہر القادری نے "سباج القرآن میں باقاعدہ برکس کانفرنس منعقد کر کے ان کے دفعہ مسخرفت و دعائے صحت کی روانے وقت کا ہر لمحہ ازبچہ من رملہ نجدی دہائی اہل سنت و جماعت کو مشغول رکھتے اور ناقابلِ مغفرت قرار دیتے ہیں • مگر قادری صاحب کو ہر حال ان کی محبت و مغفرت مطلوب ہے ظاہر انہی اسی لاہور میں چند سال پہلے مولودین کی اہل سنت کے جلوس پر فخرنگ سے حافظ عمر صدیقی مرحوم شہد ہوئے تو قادری صاحب نے کسی پریشانی کا اظہار نہیں کیا •

# طاہر القادریؒ اندر سے مہابی

(غیر مقلدین کے ترجمان "الاسلام" کی شہادت)

محترم علامہ طاہر القادری صاحب نے کچھ عرصہ سے دہلیہ یاتوں کا احاد شروع کر دیا ہے اور اپنی فکر و تحریر میں بیشتر محکم دہلیوں کی نمائندگی شروع کر دی ہے۔ اپنے ادارہ کا نام منہاج القرآن رکھ کر اسی نام سے مختلف شہروں میں ایسی شاخیں قائم کرنا شروع کر دی ہیں۔ یہ پھر وہاں ہوا والا نام ہے کیونکہ بریلوی حضرت کے نام تو رنجوبہ، غوثیہ، چوہدریہ، قادریہ، اچشتیہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ جن میں اندیشہ ہے کہ کل آپ اپنے ادارہ کے نام کے ساتھ منہاج السنہ کا بھی اضافہ کر لیں گے۔ پھر آپ نے عالمی نعم کو تصور بھی پیش کر دیا ہے۔ آپ اندر سے دہلی تو نہیں چلے گئے آخر کچھ تو ہے جس کی وجہ سے آپ نے دھیرے دھیرے بریلویت سے گھوٹا لائی شروع کر دی ہے۔ اسی کے برعکس سلسلہ کا ذکر آغاز کر دیا ہے۔ احمد نواز خیر کرے بریلویت کے خلاف آپ کے عزائم اچھے دکھائی

دیں جیسے "الاسلام" لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۸۸ء

غیر مقلدین یاہوں کے ترجمان حقیقت و ذمہ ...  
"الاسلام" کا مضمون بخیر ہے جس کے مصداق:-  
"حکیم جنس باہم جنس پرورد  
الاسلام نے طاہر القادریؒ کے اندر کے دہلی کو جان پہچان کر اسے دہلیوں کی نمائندگی اندر سے دہلی بریلویت سے گھوٹا لائی۔ اور بریلویت کے خلاف اس کے عزائم اچھے دکھائی دے گئے۔

یہ تو طرح مصرع ہے "الاسلام" کے شکر کی بنا پر دہلیہ جہاں تک بھری تحقیق اور تفسیر کا تعلق ہے۔ طاہر القادری صرف دہلی ہی نہیں۔ غیر مقلدین سے بھی ترجمان غیر مقلد ہے۔ اس لئے کہ دہلی غیر مقلدین سے کہے باوجود دعوت کی نفع دین پر اجماع امت کو قائم کرتے ہیں۔ جہلہ طاہر القادری اس کا منکر ہے۔ غیر مقلدین کی دہلیہ امت اندر باہر سے آشکارا ہے جس کے باعث عوام اہلسنت کو انہیں دیکھنے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور خوش نصیب لوگ کافی حد تک ان سے خبردار اور محفوظ رہتے ہیں۔ جبکہ "طاہر القادریؒ" خود کو سنی جتنی ظاہر کرتے ہیں ابی الوقیہ و تقیہ بازی اور اپنی قسم اور کلاموں کی بنا پر عوام اہلسنت کو دہلیہ کہہ کر بازی سے درملا دیتا ہے۔ لہذا یہ غیر مقلدین سے بڑھ کر غیر مقلد اور خطرناک ہے۔ خلافت الی دہلی کے شہرے جہاں

پہچان کر اسے دہلیوں کی نمائندگی اندر سے دہلی بریلویت سے گھوٹا لائی۔ اور بریلویت کے خلاف اس کے عزائم اچھے دکھائی دے گئے۔



# ظاہر القادری کی شیعہ نوازی و مخالفین صحابہ سے بھائی چارہ

نہائی نہیں، درحالہ کوئی نہیں (مطبوعہ مکتبہ صہبائی)  
**حمین کی قصیدہ خوانی** فضیلی کی یاد میں منقذہ  
 نفوس اہل اس سے خطاب کرنے ہوئے کہ۔ "امام حمین  
 تمار بچے اسلام کے شہنشاہ اور جری مردان حق ہیں۔ یہی ہیں  
 کائنات علی اور مرناحقین کی طرح ہے۔ تمہیں کی محبت کا تقاضا  
 ہے کہ ہر لمحہ تمہیں ہی جانے اور فرعونیت کے نقوش کو  
 مٹا کر دے۔ جس کو پاش پاش کرنا ام حمین کا پیغام ہے۔"  
 (نوائے وقت لاہور، ۱۹۸۱ء)

ظاہر القادری کے مخالفین صحابہ کے لئے اس قصیدہ  
 خوانی کا طرح کیا کسی شیعہ رافضی نے بھی اس طرح ظفار  
 شہزادہ رضی اللہ عنہ کی قصیدہ خوانی کی ہے؟ ظاہر القادری صاحب  
 سے جب سرفراز وہ فرمیں گے بلکہ سنے  
 کیا جواب جرم دوسرے تم خدا کے سامنے  
 وکالت حکومت۔ ایران میں شیعوں کے حقوق  
 یہاں تک یا مانی ہیں۔ کہ لاکھوں کی آبادی تہوانی میں اہل  
 سنت کی ایک بھی مسجد نہیں جس سے باقی ملک کی  
 صورت عالی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے لیکن اس کے باوجود  
 حکومت ایران کی دہشت کے طور رویوں کے مشیر وزیر  
 اعظم کے انڈولر میں یہ تاثر دیا گیا کہ "انقلاب ایران  
 کے قوت سے شیعہ متنی بلا تفریق مستفید ہو رہے ہیں  
 ایران کے اہل سنت کو تشدد حضرات سے کوئی حلف نہیں  
 وہاں شیعہ متنی کوئی مسئلہ ہی نہیں، "ادانہ رواج القادری  
 شیعہ تہذیبیت کو تہذیب ظاہر القادری کی طرح مخالفین صحابہ  
 کی امامت و بھائی چارہ اور ان کی قصیدہ خوانی گوارا ہے۔ ہرگز نہیں

مخالفین صحابہ کو خلفاء اور دشمنانِ عائشہ و  
 امیر معاویہ (رضی اللہ عنہما) یعنی فرقہ شیعہ کے پیچھے لگا  
 پڑھنے اور اسی سے محبت و الفت و دوستی و بھائی چارہ  
 کے پردہ میں ہی حوائج گزشتہ صفا پر گزشتہ گئے ہیں۔ وہاں  
 وہی نقشیں فرما کر مزید شیعہ نوازی ملاحظہ ہو۔

**انتیبار ختم** "جو جماعت میں بنام ہوں۔ خود۔  
 بعض اہلسنت کی جماعت نہیں ہوگی  
 بلکہ شیعہ سنی سبھی شامل ہوں گے۔ ہمارے نزدیک شیعہ  
 سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔" (رحمان لاہور، ۲۵ مئی ۲۰۰۸ء)  
**بھائی بن جاؤ** "شیعیہ مرکز" "قصر جلال شادمان  
 لاہور کی لاہور میں خطاب کرتے  
 ہوئے کہا: شیعہ، سنی، دونوں، پیغمبر، آپس میں بھائی  
 بھائی بن جاؤ۔ اگر کوئی بھائی بھائی بھائی  
 گو کہ بھی دیکھو۔ تو حضرت علی کی خدائی کے حوالے سے  
 دل بڑے کر لیا کرو۔ نہ غیبت کا کوئی حشر میں سوال  
 ہوگا۔ نہ شہادت ہو۔ حضرت علی کی محبت کی خاطر آپس  
 کے اختلافات کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیجئے۔"

**شیعہ نوازی** و مخالفین صحابہ و خلفاء رضوانہ علیہم  
 عنہم کی عزیز خوشنودی کے لئے  
 اسی مذکورہ تقریب میں کہا کہ "سیدنا عرفان، دوق قرآن  
 کے بیٹے حسین۔ آپ نے میرے تمام غلام زادہ بھائی کو  
 لیا۔ اور قیامت کو ہماری بخشش کا سامان ہو گیا وہ مال  
 کوئی نہیں۔" حضور کے تمام صحابہ نے شہادت دی ہے  
 سیدنا فاروق اعظم نے شہادت دی ہے۔ گو کہ اگر  
 سارے صحابہ کے ہر بھائی فرما میں علی کو کوئی

# طاہر القادری کی قصیدہ خوانی کا رد عمل

”ہزاروں جھنڈی اکٹھے ہو جائیں تو حضرت علیؑ کا در  
حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہما کی خاک پا کے برابر  
بھی نہیں ہو سکتے۔ پروفیسر طاہر القادری کے اس  
بیان پر کہ ”امام عینیؒ حضرت علیؑ کی طرح جتنے اور  
امام حسینؑ کی طرح رخصت ہو گئے“ علامہ نے سخت  
احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حضرت علیؑ اور  
امام حسینؑ کی توہین ہے۔ اس پر طاہر القادری کہ  
پوری قوم سے معافی مانگنی چاہیے اور اللہ رسول  
کی بارگاہ میں توبہ و انقیاد کرنی چاہیے۔ ان کے  
اس بیان کے بعد جمعہ کے اجتماعات میں علیؑ و اس  
پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ایسا محسوس ہوتا  
ہے کہ یہ شخص مدرسے بخدا اٹھادھا مل کر سنے  
کے لئے اڑ پڑا ہے۔ بیان درست رہا ہے جیسے  
اعت مسلمہ کو کوئی طوطا پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا  
علامہ اہلسنت نے کہا کہ • ہمارا ہیبت پیسے سے  
بیسٹے نہ ہو موقوف ہے۔ مگر یہ شخص اہلسنت نہیں  
صرف اہلسنت کو اپنے ساتھ مناسٹے کے لئے سُتی  
بنا رہا ہے • حقیقت میں یہ شخص ابن الوقت ہے  
وادی مفاد کے لئے ضیاء الحق کو امبرالموہبین، میان  
نواز شریف کی فرستہ کہنے سے بھی گریز نہیں کرتا تھا  
اور وقت نکل جانے کے بعد انہیں منافق • دھوکہ باز  
اور یرید ملک کے الفاظ سے موسوم کرتا ہے • کبھی

قادریوں کی طرف دوست کا ہاتھ بڑھا ہے • اور  
کبھی اہل تشیع کو نوحہ کرنے کے لئے اس طرح  
کے بیان چبھنے سے گرج نہیں کرنا جن سے حضرت  
علیؑ اور حضرت حسینؑ جیسے صحابہ رسولؐ کی توہین کا پہلا  
نکتہ جو • درمیان اہل علم  
علامہ اہلسنت نے کہا کہ • جس شخص کے دل میں خدا  
بزرگ بھی صحابہ کرامؓ کی محبت ہو وہ کبھی عینیؒ کو حضرت  
علیؑ جیسا نہیں کہہ سکتا • کیونکہ علامہ جانتے ہیں کہ عینیؒ  
کا صحابہ کرام کے بارے میں کیا عقیدہ تھا • اور وہ ان  
کی کتابوں میں موجود ہے • علامہ نے حیرت نہ انگڑائی  
کہ • پروفیسر صاحب اقتدار میں نہ آنے کی تمہیں بھی  
کھاتے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ کے حصول  
کے لئے انہوں نے اپنا عقیدہ و مذہب ملک  
پر کھ داور نگا دیا ہے کہ ماہنامہ نوائے امت نے محمد جلالیؒ  
اقتیاد • طاہر القادری نے اپنی منافقانہ روش کی بنا پر  
جس طرح عینیؒ کے تعزیتی اجلاس میں ”اس لمحہ بینا  
علیؑ اور امام حسینؑ کی طرح“ قرار دیا ہے۔ اسی طرح  
اس نے ایک اور مقصد پر بڑھائی ہے کہ ”ہم  
فوجہ حق لسل کہ سیدنا علیؑ کی طرح جینا اور امام حسینؑ  
کی طرح مرنا سکتے ہیں“ • بحوالہ جنت روز • زندگن لاہور  
علامہ حفظہ مراتب • سے آتشابہ الفاظ باطل نطق اور جوہر  
ہے • ایسے کہ علیؑ اپنا مذاق مارنے کی وجہ سے اقتدار میں مقابلاً

# طاہر الفارسی کے مدد و حمایت کے لئے خیمہ خانی لڑنے کا عقائد نظر

خیمہ خانی کا جینا ان کی عداوت و مخالفت پر مبنی رہا  
 اسی طرح امام حسین کی شہادت جتنی جھوٹے پیا سے  
 دشت کو ملا و نرغہ اعدائوں میں ایک انفرادی و نرالی شہادت  
 ہے جبکہ خیمہ خانی صاحب کی طبیعت کو مسترنگ پر  
 اپنے عمر اپنے دماغ میں اور مبالغہ میں جسے جہم میں  
 واقع ہوئی۔ جمال انیس برس کی سبقتیں میں تھیں  
 تاہم غرض خیمہ خانی کی موت و حیات کو سبب قرار دینا  
 نہ عینہا کی حیات و شہادت کسی کی غصہ سے بھی کوئی  
 مناسبت نہیں۔ چہ جائیکہ ہر طرح کی سہولتوں اور  
 آسائشوں میں ہر شکست زندگی گزارنے والا طاہر القادری  
 فرجوانی نسل کو سبب علی کی طرح جینا اور امام حسین کی  
 طرح مرنا کہہ سکتے۔ بہر حال مخالفین صحابہ و منکرین عقائد  
 شیعہ کے امام خیمہ خانی کی ایسی جاننا آمیز قصیدہ خوانی کر کے  
 علی ہر القادری نے حیات علی و شہادت میں اور حضرات  
 صحابہ و خلفاء شیعہ شریعت علیہم السلام کی تقدیر و تقیید میں  
 اور سب سے بڑے وفائی کا منظر ہر گز سے اور  
 اس کا نام عالی مقام رضی اللہ عنہما کی شہادت خیمہ خانی کو "مردہ"  
 کے لفظ سے تعبیر کرنا بھی ہے خود اس کی مردہ دلی و ہرگز  
 کا ثبوت ہے۔ موقع کی مناسبت سے ہر القادری نے  
 مدد و حمایت کے عقائد کا ایک مختصر نمونہ پیش کر دیا ہے  
 تاکہ قارئین کی مصلحت میں اضافہ کے علاوہ اس گندم  
 جرد ویش نام نہاد کی طاہر القادری کی چھین ہوئی کہ  
 و شبہ لڑائی اور ورنہ کا مزید پتہ چل جائے۔ اور حیات  
 جو نہ بگے تو ہر اس سے خدا کی ہے۔ بیٹے خیمہ خانی کا حق و خفا

شہانِ جہاد پر حملہ - جو بھی آئے۔ وہ  
 اس دم کے لفظ کے لئے آئے... لیکن وہ کامیاب ہوئے  
 یہاں تک کہ محمد رسول اللہ بھی اپنے زمانے میں کامیاب نہ ہوئے  
 کتاب اتحاد و یکجہتی علیٰ غایت فریاد لہرائی  
 تنقیدیں شہانِ جہاد و شہانِ صحابہ! مدد و حمایت  
 نے واضح کیا کہ شہادت میں ویرانوں نے جتنی  
 قربانیاں پیش کی ہیں۔ ان کی کوئی مثال نہیں جتنی کہ حضور  
 کے لئے صحابہ نے بھی ایسی قربانی پیش نہیں کی۔ کیونکہ  
 گذشتہ کے ساتھ لڑائی میں جب حضور اپنے رفقاء کو  
 بلاتے تو جیلہ ہاتھ کرتے تھے۔ جبکہ میری افواج  
 اشارہ ابرو پر سب کچھ قربانی کرنے کو تیار رہے (خبر مجھ  
 فرجوانہ جہاد لکھی ۲۰ نومبر ۱۹۸۲ء)  
 ابو بکر خلافت قرآن؟ "ابو بکر نے غلبہ جوتے  
 کے بعد میرے قرآنی حکم کے خلاف حضرت فاطمہ کو ترک کر کے  
 محروم کر دیا۔ اور رسول خدا کی طرف حدیث گھڑ کر لوگوں  
 کے سامنے پیش کی" (دکشت الاسرار خیمہ خانی)  
 تبراً بر محمد و رضی اللہ عنہ! "عمر نے رسول خدا کے آخری  
 وقت آپ کی شان میں ایسی گستاخی کی کہ آپ اسی عمر  
 کو لے کر دنیا سے رخصت ہوئے" (دکشت الاسرار خیمہ خانی)  
 "نیز حضرت کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کافر اور فاجر  
 تھے" (دکشت الاسرار خیمہ خانی)  
 انکار خلافت "ابو بکر، عمر، عثمان رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے خلفاء نہ تھے، بلکہ انہوں نے احکام الہی  
 بدل دیے۔ جو اس کو حلال کر دیا۔ اور رسول پر ہم کا اور

تو ان میں بکری و احکام دینی میں جہالت کی ترکشت الاسرار عثمان و معاویہ " ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جو نہ انت و دنداری کی ایک ایسی عالیشان عمارت بنیاد کرے اور پھر اس کی بروری کی کوشش کرے اور معاویہ و عثمان جیسے بدقول کو اہانت اور مکر منت سپرد کرے۔  
ترکشت الاسرار خمینی عفتا

و نوشت "ہم خمینی جب فاتح بن کر کہ مدینہ میں داخل ہوں گا۔ تو سب سے پہلے میرا یہ کام چرگا کہ حضور کے روندہ میں پڑے وہ بچوں (ابوبکر و عمر) کو نکال بہر کر دے" وینفلت بہ خطاب بہ فوجوانی (ابوالمہدی) کہ یہ کیا شیعہ صحت ہیں؟ ما ما فاشہ۔ استغفر اللہ اور جیسے ہمارے مذہب کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ سرے امام اس مقام و مرتبہ کے مالک ہیں جس تک کوئی فرسندہ مغرب اور غی مرسل نہیں پہنچ سکتا۔ (انکوش الاسلامیہ) معاویہ چالیس سال تک قوم کی سرکاری کرتار رہا مگر اس دوران اس نے ہمیشہ لئے دنیا کی نعمت اور مذہب آخرت کے سوا کچھ نہیں کیا (الاجداد لا کرمیث) (حضرت معاویہ لوگوں کو بعض اس وجہ سے قتل کیا کرتا تھا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔) (الحکمۃ الاسلامیہ ص ۱۰) **امتیاز** مذکورہ بعض عقائد صرف خمینی کی زبان و قلم سے جسدانی طور نقل کفر کفر نہ نہ نقل کئے گئے ہیں۔ اور خمینی کا باقی سارا شیعہ مذہب اور توحید و رسالت، قرآن مجید اور شانِ طافت و سخا بہیت کے خلاف سارا گستاخانہ مکر و پھرا بھی اس کے علاوہ ہے جس پر خمینی و شیعہ مذہب و دار و مدار ہے۔ اس کے باوجود بعض جہلاء یہ سمجھتے ہیں کہ شیعیت صرف ہم و سید کوئی کرنے اور کئے کے لئے پیشہ کا نام ہے جہاں

مسلمانو غیر تمند ستمو! ستمو! دل پر جبر کر کے دو بارہ پڑھو یہ ہیں عقائد و عقاید کے محدث امام خمینی کے شانِ نبوت و ولایت اور ہم معاً بیت سے بغاوت پر مبنی عقائد و نظریات۔ اور خمینی جس کی قاتلہ راکھ کی قبیحہ خوانی کرتے ہوئے اسے امام و شجاع اور مردانہ حق میں سے شمار کیا ہے۔

● جس کو جینا علی اور مرزا حسین کی طرح قرار دیا ہے  
● اور جس کی محبت کے تقاضے میں ہر بچہ کو خمینی بن جانے کا ستمورہ دیا ہے تاکہ بچہ بچہ خمینی بن کر اس طرح شانِ نبوت کے خلاف زبان راندی اور سب پر کرام و خلفاء شاذ و اصفیٰ اللہ عنہم پر برتری باری کرے۔ **الحکمۃ ص ۱۱** مذکورہ بالا خمینی و شیعہ عقائد و نظریات کی بنا پر بزرگان دین و بالخصوص امام زمانی (عج) الف ثانی نے کتاب "تجووا فتن" اور "الفضیلت امام احمد رضا بر جوی ائمہ" قال علیہ السلام کتاب "رد المرفضہ" میں بھی شرعی ایسے عقائد و افواہ کی تکفیر فرمائی ہے اور انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے لیکن اس کے باوجود پراگشہ ایک طرف تو ان کے دلوں بڑوں کے عقیدہ مند دل کے سنے ان کی غفلت و امانت کا خطرہ بڑھتا ہے اور دوسری طرف خمینی کی قبیحہ خوانی کر کے اور یہ کہہ کر تو رد و فتنہ "رد المرفضہ" کا رد کرتا ہے کہ "پہلے فخریہ شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں" یہ طرز عمل صریح منافقت ہے دینی اور دہریہ باطنی نہیں تو اسے اور کیا نام دیا جائیگا اگر تاہر نقادوں کی حضرات صلابہ و خلفاء شاذ و اصفیٰ بزرگوں کو دانا دار، نمک خوار، اہل غتہیت و ذہن مند تو تو وہ ان سب کو زامی کہے۔ ان کے مبین و شیعہ اقلیت کی خوشنویسی اور بزرگ نمیش اسنے وہ جو کچھ کہتے ہیں انہیں

# حکومت کی خوشنودی مسئلہ سربراہی میں عجیبانہ

ضیاء اردو کا فتویٰ چنانچہ ضیاء الحق کے دور میں جس "مفکر اسلام"

کا بلااستغنا یہ فیصلہ کن فتویٰ تھا کہ

سوال - کیا کسی عورت کو قاعدہ سربراہ بنایا جانا ممکن

جواب - نیاز دوسرے مشرعبت جائز نہیں۔

سوال - اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مس بنے نظیر ہیں

کے وزیر اعظم بننے کے حق میں ہیں۔

جواب - خالی بنے نظیر ہی نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کی مدیث کی رو سے کوئی عورت بھی سربراہ و مملکت

نہیں ہو سکتی۔ اسلام سے (مرو زن کے درمیان) تقسیم

کے ذریعے قوازل قائم کیا ہے۔

سوال - مولانا خود ہی سے عورتوں کو طرہ جاح کی حمایت

کیوں کی تھی۔

جواب - انہوں نے غلط حایت کی تھی۔

سوال - آپ عورت کے سیاسی قائد ہونے پر بھی

مستحسن ہیں۔

جواب - ایک عورت عورتوں کی قیادت کر سکتی ہے

مگر سربراہ مملکت نہیں ہو سکتی

سوال - حضرت عائشہ صدیقہ نے باقاعدہ ایک لشکر

کی قیادت کی تھی۔

جواب - وہ اور نوعیت تھی۔ یہ نقطہ نظر

تجزیاتی نہیں ہوتا۔ انہوں نے کسی تحریک کی قیادت نہیں

کی۔ وہ ائمہ ائمہ نہیں ہیں۔ یہی امت کی قیادت

چاہیے تو کر سکتی ہیں۔ ان کا حقیقت ایک والدہ کی ہے۔

کوئی باخبر اور اخبار بین شخص اس حقیقت سے بے

بہر نہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کی شہرت و فروغ

میں • ٹیلیوژن کی "خطابت" اور ذریعہ اعلیٰ

نواز شریعت کی معیت و دوستی اور ان کی "اتفاق"

مسجد لاہور میں خطابت کا بہت بڑا دخل ہے

• اور چونکہ میاں نواز شریعت اور سابق صدر ضیاء

کے باہمی تعلقات بہت گہرے تھے اس لئے

پروفیسر صاحب کے تعلقات بھی ان دو فوج سے

خوشگوار تھے • اور ضیاء الحق کے دور حکومت میں

پروفیسر صاحب نے ٹیٹو کی چوٹ عورتوں کی سربراہی

کو ناجائز و ناممکن قرار دیا • اور بالخصوص بے نظیر

کے نام سے عورت کی ذراوت و سربراہی سے شدید

اختلاف کیا • مگر ابھر آگست ۸۸ء میں ضیاء الحق

کی حادثاتی موت واقع ہوئی اور نہ مہرہ ۸۸ء کے

انتخابات کے نتیجہ میں بے نظیر بہرہ سرافندہ آگئی۔

اور ابھر نام بناد منسٹر قرآن و مفکر اسلام کا اختیاری

تجربہ ہونا شروع ہو گیا • اور فتویٰ کی تبدیلی کے

ساتھ ہی "مفکر اسلام" نے میاں نواز شریعت کی

مسجد اتفاق کی خطابت کو بھی نصیر باد کہہ دیا • اور پھر

ضیاء الحق اور میاں نواز شریعت اور ان کے اسلامی

جمہوری اتحاد کو نشانہ کی نوک پر رکھ لیا • اور ایسا

اغزاز اختیار کیا جس سے خاتون و وزیر اعظم اور برسر

اقتدار حکومت کی خوشنودی حاصل ہو • اور بات کسی نہ

کسی طرح حکومت کے حق میں جاسے۔

بہر حال انہوں نے سیاسی قیادت نہیں کی۔  
سوالی۔ فرض کریں کہ مس بے نظیر پاکستان کی  
وزیراعظم بن جائیں، اس صورت میں آپ ان کی  
مخالفت کس طرح کریں گے۔

جواب۔ یہ وقت ملے گا۔ میں شرفا عورت کے

سربراہ ہونے کے غلط اقدام پر مخالفت ضرور کروں گا

اور زمانہ "جنگ" میٹینین ۲۷ فروری ۸۸ء (منعہ)

**دوسرا انٹرویو** کیا عورت کی سربراہی  
کسی صورت قابل قبول ہو

سکتی ہے؟

جواب۔ حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس قوم کی تنہا ہی کے بارے فرمایا جس نے اپنے

اور اور اپنی ولایت اور عورت کے سپرد کی کہ

• وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنے

معاملات (سربراہی) عورت کو سونپ دیے ہیں

• اب انہیں استعانت کی کوئی صورت نہیں رہی

• ایسی بات میری سمجھ میں تو نہیں آسکتی کہ ملک کے

سارے مرد بائبل، اہل ہو گئے ہوں اور سربراہی

لائبریر جو عورت کے لئے • حضرت عائشہ صدیقہ

کے ہوتے ہیں سال تک فلا فینس، فنی رہیں • لیکن

وہ للہذا نہ ہوئیں • اس کا مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کرام

تمام یقین تھا اس بات پر حالانکہ وہ انان فینس اور

سب بیٹے اور ان سے زیادہ برگزیدہ قانون تو دنیا

میں کوئی نہیں تھی • لکنا بچہ عہد حاضر کے جدید مسائل پر

اہم انٹرویو

یہ تھا ضیاء الحق اور نواز شریف اور کا لفظی و

کاغذی فتویٰ • جب کہ بے نظیر سیاسی

طور پر حکومت کی مستوب فینس • دونوں متعصبی انٹرویو

کے سوال و جواب دیکھیں • بقول پروڈیئر • سر

بے نظیر پاکستان عورت • حتیٰ کہ ہم المؤمنین و نساء

عنا کی حکومت و دولت اور سربراہی کے جواز کی بھی

کوئی گنجائش نہیں • کوئی امکان نہیں • کوئی استثناء

نہیں • اس سربراہ حدیث پاک کی فینس سربراہی

کی ہے • اور صحابہ کرام علیہم السلام کے اجازت کی

رہن دی ہے • اور مرد و بیوی صاحب کی مس فاعلم

جنات کی حمایت کی بھی تخلیط کی ہے •

"بے نظیر" دور • مگر جب شور و فانی سے ایک قانون

سربراہ وزیراعظم بنائیں • اور بے نظیر کا دور آیا • تو

پھر اپنی روایتی اپنی الوقتی • فقیہ بازی • دوغالیسی

بدعہدی • اور حکومت کی خوشنودی کے تحت مرد و بیوی

کے کتب و لہجہ بدل گیا • اور اپنے عہد کے مسائل میں اور

فکروں پر کسی شرعی مخالفت کرنے کی بجائے انما اس

سے اختلاف کرنے والوں کو ڈانٹا اور دیکھنا شروع

کر دیا • یہ کارڈ کی درستی کے لئے حوالہ بات فکروں میں

فرمایا • "و عورت کے سربراہ ہونے یا نہ ہونے کے

بارے کسی قسم کا فیصلہ نہیں کریں گے • یہی شو اس

معاہدہ کا مقصد ہے • زیادہ تفصیل سیاست سے ہے •

۱۲ جنوری ۱۹۸۸ء • فرمایا • "ذمہ داران

کے تادمین نے عوام کو اب عورت کی مگرانی جیسے مسئلہ پر

رکھا دیا ہے • یہ وقت ان مسائل میں لپٹنے کا نہیں •

اسلام میں عورت اور مرد کے حقوق میں توازن (برابری) ہے •

دجنگ لاہور ۱۹ دسمبر • کہا یاں کی مجلس سوزی جواب میں

جب عورت کی سربراہی کا جواب گول کر گئے تو میڈیا پارٹی

والوں خوش ہو کر کہا • "مولانا قاضی نے ہی آدمی ہی" •

ایک ایسے ٹیلی ویژن پر علامہ اقبال کی مسلسل اجلاس ہو جاتی ہے۔



# منہاج القرآن لازماً در دیوبند کی طرح جاریگا

مدن نامہ جنگ لاہور نے ۱۹ جون کی اشاعت میں پورے صفحہ پر ”منہاج القرآن“ انٹرنیشنل کانفرنس کا تعارف درج کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ یہ ادارہ ملک گیر شہرت حاصل کرے گا اور شاید مصر کے الازہر اور بجاارت کے دارالعلوم دیوبند کی طرح عظیم ادارہ بن جائے گا۔

جنگ بد کے کالم نویس و تبصرہ نگار نے اگرچہ بظاہر شہرت کی نسبت سے ”منہاج القرآن“ کا الازہر اور دیوبند سے رشتہ جوڑا ہے، مگر حقیقت و معنویت کے لحاظ سے بھی منہاج القرآن کی ان ہر دو اداروں سے گہری مشابہت و مماثلت ہے۔ اس لئے کہ جس طرح ملک اہل سنت و اتباع سنت کی الازہر میں یا بدی نہیں بلکہ آزادانہ ماحول ہے، اسی طرح منہاج القرآن کا بھی ماحول ہے۔ اور جس طرح

دیوبند میں گستاخانہ نشان رسالت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ادارہ منہاج القرآن میں بھی اپنے آزادانہ ماحول کے باعث ایسے لوگوں سے کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا اور مومن و منافق اور عاشق و کشتاخ میں کوئی تفریق طوفا نہیں رکھا جاتا۔ جیسا کہ پروفیسر طاہر افتخار نے خود لکھا ہے کہ: ”بریلویت دیوبندیت“ اور ”شیعیت“ ایسے نام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔ (فرز پرسی کا خاتمہ ص ۱) ایک دوسری جگہ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ: ”ہمارے ادارے

منہاج القرآن میں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی رہیں ہو سکتے ہیں۔ اہل بدعت شیعہ بھی منہاج القرآن کے دشمن ہیں۔ ہم امتیاز کی بجائے امت مسلمہ کے اتحاد کی بات کرتے ہیں۔ (انٹرویو جگہ ۲، ۱۹ جون ۱۹۹۷ء)

یہاں تک کہ پروفیسر صاحب گستاخانہ نشان رسالت کو گستاخانہ محاسبہ کو امام بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے فرماتے ہیں: ”شیعہ دہلی کے پیچھے نماز پڑھنا صرف ہندو ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔“ (انٹرویو رسالہ دید شنید ص ۱۰، ۱۹ جون ۱۹۹۷ء)

تھانوی کا احترام ہم اسی کانفرنس کے متعلق دواہر میل کے جنگ میں جو تعارف شائع ہوا، اس میں یہ تصریح کی گئی کہ پروفیسر صاحب وسیع قلب ذہن رکھتے ہیں مثال کے طور پر وہ مولانا سلیمان ندوی اور مولانا

اختر علی تھانوی کی بعض تصانیف کے زبردست معترف بھی تھے۔ یہی اختر علی تھانوی جس کی کتاب ”مختار الایمان“ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب خریف کو جہاں دوسری باتوں کے علم سے تشبیہ ہے کہ گستاخی کی اور رسالہ ”الامان“ نقانہ مجنون ص ۱۲۷ میں اپنا کلمہ و ورد و تہجد اگر شفا و عجب و کفر کا ترویج لکھا ہے اسی اختر علی تھانوی اور اس کے مرید سلیمان ندوی کی تصانیف کے پروفیسر صاحب زبردست معترف ہیں۔ خلاصہ دلائل قویۃ اللہ بالہ۔

جنگ بد کے کالم نویس و تبصرہ نگار نے اگرچہ بظاہر شہرت کی نسبت سے ”منہاج القرآن“ کا الازہر اور دیوبند سے رشتہ جوڑا ہے، مگر حقیقت و معنویت کے لحاظ سے بھی منہاج القرآن کی ان ہر دو اداروں سے گہری مشابہت و مماثلت ہے۔ اس لئے کہ جس طرح ملک اہل سنت و اتباع سنت کی الازہر میں یا بدی نہیں بلکہ آزادانہ ماحول ہے، اسی طرح منہاج القرآن کا بھی ماحول ہے۔ اور جس طرح



# اسے کیا کہے؟

فرقہ طہریہ مطہرہ کے بانی پروردگار طاہر العقادری اپنے طور پر جو کچھ بھی کہلاتے اور کہتے جاتے ہیں ان کی کذب بیانی دعوہ پانچویں اور تھیہ بازی بہت ہی افسوسناک ہے جس کی

کتاب جوابِ غفرہ کی مضمون "میں بھی پوری نشانہ دہی کی گئی ہے اور پروردگار صاحب کا اس تک جواب تو دے سکتا اس کی صداقت کی باتیں دلیل سے تائید واقعہ

باوثوق و مصدق ذریعہ کے مطابق پروردگار صاحب نے اپنی ایک مجلس میں یہ جھوٹا انکشاف کیا کہ "ابوداؤد محمد صادق مولانا غلام رسول صاحب شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد کا شاگرد ہے جسے مولانا محمود نے جاکر کڑا بنا کر پروردگار صاحب کے متعلق تو یہ کیا کر رہے ہو آپس میں شرم نہیں آتی؟ چنانچہ ایک دوست نے اس بات کی جب براہ راست بذریعہ مکتوب شیخ الحدیث موصوف سے وضاحت چاہی تو انہوں نے حسب ذیل جواب ارسال فرمایا۔ جو بظاہر صریح غلط ہے۔

"مولانا محمد صادق صاحب سرپرستِ رخصتِ مصطفیٰ"

گوچرا نوالہ۔ ایک سیرت اور مذہب عالمویں ہیں وہ وہیں حق اپنی سنت کی تبلیغ میں شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ یہ ان کا فروع اور جذبہ قاہل متاعش اور راجہ فیض کے لائق ہے۔ مولانا ابوداؤد محمد سے متعلق ہمیں البتہ وہ ہم سے وابستہ ضرور ہیں۔ جو الفاظ آپ نے تحریر کئے ہیں۔ میں نے یہ الفاظ صرف آپ کے خط میں ہی دیکھے نہ میں نے مولانا کو دیکھا ہے اور نہ ہی سنا ہے خدا

عہ اس جھوٹے انکشاف کا کیفیت بھی متوجہ ہے۔

جانے یہ الفاظ میری طرف کیسے منسوب ہوئے اللہ تعالیٰ صحیح کی توفیق دے۔ واسلام ۲۷-۱۱-۶۸۸ (غلام رسول رضوی فادام الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد) حق و صداقت کے قدروان حرارت سے واقف ہونا علم و حکمت ہے

## جھوٹ کا ایک تباہکار

منہاج القرآن لاہور کے زبرسایہ اہل "نوائے وقت" میں ۳۰ جولائی ۸۹ کو لکھنوی سے یہ خبر لگائی گئی ہے کہ "جو جرنالہ کے دس علماء کرام کے ایک وفد نے ۱۰ اگست کے نیچے راسخا اڑ جہاغت رضائے مصطفیٰ پاکستان کے امیر مولانا ابوداؤد محمد صادق کی قیادت میں گزشتہ روز پاکستان

عوامی تحریک کے مرکزی دفتر ۲۸۵۔ ایم ڈاؤن ٹاؤن میں پیشہ بینہ فیصل آباد کا شاگرد ہے جسے مولانا محمود نے جاکر کڑا بنا کر پروردگار صاحب کے متعلق تو یہ کیا کر رہے ہو آپس میں شرم نہیں آتی؟ چنانچہ ایک دوست نے اس بات کی جب براہ راست بذریعہ مکتوب شیخ الحدیث موصوف سے وضاحت چاہی تو انہوں نے حسب ذیل جواب ارسال فرمایا۔ جو بظاہر صریح غلط ہے۔

"مولانا محمد صادق صاحب سرپرستِ رخصتِ مصطفیٰ"

گوچرا نوالہ۔ ایک سیرت اور مذہب عالمویں ہیں وہ وہیں حق اپنی سنت کی تبلیغ میں شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ یہ ان کا فروع اور جذبہ قاہل متاعش اور راجہ فیض کے لائق ہے۔ مولانا ابوداؤد محمد سے متعلق ہمیں البتہ وہ ہم سے وابستہ ضرور ہیں۔ جو الفاظ آپ نے تحریر کئے ہیں۔ میں نے یہ الفاظ صرف آپ کے خط میں ہی دیکھے نہ میں نے مولانا کو دیکھا ہے اور نہ ہی سنا ہے خدا عہ اس جھوٹے انکشاف کا کیفیت بھی متوجہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص ختمہ ظاہر القادری جو عالم، مقرر اور مفسر بھی کہلاتا ہے اور ساتھ ہی متعدد کتب کا مصنف بھی ہے، اتحاد امت کا داعی ہے، اس کا کہنا ہے کہ ● بریلویت دیوبندیت اور شیعیت وغیرہ تمام فرقے بنیادی عقائد میں متحد اور مسلمان ہیں ● فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے مل جل کر کام کرنا چاہیے ● یہ ساری باتیں اس کی کتاب "مسام" "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکہ ممکن ہے؟" میں تحریر ہیں، لہذا کورہ کتاب بھی حاضر خدمت ہے۔ برائے کرم شریعت مطہرہ کی روشنی میں تحریر فرمائیں کہ ● آیا یہ شخص سنی ہے یا نہیں ● اس کے درس قرآن میں جانا کیسا ● اس کی صحبت میں بیٹھنا اور اس کے ادارے کی رکنیت اختیار کرنا اور اس کے مدرسے میں داخلہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اس کی تصانیف کا مطالعہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - فقیر عبدالحجید قادری دہلوی

**الجواب :-** دعوت میں (۱) امت دعوت (۲) امت اجابت، امت تقائی علیہ وسلم کا پیغام کو سچے دل سے قبول کرنے والے سچے مسلمان ہیں جنہیں اہل سنت و جماعت کہتے ہیں ● بریلویت کوئی فرقہ نہیں آج کل عرب عالم میں سنیت و حقانیت کو بریلویت کہتے ہیں اس وجہ سے کہ چودہویں صدی کے اہل سنت و جماعت کے بہت بڑے عالم اور مجدد امام احمد رضا فاضل بریلوی نے سنیت و حقانیت کی بہت زیادہ دست تائید و حمایت و حفاظت کر سب اسی لئے سنیت کی تعبیر بریلویت پر لکھی قرآن عظیم میں لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا بِحَبْلِ النُّجُومِ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کہ بتقریب اس کا مطلب ہے کہ تم قرآن کو اس حد تک نہ پڑھو اور نہ اس کی تعلیم دے کہ اس کی تعلیم صرف ان لوگوں کو ملے جو اس کی تعلیم کے واسطے اللہ تعالیٰ کے پاس سے ملے۔ یعنی امت دعوت بہتر فرقہ ہو جائے گی۔ ایک فرقہ جتنی ہو گا، باقی سب جمنی۔ صحابہ نے عرض کی مَن رَہی بَاکَ سُّوَالِ اللّٰهِ - وہ ناچی فرقہ کون ہے یا رسول اللہ

فرمایا: مَنَّا اَنَا عَلِيٌّ وَ اُفْحَابِي وَ هِمْ اِيْحَابِي وَ هِمْ اِيْحَابِي وَ هِمْ اِيْحَابِي۔ دوسری روایت میں فرمایا: هِمْ اِيْحَابِي وَ هِمْ اِيْحَابِي وَ هِمْ اِيْحَابِي۔ یعنی مسلمانوں کا بڑا اگر وہ جسے سوا اعظم فرمایا۔ اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا، جہنم میں الگ ہوا۔ اسی وجہ سے اس تاجی فرقہ کا نام اہل سنت و جماعت ہوا۔ ان بہتر گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے بہت سے موجود ہیں۔ جیسے وہابیہ و رافضیہ وغیرہ۔

اتحاد :- ان سے اتحاد و اتفاق ہرگز ہرگز جائز نہیں ان سے تو قرآن و حدیث میں دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُمت میں فرقہ بندی ہوگی تو فرقہ بندی کے ختم کا قائل اس حدیث پاک کا منکر ٹھہرے گا۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ :- مذکور فی السوال کتاب کا جگہ جگہ سے مطالعہ کیا کتاب میں وہی ہوتا ہے جو صاحب کتاب کے دل و دماغ میں ہوتا ہے۔ سخت شکی کفر و ایمان، سنیت و ابیت و رافضیت و غیرہ کی بنیاد کو ایک بنایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کفر و ضلالت ہے۔ صاحب کتاب (مصنف) ضال مضل گمراہ اور گمراہ کن ہے۔ شریعت مطہرہ سے ناواقف صرف لفاظ و قلم کار ہے۔ جیسے مودودی تھا ہو سکتا ہے اسی کا ہم خیال ہو۔ یہ اپنے کو قادری لکھ رہا ہے۔ حافظانہ قادری تو وہ ہے جو صحیح العقیدہ سنیتی اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بچی عقیدت و محبت رکھنے والا ہو۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس گمراہ شخص کی صحبت اس کی کتاب کے مطالعہ اس کی تقریر سننے سے اجتناب کرے۔ اور اس آیت کریمہ کے حکم کے تحت آنے سے بچے کہ فرمایا گیا لَذُنُوكُمْ بِاللَّذِينَ خَلَفُوا مِنْكُمْ النَّارُ (ترجمہ نہ داخل ہوا ان کی طرف جنہوں نے ظلم کیا کہ جہنم کی آگ تمہیں جھوٹے) اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صراطِ مستقیم پر چلنے اور شیطانی راستے پر نہ چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین! واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مفت محمد اعظم غفرلہ، خادم رضوی دارالافتاء بریلی خریف)

نبیہ العظمیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم علامہ محمد اختر رضا خاں زہری بریلی شریف

... پر وہی صاحب سے دریافت کرنا چاہیے کہ آپ جو اسلام کے نام پر اجتماعیت کے داعی اور سنی اختلاف کے سخت مخالف ہیں اور ایک ہی رستی میں سب کو اندھ کر سب کو فرقہ پرست گردان رہے ہیں آپ سے ہی سوال ہے کہ اسلام کے نام پر مختلف بنیادی افکار و خیالات کے حاملین کا باہم اسلام کے نام پر اجتماع و اتحاد کیسے ممکن ہے؟ ان کے عقائد میں کون سے عقائد اسلام ہیں اور کون سے غیر اسلام یا سب اسلام ہیں؟

● گزین میں صرف ایک گروہ کے عقائد ہی اسلام ہیں تو باقی فرقوں کا اتحاد اسلام کی بنیاد پر باہم اجتماع اضداد کو مستلزم ہے۔ اور سارے مختلف خیالات اسلام ہیں جب بھی اجتماع اضداد لازم جس کا حاصل حق و باطل کفر و اسلام کا اتحاد ہے اور اجتماع ہندوین محال ہے۔ اسے آپ کیسے ممکن بنائیں گے؟ ● پھر کیا جناب کے نزدیک یہی سلام ہے جس کی خاطر آپ متحد ہونے کی دعوت دے رہے ہیں؟

جناب نے اہل سنت و جماعت کو (جسے بریلویت سے تعبیر کرتے ہیں) فرقہ پرستوں میں کیوں گنایا اور یہ کھڑا کیا کہ بریلویت دلی بندیت الحمد للہ شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وضاحت ہونے لگتی ہے؟

● جناب کی اس عبارت کے تصور یہ سمجھتے ہیں کہ اہل سنت (بریلویت) سمیت کوئی مسلک اسلامی نہیں بلکہ اسلام سے ہزار کرنے والا اور وحشت کا موجب ہے۔ ● پھر مسلک اسلامی کیا ہے؟ ● دلی جناب جب فرقہ پرستی اس سوچ اور زاویہ نگاہ کو کہتے ہیں جو ہر دوسرے کو غیر مسلم دین کا کافر و مشرک بنانے سے عبارت ہوگا۔ ● تو پھر آپ یہ کیا کہہ کر کہ "اجتہادیت کو چھوڑ کر الگ الگ اکائیوں میں ختم ہو جانا اور اپنے اپنے تخصصات میں گم ہو جانا سنت و

اعتقاد کو جنم دینا ہے جو قرآن کی اصطلاح میں کفر کی موت ہے"۔ خود جناب نے فرقہ پرستی کیوں داڑھی ایک طرف تو حسب ذمہ خویش اسلامی فرقوں کو ایک دوسرے کی تکفیر سے منع کیا اور دوسری طرف شیعیت (بریلویت) سمیت سب کو ذبح پرست کہہ کر سب کی تکفیر کر دی۔ آپ کا یہ فعل خود آپ کے اقرار سے دین میں رخنہ اندازی و تفرق پروری ہو کر رہ گیا کفر کے مترادف ہو گیا تو یہ آپ کا اقراری کفر ہو گا کہ آپ ضرور بھولا آپ دیکھنا نظر آ رہا ہے کہ خدا و رسول نے کسی

جی فرقے کو مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا۔ غرض کیوں جناب کیا سرکار اید فرار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ فرمایا کہ "میری امت تہم فرقہ ہو جائے گی، سب جہنمی ہیں سوائے ایک کے اور وہ جماعت وہ ہے جو اس دین پر قائم ہے جس میں میں اور میرے صحابہ ہیں"۔ ● پھر بھی یہ کہہ دینا کہ خدا و رسول نے کسی فرقہ اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا۔ سراسر قرآن و حدیث کے ارشادات سے اعراض اور ہر شخص کو ذاتی عقیدے کی چھوٹ دینی

ہے۔ پر فیض صاحب اگرچہ حامی الحرمینہ کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا بہرہ اور انکار کریں تو وہ ان کی عدم قبول دین حوزہ حرمینہ کا ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی جس احکام جو دینا بند ہوئے ہیں کہ کلمہ لا اشرک الا اللہ فرماتے تو اللہ اعظم۔  
**نور السنہ المحض مولانا مفتی نقی علی صاحب** (طیۃ الرحمۃ) سوال یہ ہے فیض صاحب انصاری صاحب کے

علامہ احمد رجب صاحب کا نقل مروج نے فرمایا ہے کہ "اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے نیز فرمایا کہ سواد اعظم کی متباعد سے باہر جانا سواد اعظم سے خروج قرار پائے گا اور مذہب ارتداد کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت بلکہ جراح مستقیم سے انوار ہو گا۔" آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں

الجواب بدعہارت مندجہ بالا جہ حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ "اسلام میں عورت کی دین" میں تحریر فرمائی

اس سے میں بالکل متفق ہوں ہے شک اہمارا انکار کر کے اسے کو علماء نے ضال فرمایا ہے ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے تو وہ واجب ہے فیض نقی علی نقاری شیخ الجامعہ جامعہ اشدیہ یہی گئی (میں) مصیب فیما اجاب (میں) ختم جیم ناظم جامعہ اشدیہ

**تصدیق علماء کرام** رحمہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مفتی) ابو الخیر محمد حسن قادری رضوی مصطفوی خدام  
جامعہ خونیہ رضویہ سکھر

• اصحاب میں اجاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد البرہیم القادری رضوی خیر، خادم دارالافتاء جامعہ خونیہ سکھر  
جواب درست ہے۔ محمد رفیع غورانی رحمہ اللہ تعالیٰ

• الجواب صحیح۔ فقیر محمد عارف تائب بہرہ اور اللہ علیہ سکھر

• الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اور رسولہ اعلم

فارسی عزیز احمد مدرسہ عربیہ اتوار اعدون پرانا سکھر

• جواب صحیح ہے۔ انیس احمد قادری خادم مشرفی اعظم علیہ السلام  
کو اچھی ہے۔ یہ فقیر اپنے استاد مکرم حضرت ذوالفقار

کے مؤلف سے متفق ہے۔ پر وفیر صاحب کاسکال کی گفت  
جماعت سے مختلف ہے۔ الزائد کہ کوکب نورانی اور قادری رحمہ

• الجواب صحیح۔ (اللہ تعالیٰ محمد عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت)

شکرا و خیر۔ صحیح الجواب واللہ اعلم بالصواب

الفقیر (مفتی) محمد قاسم یاسینی مدرسہ باشبہ گڑھی

یاسین ضلع شکار پور

حبیب آباد۔ فقیر اپنے اکابر سے علیحدہ کوئی

راہ نہیں رکھتا۔ کتاب خطہ کی گنتی مسئلہ

عدد ارسال فرمائیں۔ (مفتی) احمد میاں بنگالی پرنسپل

دارالعلوم احسن البرکات حبیب آباد

ڈیرہ غازی خان۔ قد اصحاب الحبیب محمد صالح

ابن علامہ محمد فضل حق دارالافتاء ڈیرہ غازی خان

محمد بن مستم آفتاب علوم ڈیرہ غازی خان

شکرا و خیر۔ مندرجہ بالا سوال کا جواب بالکل درست

و صحیح ہے جسے اس سے مکمل اتفاق ہے۔ محمد فیاض الدین

(مسجد فضیل الشکر گڑھی)

سکھکی۔ الجواب صحیح والحبیب محبت ابو المنصور  
نذیر احمد دارالعلوم چشتیہ رضویہ منڈی سکھکی

دو حصہ شریف۔ الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(فقیر محمد عارف حسین غفرلہ دو حصہ شریفہ

مندرجہ بالا سوال کا جواب

**علی پور شریف**۔ درست ہے لحدائیدہ

اس کی مکمل تائید کرتا ہے (سید عابد حسین مبارک ٹنڈی

آہستہ حلقہ شہید لانا نیہ ملی پور شریف)۔

علامہ النبی بخش ایم اے فاضلہ فاضلہ باکال حق اور

صائب ہے۔ میں کامل طور سے اس سے اتفاق

کرتا ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ ان اکابرین ملت

نے وقت کی بعض پر باتوں کو عظیم الشان فریضہ اور

کھایا ہے۔ بلکہ جہاد و فتنہ فرمایا ہے۔ علماء حق کی یہی سچائی

اور کردار ہے اور اس قافلہ میں جسے علی با حق شامل

ہیں ان کو دل کی گہرائیوں سے سلام عقیدت پیش کرتا

ہوں کہ انہوں نے اس الوقت زمانہ ساز اور

صلی اللہ علیہ وسلم کے خطہ ناک لڑنے سے ہمیں محفوظ رکھا۔ اللہ

تعالیٰ علیہ حق کا بابا ادب غلام بننے کی توفیق عطا فرمائے

• پر وفیر طبر القادری شریف سے ہی رقم اور ملک سے

دھوکہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے لندن کا نفرنس کے فیصلے

بھی غلط روشنائی کو دھوکا دیا حضرت سید طاہر علاء الدینی

کے صاحبزادوں کے نام پر مدعی و فریب کا منظرہ کیا اور

بین الاقوامی کانگریس میں مہاراجہ نفرنس کے اصل میں

قادیانوں سے مخالف کانفرنس کی غلطی۔ علامہ روشنائی

اس شخص کے چہرے کو سچائی اور اس کے فریب اہل سنت کو

# آستانہ عالیہ علی پور شریف

جواب مجھے ہے شخص الہی مرنے کا جب صاحب ہاں ہے  
صاحب جوہرہ نیرہ ابن السندہ علامہ ابن عبداللہ  
نیش ابن سعد نام خودی ابن ابی لیلیٰ ابن شہرہ نام  
ابن یریحہ علی القاری اور دیگر (اکابر کرام) فقہاء  
ہی فرماتے ہیں کہ عورت کی دینے نصف ہے جب  
یہ مسئلہ اجتماعی ہے تو انکار کیا مطلب ہے

(مفتی) غلام رسول دارالعلوم اقصیٰ علی پور سیدیں  
خلیفہ سیالکوٹ جواب مجھے صاحبزادہ سید حیدر حسین شاہ  
جامعی علی پور شریف صاحبزادہ سید افضل حسین جماعتی  
سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف صاحبزادہ  
سید نذر حسین مولانا محمد رفیع رفوی غفرلہ  
مدیر دارالعلوم مولانا محمد اسماعیل جماعتی

مولانا ضیاء اللہ قادیانی آپ کی کتاب  
کا مطالعہ کیا آپ نے پروفیسر صاحب کی چند عبارت  
پر جو تصریح فرمائی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ اکثر  
تجدوین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ  
کے سابقہ مجموعہ معنی ابن غفیرت و حجت رکھنے والا اور

ان کی تحقیق کی تعریف کرنے والا کبھی بھی دلیوں  
دلیہ نبیوں و رافضیوں اور دیگر بدعتیہ حضرات کے کچھ  
نادر بیڑتے اور ان سے آستانہ مزاحم رکھنے کا قطعاً  
فاکس نہیں ہو سکتا۔ پروفیسر صاحب کا مشن جو انہوں نے  
اپنی تحریروں میں بیان کیا ہے اعتراف علیہ الرحمۃ اور  
شیخ الحدیث مولانا محمد رواد علیہ الرحمۃ سے مراد خلاف ہے  
(ابوالخاندان محمد ضیاء اللہ قادیانی جامعہ سید محمد عبداللہ علیہ السلام سیالکوٹ)

حیدر آباد دیوبندیوں کی جن کتابوں میں کفریہ  
عبارات موجود ہیں جن کی بنا پر ان  
کے معنفین کو حرمین شریفین کے علما و سائنس کار  
دیا ہے کچھ فی شخص جو ان عبارت کو صحیح سمجھے یا  
ان کے معنفین کے کفر میں شک کرے وہ دار  
اسلام سے خارج ہے۔ ان میں ووافی نہ اند کہ وہ  
بھی مرتد ہیں۔ ہیکل اگر عالم اگادری نے بھی ابھر  
دیوبند کی کفریہ عبارت کو پڑھا ہے اور یہ بھی دیا  
والستہ ان کو صحیح سمجھا۔ تو یہ شخص بھی حکم کے تحت

اسلام سے خارج ہوا۔ اس پر تجدید اسلام اور توبہ  
فرض ہوئی۔ (ابوالخاندان محمد ضیاء اللہ قادیانی) منہم و  
شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد

عمرانیال عورت کی دینت شرفا مرد کی دینت

سے آدمی ہے یہی احادیث فقہیہ  
مرفوعہ دلی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام (امام احمد آثار صحابہ  
تابعین رضی اللہ عنہم) جہین سے ثابت اوصاف پر صاحب  
تابعین اور ان کے مجتہدین جہم امہ ثانی کا اقرار ہے۔  
سیدنا قادیانی امام سیدنا علی مرتضیٰ سیدنا عبداللہ بن مسعود  
اور سیدنا زید بن ثابت وغیرہ رضی اللہ عنہم (جیسے  
اجلہ صحابہ و خلفاء) نے یہ مسئلہ مرخصاً بیان فرمایا اور

یاقینوں نے خاموشی سے اسے قبول کیا۔ اور مرد نہ فرمایا  
لہذا عورت کی نصف دین کا انکار دو وجہوں سے نہ  
منفی و مائل ہے انکار و بدعت کی وجہ سے بھی اور  
وجہ اجماع صحابہ کی وجہ سے بھی۔ و اضیاء اللہ ثانی  
اصولی احتمالات ضیعہ اور وہابیہ معینہ علیہ الرحمۃ  
دین کے مشور ہیں تعلیمات و نشریات دین کے اس  
انکار کی بنا پر علماء عرب و عجم نے ان کے مجتہد علماء کو کفر

قرار دیا ہے۔ لہذا ان فرق ضالہ کے اختلافات اہل سنت و جماعت کے ساتھ تصولی اور ایمان و کفر کے اختلافات میں ان اختلافات کو فروغی قرار دینا اور صلہ کھینٹ کر پرچار کرنا کم از کم حماقت و منافقت یا حماقت و منافقت فی الدین ہے۔ مولانا مفتی محمد اشرف القادری ہزارہاں شریف بکرات (

الجواب صحیح۔ صاحبزادہ محمد افضل مرادپاں شریف راوی کینڈی۔ دعوت کی دیت کے مسئلہ میں پروفیسر طاہر نقادری کا تعاقب کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا محمد رفیع قادری نے جو تحقیقی فرمائی ہے اس سے فقیر کو اتفاق ہے (مولانا) جو الخیر میں جس الدین راوی کینڈی) پٹنڈی گھیب۔ الجواب صحیح (مولانا) غلام مرتضیٰ درہ پٹرو۔ قطع بنوں۔ احباب من۔ جواب۔ (مولانا) محمد عبداللہ صاحب جامعہ علویہ سیالکوٹ۔ سامیوئل۔ جواب باطل۔ الفیض ہے۔ الفیض محمد طیار مدنی محمد۔ سامی وال۔

گوچرہ منڈی۔ الجواب صحیح مولانا ابو الوداد محمد ربانی مرکزی جامع مسجد گوچرہ۔

جیدر آباد۔ مذکورہ جواب سے کینڈہ متفق مولانا مفتی سید احمد قادری (مولانا) عبدالعزیز نقشبندی لاہور۔ الجواب صحیح۔ مفتی عزیز احمد قادری جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔

گوچرہ الوداد۔ الجواب صحیح (مولانا) محمد نواز منجم جامعہ قدیمہ روضہ۔ الجواب صحیح۔ حافظ محمد عمیر حسرت دارالعلوم مظاہرہ روضہ مظہر۔ منہ۔ جواب سے متفق ہے (مولانا) محمد اکرم نقشبندی۔ محمد نواز منجم مشترکہ فتویٰ۔ حمیت غلام و جوں کشمیر کے صدر

مولانا ظہور احمد مدنی کی ذمہ داریت علماء کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں منعقدہ طہر کمالیہ کے قرائن و حدیث کی روشنی میں دعوت کی دیت کے مسئلہ پر اجلاس پر ایک کلام کو کوئی اختلاف نہیں۔ اجلاس میں حاضر علماء کی سے کہا گیا کہ وہ خدا اور ہمت و حوصلہ کی پالیسی ترک کر کے علماء امت کا طرفہ رجوع کریں۔ اجلاس میں مولانا طالب حسین۔ مولانا محمد سعید احمد مدنی۔ مولانا اعجاز احمد جلالی۔ بشیر احمد قادری۔ قادری عبدالعزیز۔ مولانا نور احمد نقشبندی۔ صاحبزادہ اسد غوثی۔ سرور ارباب حسین۔ علامہ فوری۔ قادری محمد عظیم۔ مولانا بشیر اختر۔ مولانا عبدالرزاق ادو صاحبزادہ وقاص۔ دانی نے شرکت کی۔ (پریس نوٹ)

حضرت شیخ رفاعی کی تائید۔ المرقاوی اساتذہ دین اوقات کو بت کی پاکستان آج پور لاہور میں مفتی نعم سرور قادری سے ملاقات ہوئی۔ مفتی صاحب نے انہیں بچاؤ سے زائد تفریح و تفریح کے حوالوں کی طرف توجہ دلائی۔ جس سے دعوت کی نصف دیت ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ شیخ رفاعی نے اس موقع کی بھرپور تائید کی اور فرمایا کہ واقعہ یہ مسئلہ اجماعی ہے جس میں اختلاف کی قطعاً گنجائش نہیں بلکہ اجماع کے خلاف سوچنا بھی گمراہی ہے۔ (بحرور ضلع وسطیٰ جاوڑا لاہور)

شام۔ شام کے سابق ذمہ داریت علماء کے ایک وفد نے مولانا نے بتایا کہ احادیث میں یہ واضح ہے کہ دعوت کی دیت مرد کی دیت کے مقابلے میں نصف ہوگی۔ جسٹس ہمارے کے سوا تمام متعلق حکام اور مفتی نے اسے قابل قبول قرار دیا ہے اور ایک وفد کو واپس لایا اور ان کے چارہ ہزار روپے کی اسٹاک ان کی ان کو پیش کرنا ہے۔ ۲۰۰۰ روپے ۱۰۰۰ روپے ۱۰۰۰ روپے ۱۰۰۰ روپے

# فتویٰ علامہ غلام رسول ضوی شیخ الحدیث جبار ضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

در الجواب وجہ خوفی للصواب۔ قبل فحشاء میں عورت کی دینت مرد کی دینت کا نصف ہے۔ اس پر ساری اہمیت کا اجماع ہے۔ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے خوف و مرفوع حدیث منقول ہے۔ جبکہ حوالی کی موقوف بھی دفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ مکتبہ و اجماع اور حضرت ائمہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقوف اختیار کرنا خرقی اجماع ہے اور اسلام میں ایک نئے فرقہ کی بنیاد کے مترادف ہے۔ اور انتشار کی آغوش پاشی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر راہ مستقیم کی ہدایت دے۔ حدیث شریف میں ہے۔ جو اہمیت مسلمہ سے علیحدہ راستہ اختیار کرے وہ ناری ہے۔ "مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي الْفَنَاءِ" اگر اسی طرح سلف کی مخالفت ہو تو بے شمار فتنات کھڑے ہو جائیں گے۔ واللہ العالی۔ غلام رسول ضوی جبار ضویہ فیصل آباد۔

در الجواب صحیح و صواب واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی) ابو سعید محمد امین دارالعلوم امینیہ رضویہ محلہ محمد پورہ فیصل آباد۔

ذالک کذا لک و اتی مکتبہ فی ذالک محمد ولی النبی (شیخ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد) علیہ السلام۔

الجواب صحیح والمحبب مصیب۔ الفقیر ابو محالی محمد معین الدین قادری رضوی جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد۔

سنتی مکتبہ کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب عمل ہے۔ قابل بحث نہیں۔ مفتی محمد امین (فیصل آباد)۔

قاضی محمد عبدالرحمن (الابوبکر)۔ مکتبہ کی رائے ظاہر القادری صاحبہ کے بارے میں یہ قائم ہوئی

مسئلہ کے عین مطابق اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف بریلویت سے ان کو دشت ہوتی ہے۔ جو علوفہ کے مسئلہ کا عنوان سمجھا جاتا ہے۔ انہیں حق کو حق اور باطل کو باطل یقین کرنا چاہیے

جو مذہب اہل سنت کا خاصہ ہے۔ (مولانا قاضی محمد عبدالرحمن مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور)۔

مولانا محمد عبدالکریم خانقاہ ڈوگرہاں۔ کے خط کے جواب میں جوہر غلط صحافی کے طور پر لکھا ہے۔

اس کا زیادہ حصہ بغور پڑھا ہے۔ جس میں تضاد بیانی ہے۔ اور عورت کی دینت کے بارے میں ان کا موقف اجماع اہمیت کے خلاف ہے۔ پروغیر صاحب سے بڑی توقعات وابستہ تھیں، مگر وہ بھی ہچکچادیگر سے نیست کی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ (مولانا عبدالکریم خانقاہ ڈوگرہاں)

علامہ محمد شریف طسانی۔ کہہ کو ترجیح دے یا علوفہ ۱۴۱۱ھ رضا قدس سرہ کے مسئلہ حق

(مسئلہ اہل سنت) کے خلاف اپنی نام نہاد تحقیق کو ترجیح دے اور صحیح سمجھے اور علماء اہل سنت کے فتاویٰ اور



فیصلوں سے انحراف کرے اور ائمہ سلف کے  
مقابلے میں اپنے اجتہاد کو فوقیت دے اور اپنے  
آپ کو ان کا مقابل سمجھے۔ میرے نزدیک وہ گمراہ  
ہے اور حق شناس نہ۔ کئی انکار کا مصداق ہے۔  
پرو فیہ حجاب و اکثر ظاہر القادری صاحب کی تقریر پر  
تقریر میں تضاد ہے۔ اور اہل سنت و جماعت کے  
فیصلوں سے انحراف کی بُہ آتی ہے اور ان کی گفتگو  
اور تقریر سے بے شک ایسا یہ مولانا محمد شفیق  
معاذ فرمائے آئیں:

### مولانا محمد شفیق اوکاڑویؒ کی دیت

مرد کی دیت کے مقابلے میں نصف ہے۔ یہ کسی امام یا  
مجتہد کا قیاس یا اجتہاد نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا ارشاد و گواہی ہے۔ چنانچہ ہمارے شریف اور سنی  
شریف ہیں مگر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت  
کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے، اسی کے مطابق  
امیر المومنین حضرت علی کریم اللہ بہہ لکھ کر فرماتے ہیں۔  
عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ (عربی)  
اس کی بنیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت  
عمر بن حزم کو لکھ کر گئے نادر مبارک میں بھی

ثابت ہے کہ عورت کی دیت مرد سے نصف ہوگی  
اور صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہوا اور فقہاء میں سے  
کسی خفیہ نے بھی اس کا انکار نہ کیا لہذا اجماع ثابت  
ہو گیا و ملاحظہ ہو پانچ اصناف اور لغوی وغیرہ ہماری  
دولوں جہان کی سلامتی اسی میں ہے کہ ہم اللہ اور اس کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو دلی و جان سے تسلیم کریں۔

### مولانا کوثرانیؒ ابن مولانا محمد شفیق اوکاڑویؒ

پرو فیہ صاحب نے امت میں پہلا فتوہ انتشار کئے یہ  
ہیہ کیا کہ عورت کی دیت کے مسئلے میں اجماع امت  
کے خلاف توقف اختیار کیا جس کے لئے شریعت  
اسلامی کا فتویٰ یہ ہے کہ اجماع امت کے خلاف  
کہتے والا گمراہ ہے کسی گمراہ کو خود کو مجتہد اور مجدد  
عظیم منکر و مفسر نہ مانتا۔ کہلوانا وغیرہ مرا سر ظلم ہے اور  
قرآن کہتا ہے کہ ظالموں کے لئے ہدایت نہیں ہے۔

پرو فیہ صاحب فرماتے ہیں کہ گویا یہ اور دو بند کے  
عقائد رکھنے والوں کی اقتدا میں بلا کر اہمیت نماز جائز  
ہے اور حرمین میں (یا مخصوص) احتیاط کا تقاضا یہ ہے  
کہ وہاں کے ائمہ (جو اپنے عقائد باطلہ کے لئے مشہور ہیں)  
کے پیچھے غلام مذہب چڑھ جاتے اور وہیں چڑھتا ہوں،  
وہ فرماتے ہیں کہ دائرہ حسی سمجھ سکی بھی ہو تو سنت  
پوری ہو جاتی ہے۔ وہ دلیو بندی و لابی موروئی و رافضی  
فارجمی وغیرہ سب کو درست جانتے ہیں۔ اور اپنے عقائد

الذہبی میں فرماتے ہیں کہ میں کسی بھی فرقے پر تنقید نہیں  
کرتا یعنی حکم الہی و لا تلکوا الخ یا باطل الخ پر عمل  
نہیں کرتا۔ اپنے اقوال پر اہل حق کی گرفت سے فرار کے

لئے پرو فیہ صاحب جھوٹے بولنے اور اپنے قول دخل کے انکار  
میں ذرا دیر نہیں کرتے۔ امام اہل سنت علامہ سید ابوالعزیز  
کافلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ پرو فیہ صاحب القادری اب  
سختی نہیں رہا اور یہ اس قدر حق پر پا کرے گا کہ اس کی  
اصلیت سب پر کھل جائے گی۔ انا بر علیا و حق کا یہی  
اعلان ہے کہ پرو فیہ صاحب کا ہوا ہے۔ کیا ان خطبوں کے باوجود  
ظاہر القادری کو کبھی عقیدہ حق یعنی ائمہ و مفسر تسلیم کیا جا  
سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

# مولانا محمد بشیر قادری رضوی کراچی

# پروفیسر الطر علا محمد مسعود احمد صاحب

آپ نے بھی فقہ ظاہری کی حقیقت کے انکشاف  
 کے لئے کتاب "المفتی محمد امجد علی" تحریر فرمائی ہے جس  
 میں تفصیل کے ساتھ ظاہر و باطن کے نظریات باطلہ  
 کی گرفت کی ہے۔ ایک جگہ فرمایا: "صاحبہ، جانا چاہیے  
 کہ (ظاہر و باطن) جملہ علما کو ہے اعتبار بنام ہے اجماع  
 اہل سنت کا حکم کھٹا انکار کر رہا ہے۔ صلیحین کا یہ چار  
 اصول ہے۔ جو ہم دینی اور اپنی تشبیہ کے لالچ میں  
 آکر اپنا دین دو بیابانوں میں گم کر رہا ہے اور اسلام کا  
 رنگ دے کر دوسروں کے عقائد بھی برباد کرنا چاہتا ہے۔  
 علامہ ابن عربی مولانا موصوف نے کتاب کے آخر میں ظاہر و باطن  
 کو جاننے سے منع فرمایا ہے۔ کہ یاد رہے اس کے مناظرہ  
 کر کے اور یا اپنی خلاف اسلام و اہل سنت عبارت سے  
 رجوع کرے۔ **تصدیق:** پروفیسر ظاہر و باطن  
 فرقہ پرستی کا خاتمہ کرنے کے ایک اور فرقہ صلیحینہ  
 کو جنم دے گا اس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ وہ  
 فرقہ دیوبندیہ، دیوبند فرقہ و بعض دیگر فرقہ کا مجموعہ  
 فرقہ صلیحینہ ظاہر ہے۔ جو تمام باطل عقیدوں کا مجموعہ  
 ہے۔ اور باطل کا مجموعہ بھی باطل ہی ہوتا ہے۔

(مولانا ابوالاعلیٰ محمد عبداللہ قادری خصوصاً شریعہ)  
 دیگر تصدیقات: علامہ ابن عربی کے کتاب کے آخر میں  
 جو کثرت علماء کی تصدیقات نقل کی گئی ہیں ان میں سے  
 بعض یہ ہیں: (مولانا مفتی وقار الدین دارالعلوم امجدی)  
 (مولانا محمد دلاور احمد دارالعلوم سائبر) (رضوی کراچی) (مولانا)  
 محمد الہاس قادری (مولانا) کوکب نورانی (مولانا)  
 محمد علی قصوری وغیرہم۔

(اگرچہ اسے رنگینہ میڈیٹ) (ابن عربی کی)  
 جن مسائل پر مشہور علماء کا اتفاق ہو چکا ہے۔ ان  
 پر از سر نو تفتیش کرنا اور نہ بحث لانا حقے کو دھوکہ  
 دینا ہے۔ اس طرح عمل سے سوائے انکشاف کے کچھ حاصل  
 نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک اتحاد بین المسلمین کا تعلق  
 ہے تو حقیقی اتحاد غیریہ نام آگئی سے پیدا ہوتا ہے۔  
 اس لئے کثرت الخیال جانتوں کا اتحاد ایک نئے  
 فرقے کو تو جنم دے سکتا ہے۔ ایک جہتی پیدا نہیں کر سکتا  
 • عالم اسلام کے حالات کے پیش نظر اب کو شش پہ  
 جو فی چاہیے کہ سب مسلمانوں کو ان کے اسلاف کے  
 حوائج سے سوا اور عظیم اہل سنت و جماعت کے میں لائق  
 مسلک کی طرف دعوت دینی جائے اگر ایسی کو شش ہی  
 گئی تو یقیناً اس کے مضیاد و مثبت نتائج برآمد ہونگے۔  
 (احقر محمد مسعود احمد شیطانی سندھ)  
 "کتاب مناظرہ کی گنجی" کے بعض  
 مسئلہ کی: مضامین پڑھے۔ بفضلہ تعالیٰ  
 آپ نے بلا خوف و مہلا شدہ اظہار حق و ابطال  
 باطل فرمایا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی اس سعی مبارک  
 کو قبول فرمائے۔ پروفیسر ظاہر و باطن کو دنیا کے  
 علمائے حق کے نکمے لکھا ہے کہ وہ ضال و مضل متحد  
 ہیں۔ جب تک تو بہ نہ کرے جمعی عقیدہ اہل سنت ہیں  
 • فیض اس کی نائید کرتا ہے احمد دعا گو ہے۔ مولیٰ تعالیٰ  
 اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدد اے تو بہ کی  
 توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (مولانا محمد عبدالرشید غفرلہ،  
 مدرسہ غفریہ بنوریہ مظہر اسلام سندھ)

# طاہر القادری اپنے استاذ محترم کے فتویٰ کی روشنی میں

پروفیسر طاہر القادری جو داعی اتحاد اُمت و قاطع فرقہ واریت کے بہرہ رب میں شیعوں، شیعہ، جعفری و بابی اور دیوبندی بریلوی اختلافات کو فروغی قرار دے کر ان کے استاذ کیلئے تمام مکاتیب فکر کے علمائے پرستشعلی "سپریم کونسل" قائم کر چکے ہیں۔ اور دیوبندی و بابی کے پیچھے نماز پڑھنے اور انہیں نام بنانے میں بھی کوئی معافی نہیں سمجھتے۔ ان کی اس روش و ہد مذہبوں گستاخوں سے ایسے معاملات تعلقات کے سلسلہ میں پروفیسر صاحب کے استاذ محترم مولانا علامہ محمد عبدالرشید صاحب جھنگوی نے ایک بڑے اشتہار کی صورت میں بدیں الفاظ فتویٰ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "ان دیوبندیوں و بابیوں سے ترکیب معاملات پر صورت ضروری ہے گستاخ رسول گستاخ صحابہ سے یقیناً بدتر ہے اور گستاخ صحابہ کے متعلق حدیث پاک موجود ہے جسے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے "غنیۃ الطالبین" میں نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی جو میرے اصحاب کی تمقیص شان کرے گی۔ خبردار نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا پینا۔ نہ ان کے ساتھ رشتہ داری کرنا۔ نہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا۔ نہ ان کے جنازوں میں شریک ہونا۔ ایسی قوم میرے لعنت کرنا جائز اور حلال ہے" (المحدثین)

ایسے (گستاخ) لوگوں کے پیچھے نماز محض باطل۔ ان لوگوں سے میل جول حرام۔ ہمد مذہبوں مفسدوں اور موزیوں کو بشرط استطاعت مسجد سے روکا جائے۔ خصوصاً جماعت میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ ہمد مذہب بد عقیدہ کو مسجد کی کیٹی میں شامل نہ کیا جائے (جیسا کہ انہیں منہاج القرآن کے ارکان میں شامل کیا جاتا ہے)۔ ان کی تمام عبادتیں مردود ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی حرام۔ ان کے ساتھ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ان کے ساتھ شادی بیاہ حرام۔ ان کی تعظیم و توقیر کا حرام۔ ان کے مدرسوں، اداروں کی ہر قسم کی مدد کرنا حرام (جبکہ طاہر القادری نے اس سے بھی بڑھ کر اپنا اور میں دیوبندی مکتب فکر کے ایک ادارہ کا سنگ بنیاد رکھا)۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، میل جول۔ ان کی دعوت کرنا اور ان کی دعوت میں جانا۔ ان کو اپنی قسمی تقریب میں شریک کرنا اور ان کی کسی تقریب میں شریک ہونا۔ ان سے کسی قسم کا کوئی اسلامی تعلق باقی رکھنا قائم کرنا سب ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ ان کی اپنی معلومات مقدورات کے بقدر علی الاعلان بلا رعایت تردید کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر کسی مسلمان نے دل میں بھی ان کو کافر مرتد اخیست الناس نہ سمجھا تو اس کے پاس رائی کے دانہ برابر عیب ایمان نہیں رہتا۔ ان مرتدوں پر نیز اس عالم پر بھی جو اپنی معلومات و مقدورات کے بقدر قصداً بلا غدر شرعی

ان کی تردید عام فہم نہ کرے۔ خدا کی لعنت فرشتوں کی لعنت تمام جہان کے لوگوں کی لعنت۔ ان کی تمام عبادتیں فرضی و نقلی مردود (مطبوعہ فتویٰ اراختہار)

انہی استاذ محترم کا یہ فتویٰ ہے۔ جن کا ذکر کتاب ”ناظرہ عشر“ میں نابینا و عمر بننے کیلئے ہر دفعہ کرنے بڑے اہتمام سے کیا ہے۔ لیکن جب ان کے فتویٰ پر عمل کا وقت آتا ہے۔ تو ہر دفعہ صاحب مقابلہ میں آتے۔ دامن کھسکاتے اور کئی کتراتے ہیں۔ اور دیدہ دلیری سے سینہ زور دے کے ساتھ فتویٰ کی ہر شق کی نافرمانی کرتے ہیں اور ذرا بھی فحاشی کا احساس نہیں کھتے۔

”رافضیوں کے متعلق اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے

**فتویٰ بابت رافضی** کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں حدیث پاک میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سے مجھے چن لیا اور میری صحبت کے لئے میرے صحابہ کو چن لیا۔ آخر زمانہ میں ایسی قوم کئے گی جو ان کی تحقیق شان کرے گی۔ خبردار ان کے ساتھ مت کھاؤ اور مت پیو اور ان کے ساتھ رشتہ داری مت کرو اور ان کے ساتھ مل کر نہ سنا نہ مت پڑھو اور ان کی نماز جنازہ مت پڑھو ان پر لعنت کرنا حلال ہو چکا ہے (غنیۃ الطالبین) قرآن پاک کے وہ منکر ہیں۔ حضور کے صحابہ کرام کو وہ مسلمان نہیں سمجھتے۔ ازدواج مطہرات پر وہ الزام لگاتے ہیں۔ اس واسطے فتاویٰ عالمگیری میں جو پانچ سو علماء و کرام کی مسیٰ تبلیغ سے مرتب ہوا ہے۔ اس کے باب ابغاث میں ہے کہ رافضی قوم ملت اسلامیہ سے خارج ہے اور ان کے احکام مردود ہیں۔

• جس شخص نے تبرائی کو اپنی لڑکی کا رشتہ دیا ہے وہ عدا زنا کو حلال سمجھ کر اپنی بیٹی سے بدکاری کروار رہا ہے۔ ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا شرعاً حرام ہے اور امام مسجد اسی سے اذان کہلانے پر مصر ہے۔ وہ بھی اسی زمرہ سے ہے۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور جو شخص پیو و در نصاریٰ و اہل بدعتیہ لوگوں سے دوستی اور موالاة رکھے وہ یقیناً اپنی مائے بخت اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (گڑبہ روٹا)

(مولانا محمد عبدالرشید رضوی عفران ہنتم و مدد مدرسہ العلوم و تحقیق الاسلام رضویہ شیلانٹ ٹاؤن جھنگ صدر۔ المرقوم ۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء)

**نصف ویت کا مسئلہ** ہر دینی صاحب کے عورت کی ویت نصف ہونے پر تمام سلف و خلف

اتفاق ہے۔ آج اس طے شدہ مسئلہ کو چھپر کر ملت میں امتداد و افراط کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔ ہر حاضر کے کسی عالم کی تحقیق کو چھپر دین علی الاطلاق کی تحقیق کے مقابل لانا ان کے تجربہ علمی کے انکار کے مترادف ہے۔ (مکتوبہ لسانی مولانا علامہ محمد عبدالرشید صاحب جھنگوی)

# مفتی غلام سرور قادری بنام پروفیسر طاہر القادری

کی تحریفات کا انکشاف کرتے ہوئے ان کی اس  
سولناک غلطی و گمراہی کا بھی تفصیلی رقعہ فرمایا  
ہے جس کے مطابق پروفیسر نے محاذ اللہ -

استغفر اللہ، خدا تعالیٰ پر لفظ اجیر (دوسرے کا اطلاق)  
کرنے کی اپنی بدترین دیہات و گمراہی کو آشکار کیا ہے۔  
مفتی صاحب :- کا کہتا ہے، کہ جو شخص فقہاء  
کرام و ائمہ دین اور سلف صالحین کا واسن چھوڑ  
کر بزرگ خلیفہ امتداد و غویہ ہو، اس کا انجام  
اسی طرح ٹھوکر بن کھانا اور پے در پے گمراہیوں  
میں مستغرق ہونا ہے۔

جس طرح :- کنز الایمان از ترجمہ المصطفیٰ  
علیہ السلام کے دیوبندی دہائی تراجم کے ساتھ  
تقابل جائزہ پر مشتمل کئی کتابیں تصبیح چکی ہیں  
اسی طرح مفتی صاحب نے کمال مہارت و  
فہم کے ساتھ ”کنز الایمان“ اور نام نہاد  
تفسیر منہاج القرآن کا تقابلی جائزہ پیش کر کے  
”کنز الایمان“ کی علمی و فنی برتری اور پروفیسر  
”ترجمہ و تفسیر کی غزالی و غلط کاری کو نمایاں  
کر دیا ہے۔ الفضل الموحی - حضرت فاضل بریلوی  
علیہ الرحمۃ کی عظیم تہذیب سے جس مفتی صاحب نے فحاشی  
شائع کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت کی کتاب  
جس طرح غیر مقلدین کی زبان سے ہے، بیحد عظمت کے تمام  
سے اس میں ملکہ ہمارے دفتر پروفیسر طاہر القادری کا بھی رقعہ  
ہے اس لئے کہ پروفیسر صاحب حرف غیر مقلد ایہوں کی پوری  
گرہ ہے، بلکہ ان سے بھی مستقیم گئے ہیں۔

اجماع امت کے مقابلہ میں پروفیسر صاحب  
نے جب دعوت کی پوری دین کا شوق چھوڑا تھا، تو  
اس وقت علامہ مفتی غلام سرور صاحب قادری باجور  
نے پروفیسر کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا، جسے قبول کرنے  
اور مفتی صاحب کے سامنے آنے کی پروفیسر صاحب کو  
جرات نہ ہو سکی، پروفیسر صاحب کا دعویٰ تھا کہ نصف  
دین پر ایک بھی صحیح حدیث نہیں جبکہ مفتی صاحب  
نے اس مسئلہ پر درجنوں احادیث مبارکہ حیدر نامی تھیں،  
علامہ ازہر :- مفتی صاحب نے پروفیسر صاحب  
بنی اہل علم حضرت پر تمام بحث کے لئے ایک خوبصورت  
محققانہ کتاب دو جلدوں میں بعنوان  
”پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ“  
شائع کی ہے جس میں پروفیسر صاحب کا مکمل علمی و  
تحقیقی محاسبہ و موازنہ کیا گیا ہے، اور ان کی حیانت و  
خیانت اور قرآن و حدیث میں پے در پے تحریفات کی  
تفصیل کے ساتھ پوری مہارت شائع کر کے علمی و  
واقفانہ طور پر ثابت کیا ہے، کہ بزرگ خویش فکرمند  
اسلام و معسر قرآن عربی زبان و عربی گرامر سے  
جس قدر جاہل ہے اسی قدر قرآن و حدیث میں  
تحریف و خیانت کا ہر اور گمراہ ہے، کتاب  
ہذا نہ صرف تمام اہل علم بلکہ خود پروفیسر صاحب  
کے لئے ایک بہترین علمی و تحقیقی ذخیرہ اور  
دعوت فکری ہے۔

اللہ اعلم :- مفتی صاحب نے پروفیسر صاحب

حضرت خواجہ حمید الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کے اُستادِ محترم

استاذ العلماء علامہ عطا محمد سید بالوی کی تصدیق منقوی

۳۔ ارا بعد از اس وقت قادری صاحب نے خوریت کی پوری کھیت سے حرف اجماع صواب اور اجماع امت کا ہی انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس اجماع کی تعمیر اور تکمیل کیا ہے۔ جو کہ صرف سے گراہی ہی نہیں بلکہ ایسے آدمی کے ایمان کو خطرہ لاحق ہے۔۔۔

۴۔ بعد از قادری صاحب کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس انکار سے قریب کریں۔ کیونکہ معلوم نہیں کہس وقت سمجھتا، آجائے اور فناوری صاحب کے مدح و ثناء اور سداغی میں ملازم ہے کہ وہ اپنے

دیر پر نظر ثانی کرے۔ اور دیکھ لے کہ اجلاس کی مواد میں سے کبھی کبھی  
حرفہ الفیض (موسلاط) و عطاء محمد عثمانی بنیادی عدد سبکس شریف  
نہایت شریف عبد الجبار بنیاد اللہ تعالیٰ اور موسلاط و عطاء  
(موسلاط) سبکس عطاء محمد عثمانی بنیاد اللہ تعالیٰ سبکس شریف۔

کیرالوالہ درجہ جناب علامہ فضل محمد اور دیگر علماء نے  
دیت کے بارے میں جو کہ لکھا ہے، میں صواب اور غلطی  
کے مطابق ہے۔ علامہ نقادری عمر مرشدی پر ہے اور اگر اچھے  
مصلح اور اچھے مولوی کو اس کو شرعاً دیتے "

الشیخ محمد معقوب شاہ داخل بریل شریف کیرنل اسیل فیض محبت  
حضرت علامہ عبدالحمید صاحب اور حضرت سید محمد معقوب شاہ  
صاحب آف کیرنل شریف نے جو کچھ لکھا ہے یہی درص ہے  
خاتمہ القاعدی کا قصہ خلا ہے ۲

سید محمد شعیب کو اگر انوارہ خلیفہ جامع مسجد شیرانی کو گھر لڑو  
صاحبزادہ حامد سعید کاظمی نے فرمایا کہ سزا کی دوا  
راہ احمد سید کاظمی جنت پہنچا رہا ہے کہ وہ گھر لڑو۔ جسے میں اس  
پاک کسی سیاحی غیر صالح قلابازی کو کچھ نہیں ماننا ہے۔

علامہ محمد احمد رضوی

مستقیم مرکزی دارالعلوم  
حزب الامان لاہور

نے فرمایا ہے "مستورات کو میزٹ بھی نصیب ملنی ہے  
اور یہیت کا معاملہ بھی اسی طرح ہے جب نصیب جبرائٹ  
پر اعتراض نہیں تو نصیب دینے پر اعتراض کیوں کیا جاتا  
ہے۔ اصل تقابل ہی ہے جو کتاب و سنت اور جماعہ  
اقتدار میں ثابت ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت

سے تصوف ہے • اور سب کا تب فکر کے علماء اس بات پر متفق ہیں • پیر و نیر کا ہر الفاظی نے قیاس و حدت کے مسئلہ میں اجماع سے جو گمراہی اختیار کی ہے اس سے مجبور علماء نے انکار کیا ہے اور خدا

درست ہے۔ لیکن دیشکول میں ان کو جھوٹے فائدہ جاننے پر عیر سے ملے۔ انہوں نے شکاں شکر ہے کہ اُنکو دیا گیا ٹیبل کھلا نہیں گئے۔ اکثر ہی بہتر مانتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ دلچسپی مردِ ہر سیاست جو ہے۔

اختیار کرنا اور سلامتی ہے۔ بعد ازاں حوت کی نصف، تینہ  
 کے مسئلہ پر علامہ کا علمی صاحب مرحوم اور دیگر ائمہ برج  
 افسانہ کا مؤلف، سید (مولانا) محمد عبد القیوم قیوم  
 جانشین سید رحمت آباد، جید آباد۔

## مولانا حافظ محمد حنیف فیض آباد

پرو فیسر طاہر القادری صاحب علم اصول فقہ سے  
توافق ہیں۔ اور علم اصول فقہ کے مسائل سمجھنے کے  
بے ضروری ہے۔ اسی لئے اہل سنت کے سوا سارے  
مذہب والے علم اصول فقہ سے ناواقف ہیں، جس پر  
کوہر مسئلہ میں نہ سمجھنے کی وجہ سے اختلاف کرتے  
ہیں۔ پرو فیسر صاحب کا عورت کی دیت مرد کی  
دیت کے برابر قرار دینے کا دعویٰ بھی بالکل غلط  
ہے، کیونکہ فقہ اور حدیث سے مرفوعاً ثابت ہے کہ  
عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔

مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا انداز  
ہم شرمسار ہے وہ مسئلہ اہل سنت کے لئے زیر  
قابل ہے اور پرو فیسر کے معتقدین حضرات کا انہیں  
وقت کا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر قرار دینا اعظم  
عظیم البرکت و عہد و ملت کی سرباز کشی کی گھناؤنی سازش  
ہے کہ ان دنوں ملت آقا باریہ علوم ظاہرہ و باطنہ  
کو جن کا ہر فرمان و عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور  
خلفائے راشدین کی سنت تازہ کردے جو زندہ ہے  
شیائے معطیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے اور  
قریر فرمانے کے ساتھ ساتھ گستاخان رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خلاف ہر سر پہنچا رہے اور کہتا  
صلحیت کے علم بردار حکام کے کام لیں اور  
مراعات حاصل کرنے والے جو نسبت خاک را عالم پاک  
سے اہل نظر فرقی کر دینا و ہوسس ہیں  
سگریٹ کا دھواں اور ہے آہوں کا دھواں اور

حقیقت تو یہ ہے کہ جس راہ پر پرو فیسر یگو گامزن  
ہے وہ اہل سنت اور اعظمیت رحمۃ اللہ علیہ کی  
تعلیمات کے سرسری منافی ہے۔ ایسا شخص علم اہل سنت  
اور تعلیمات اعظمیت رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں  
اقتدار کے لائق نہیں۔ اہل سنت ایسے شخص کو نہ  
اپنی خانہ داری میں امامت برسر میں اور نہ ہی اس کی  
محاسن کی رونق بنیں۔ (فیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

## مولانا قاری علامہ رسول صاحب ضل آباد

(ابن مولانا حافظ محمد حنیف صاحب)  
پرو فیسر طاہر القادری صاحب گونا گوں عیبت  
کے حامل ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے تو محرم موصوف  
نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔ خاص کر  
اس "اتفاقی" ذہن میں جو جو قرآن مجید محرم موصوف  
کو نصیب ہوئی وہ کسی اور کو نہ مل سکی (خدا کرے  
کسی کو شعلہ)۔ آپ ذرا قرآن مجید کا اعجاز ملاحظہ  
فرمائیے۔ پرو فیسر صاحب کا ایک خط جو انہوں نے  
حضرت علامہ مولانا تقی علی خان صاحب مرحوم  
کے جواب میں لکھا اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔  
آپ فرماتے ہیں: "میری طرف غلط طور پر منسوب  
بعض اخبارات و رسائل کے بیانات کی بنا پر کئی  
اور لوگوں نے مختلف رسائل اور اخبارات میں جو کچھ  
لکھا ہے۔ میں نے نہ صرف یہ کہ ان کا جواب دینا بھی  
مناسب نہ سمجھا بلکہ اس طرف توجہ کرنا بھی وقت کا  
ضیاع تصور کرتے ہوئے ان کے ساتھ قالوا سلمنا  
کا طریقہ اپنایا ہے۔"

جناہلون: اس قالوا سلمنا میں کون کون داخل

ہیں۔ ذرا ان "جابلوں" پر (معاف اللہ) بھی نظر ڈالتے جا بیٹے۔ غرض ان دو بڑے علامہ سید احمد سعید شاہ کائنی رحمۃ اللہ علیہ (مسئلہ قصاص و دیت) علامہ عطاء محمد بن یالوی مغلہ مولانا تقدس علی خاں مفتی محمد حسین صاحب لجنہ مفتی عبدالقیوم صاحب بزاروی۔ مولانا محمد الیاس صاحب قادری۔ مناکر اسلام مولانا حافظ محمد احسان مفتی صاحب قادری۔ مفتی غلام سرور صاحب قادری (جنہوں نے مسئلہ دیت وغیرہ میں پرو فیئر صاحب کے خلاف فتویٰ شرعی صادر فرمایا ہے)۔ غالباً پاکستان میں اہل سنت و جماعت کے جتنے بھی علماء ہیں وہ تقریباً انہی مندرجہ بالا شخصیات کے شاگرد ہیں۔ اس لئے ہم نے انہی کے احوال و گرامی کئے ہیں۔ جبکہ جانشین اعلیٰ حضرت حضرت مفتی اختر رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ جی جہانگیر تھانہ مدرسہ کی شان میں فتویٰ لکھ چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ جہلاً اس پیارے خطاب سے کہیں بچ سکتے ہیں۔

مولانا داروغہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک بکری مکان کی چھت پر کھڑی تھی بچے سے شیر گزرا وہ بکری شیر کو گالیاں بکنے لگی۔ شیر نے ادھر چھت کی طرف دیکھ کر کہا در اچھت سے بچے اگر گالیاں دو تو چھر دیکھوں۔ محترم پرو فیئر صاحب ذرا سرکاری اور "اتفاقی" چھت سے بچے اگر ڈاکٹر اسرار احمد کی سیل پر کھڑے ہو کر دیکھیں۔

### سوالات برطانیہ

(۱) آپ فرقہ پرستی کے خلاف ہیں۔ آپ نے لندن میں فرمایا۔ دیوبندیت، بریلویت کی لعنت یہاں پہنچ گئی ہے۔ نیز بریلویت، دیوبندیت، اہل حدیث

شیعت ایسے تمام عنوانات سے دھشت ہونے لگتی ہے۔ • دیگر کسی فرقہ واریت پر لعنت صحیحاً ہوں • سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ کسی نئے فرقے کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ کسی فرقہ میں نہ جو نا خود ایک فرقہ ہے۔

(۲) کیا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اہل سنت و جماعت نہ تھے۔ کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے سنی ہونے پر فخر نہیں فرماتے تھے؟ کیا حضرت پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین گیلانی اہل سنت و جماعت نہیں؟ جبکہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی شیعہ تھے۔ نیز یہ کہ اسماعیل، جو ہرہ اور قادیانی بھی خود کو اسلامی فرقے ہی میں تصور کرتے ہیں۔

(۳) جناب پرو فیئر صاحب کیا آپ تقلید کے قائل ہیں؟ اگر مقلد ہیں تو اگر اربعہ میں سے کس کے مقلد ہیں؟ نیز اگر مقلد ہیں تو اجتہاد کا دعوٰی کیا؟ اگر مقلد نہیں تو سید غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور پیر سید صاحب قیام مقلد ہیں لہذا ایک غیر مقلد کی ایک مقلد سے بیعت کا کیا معنی؟

(۴) حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "وَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى فُزْتُ قَطْباً اتَّخَذَ عِلْمُ يَاجُودُ انْهَوْلَ سَ اجْتِهَادُ كَيْدُونِ فَرِيَا، جبکہ بعیرت و بصارت کے مخزن تھے۔ ہمیں ایسا تو نہیں کہ آپ کا علم غوث اعظم کے علم سے زیادہ ہے؟

(۵) آپ تو بہن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر جھگڑے میں تو سوال یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ علیہ نے جن عبارات کو کفر قرار دیا ہے۔ آپ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

(۶) شمار انیس اہلسنت فیصل آباد حیدر آباد



## آزاد کشمیر :- کتاب "خطرہ کی گھنٹی" میں بعض انکشافات و حوالہ جات اور

پروفیسر طاہر القادری کی فکری آزادی کے بارے میں پڑھ کر انتہائی دکھ ہوا۔ ان سے مسلکی خدشات کی بڑی توقعات وابستہ تھیں مگر بعض اجماعی مسائل سے انحراف اور اسلاف کو ایسی روایات سے اعراض کا معلوم کر کے ساری امیدوں پر پانی پھر گیا، احقر نے جناب پروفیسر صاحب کو بھی خط لکھا ہوا ہے، جس کا اسنو جواب نہیں ملا (صحیح جواب ملے گا بھی نہیں)

(رہنما) محمد رفیع معطفوی حفظہ اللہ رحمہم دارالعلوم خدیہ نظامیہ میرپور۔

## گھر کا شریف :- رہنمہ پہلے تو پروفیسر صاحب کی بہت نفرتیں کیا کرتا

فقد کیست شدہ تغاریر سماعت کیا کرتا تھا گویا کہ پروفیسر صاحب کا بڑا معتقد تھا، لیکن جس وقت مجھے دیت کے مسئلہ کی خبر پہنچی کہ پروفیسر نے اجماع سے عمامہ و خلفاء و ائمہ اور دینی مخالفت کی تو اس کی وجہ سے جو محبت و الفت میرے دل میں تھی وہ اس طرح نکل گئی کہ جس طرح بھی دشمن کو درد دے نکالا جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص اجماع صحابہ و ائمہ و ارجحہ کی مخالفت کرے وہ گمراہ اور بدعتی ہے۔ علاوہ انہیں جب میں نے پروفیسر کی یہ بات سنی کہ میری محفل میں تمام لوگ آتے ہیں احمدیہ و شیعہ وغیرہ اور میں ان کی دعوتوں میں جا سکتا ہوں، تو اس سے جس دل میں سے متنفر ہو گیا اس نے کہ رب تعالیٰ اور اس کے حبیب و درجہاں کے طبیب نے بغیر مذہب کی مجلس میں جلنے سے سخت ممانعت فرمائی ہے۔ جو قرآن اور احادیث

دغیرہ میں واضح ہے۔ درمیانزادہ سید علی عابد شاہ بھلہ گھر کا شریف خلیفہ گجرات

## مولانا عبد السلام بنیادی :- جمعیت علماء

پاکستان کے ایک اجلاس کے دوران • اکابرینِ جمعیت کے مابین پروفیسر طاہر القادری کے خیالات و افکار پر گفتگو ہوئی۔ ارکان نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ پروفیسر طاہر القادری کے خیالات و افکار ارکان کے بقول مسلک اہل حق سے مطابقت نہیں رکھتے • مولانا عبد السلام بنیادی نے کہا کہ وہ پروفیسر طاہر القادری کی کتابیں دیکھنے کے بعد ان کے خیالات سے باخبر ہو گئے ہیں لہذا وہ آئندہ

اورہ منہاج القرآن کے سنی پر قطعاً نہیں جائیں گے • جمعیت کے اس اجلاس میں مولانا شاہ احمد نورانی •

مولانا عبد السلام بنیادی اور دیگر برکات احمدیہان خصوصاً تھے • (جنگ لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء)

اجماع :- طاہر القادری وغیرہ منکرینِ اجماع کے نظریہ کے رد میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام تابعین

تبع تابعین اور اولیاء و صلحاء ائمہ کی اتباع .... تو مسل منہاج خلافت ہے • ہر مسئلہ میں اجماع اہل سنت

اور ثقہ اہل امت کے اجماعی فیصلے کی بغیر مشروط طاعت • اتحاد بین المسلمین کا یہ مطلب نہیں کہ اجماع یا ضمیمہ

کی گرفت کو نہیں ڈھبلا کر دیا جائے بلکہ کوشش یہ کرنی چاہیے کہ ہاضمی کے اجماع کی روشنی میں ائمہ کے

اجماع و اجتہاد کو ختم کیا جائے • قرآن پاک سورۃ نساء آیت ۵۹ میں سنی ائمہ و تابعین سے انحراف کو

دین میں افتراق و انتشار کا نام دیا گیا ہے اور اہل ایمان کی سبقت دینے کے فیصلے کو محفوظ سمجھا گیا ہے • (مخالف اتحاد بین المسلمین ص ۷۷-۷۸)

# تقدس ضویت حضرت مولانا مفتی تقدس علی خاں (علیہ الرحمۃ) صاحب بریلوی

حسے رہے ہیں اندر دوسری جگہ ان کو علی التحقیق مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں۔

آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخہ لڑکوں ہیں اور ان مکاتبت فکر کی جی نشان دہی کریں جو آپ کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی ہیں یا نہیں؟

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقوید القرآن عیارات میں لکھا کہ عیسایہ قوم کا چودہوی

اور کاشاؤن کا زہد اور سوان معنوں کے ہر تفسیر میں امت کا سرکار ہے یعنی انسان آپس میں سب جھل میں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا چھائی لڑکھا کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے شان کے آگے

چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے مولوی قاسم نانوتوی "تحدیر الناس" میں لکھتے ہیں، اگر بالفرض بعد زمانہ

نبوی بھی کوئی نبی پیدا نہ تو پھر بھی غلبت محمدی میں کچھ فرق نہ کرنے کا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی بھی پیدا

جائے۔ مولوی فیصل احمد نے بڑا ہی قاطعہ میں لکھا ہے کہ "الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم غیبی زمین کا فخر عالم کو خلاف نفوس

قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟"

مولوی اشرف علی نے تحفۃ الایمان میں لکھا، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی

رہن برد غیر صاحب سے اپنے آیات خط میں جواب علی کی سختی اور برد غیر صاحب نے اس کا مفصل جواب "شانہ کر کے اپنی جھگڑا پیش کرنے کی کوشش کی تھی مگر حضرت مفتی صاحب نے اپنے استغفال سے کچھ عرصہ قبل برد غیر صاحب کے جواب کو مزید کر کے ہوئے اس پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور برد غیر صاحب کا جواب "جواب لکھ کر برد غیر صاحب کو لاجواب کر کے دنیا سے رخصت ہوئے، آپ کا وہ نامہ بھی جواب لاجواب" درج ذیل ہے۔

"برد غیر طاہر القادری صاحب! السلام علیکم! آپ کا تفسیری خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں مرین طیبین اور بغداد شریف کی ماضری کے لئے پیرکاب تھا وہاں سے تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپ کے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ آپ کے اس جواب سے تو متعلقین کے خدشات اور پچھتہ ہو رہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہیے۔ یہ وسیعہ الظرفی اور پچھتہ عمل کی علامت ہے۔ صرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے قوتوں کے جنم کیا ہے۔

دوسری نگہی نہ آپ کی ذہانت اور متبادرت کی بڑی خوشی ہوئی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ سنکر تھے اس خط میں آپ ایک مقام پر گستاخانہ رسدوں کے متعلق کفر و ارتداد کا فتویٰ

کیا تھیں ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جینہ حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی مرتبہ کتاب ”صراطِ مستقیم“ میں لکھا ہے کہ غانا میں یہ اور اس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالت مآب ہوں کہتے ہی درجوں اپنے پیلے اور گدھے کے قصور میں ڈوب جیسے سے بدتر ہے۔

ترجمہ فاضل: اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہتا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا، غلیظہ اول کی خلافت کو غلط تصور کرنا، صحابہ کرام خصوصاً شیعیین پر سب و شتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟ آپ جس اختلاف کو زید و علی اور محولی سمجھ رہے ہیں خدا اس کی نوعیت اور نتیجہ کو دیکھیں جو بابت کفر و ارتداد تک پہنچائے وہ محولی نہیں ہو سکتی، آپ نے غلط فہمی پیدا کرنے والی عبارت کو اس کتاب سے نکلوانے کا وعدہ کیا اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر رسالہ ”دید و شنید“ کے غیر ذمہ دار عمایہوں پر آپ نے کیا قدم اٹھایا اور ان کے متعلق کو نسی خانوئی چارہ جودئی کی صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ کے انٹرویوز اور تقاریر اگر اچھی غلط رنگ سے چھپ جاتی ہیں تو قوری طور اس کے متعلق تردید ہی بیان دیا کریں اسی طرح نامکرمہ گناہ اور عوام و خواص کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

فرقہ وادیت :- آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

میرے فرقہ سے تو اللہ جل شانہ آپ کو پہلے کیا اچھے فرقے سے بھی آپ کو نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے۔ ارشاد کریم ہے کہ: ”تفندق الامۃ علی ثلاث و سبعین صلوٰۃ کلمۃ فی الناس الامۃ تراحدۃ“ کسی موجود کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی ہے ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان میں متخالف فرقہ بندی ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ انسانی امت کا سبب بنانا اس کی وجہ سے فساد ہٹا اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف، اختلافِ احقر رحمتہ کا مظہر ہے آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی فرقہ بندی کو تحسین قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے کہ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ سمجھئے کہ اس کی مثالی شریعت میں حنفیت، شافعییت، مالکییت اور حنبلیت ہے اور طریقت میں قادریت، چشتیت، نقشبندیت اور سہروردیت ہے یہ ذریعہ اختلافات کہلاتے ہیں ان کی وجہ سے نہ کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ایک دوسرے کو گمراہ سمجھتا ہے اور نہ ہی اس کے متعلق کسی مسلمان کے ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔

اصل فرقہ بندی :- عقائد میں اختلاف اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور خصوصاً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام خصوصاً خلفائے اربعین

طرف سے فائدے جڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام  
 ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ اسے دیوبندی اپنے عقائد  
 کی اساس قرار دیتے ہیں۔ خداوی رشیدیہ میں یہ  
 کہ ”تقویۃ الایمان“ نہایت عمدہ کتاب ہے، مولوی  
 مودودی نے اپنی کتاب ”تجدید دینیات“ میں  
 مولوی اسماعیل کو تہذیب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے  
 ”تقویۃ الایمان“ اور اس کے مصنف کی تعریف و  
 توصیف کرنے والے سب اسی فرقے کے نمائندے ہیں  
 غیر مقلد دیوبندی اور مودودی اسی دیوبندیت کی  
 مختلف شاخیں ہیں انہوں نے دیوبندیت کے بنیام  
 ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل رکھے ہیں مگر عقیدے  
 وہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں :- فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی  
 ہے جس نے اسٹمسک کو گرد ہوں میں تقسیم کر دیا  
 اور ان کا اتحاد بارہ بارہ کر دیا۔ اسی فرقہ بندی کو  
 ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قابل مذمت  
 قرار دیتا ہے۔ آپ اپنی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ“  
 لکھ کر ممکن ہے کہ میں فرقہ بندی کا تذکرہ کر رہا ہوں کہتے  
 ہیں • حقہ • فرقہ پرستی کی تلنگانوں میں بھٹتے  
 دے نا عاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بخدا  
 کی تار پخت بھرنا کہ منظر پیش کر رہی ہے • اسی صفحہ  
 پر ہے وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک کے گرد  
 گھومتی تھی جبکہ خلیفہ کا بیٹا ابو بکر سنی عقائد کا  
 نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست و پیر میان تھے  
 • صفحہ ۲۸ پھر جو تیار ہو گی اس میں نہ کوئی  
 بریلوی نہ کسی کے گاند دیوبندی نہ کوئی اہل حدیث  
 اور نہ کوئی شیعہ •

اور ائمہ مجتہدین کی توہین و تنقیص کی وجہ سے  
 پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمیعت کو  
 منتشر کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے  
 جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا۔ جبرائیل ابن  
 کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی  
 پہنچانے میں غلطی کی تھی۔ خلفاء ثلاثہ فاض طور  
 پر شیعیں کو سب و شتم کرنا اور ان پر تبرک کرنا  
 اپنا شعار بنایا پڑا ہے۔ مزید ان کے عقائد  
 کی تفصیل ان کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے •  
**فرقہ و ہابہ :-** سب سے زیادہ تفریق  
 کی جمیعت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ و ہابہ ہے جو کہ  
 بعد میں دیوبندیت کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی  
 اطلاع پہلے سے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے  
 کی جگہ بھی بیان فرمادی تھی • ”حناک الزلازل  
 و الغسق و بھا یطلع قمر الشیطن“ چنانچہ اس  
 فرمان کے مطابق اس عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا  
 اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد تو یہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو کافر و مشرک  
 کہنے پر رکھی۔ اس نے جو کتاب بنائیں کتاب التوحید  
 کہی تھی اس میں کفر و شرک کی اتنی بھرمار ہے کہ آج  
 دنیا میں شاید ہی کوئی مسلمان ان کے اس حکم شریک  
 گزرتے۔ بچا ہوا ان کے متعلق خداوی رشیدیہ میں لکھا  
 ”ابو عبد الوہاب کے مقتدیوں کو دہائی کہتے ہیں ان  
 کے عقائد گندھے تھے • ہندوستان میں دیوبند کے معلم  
 اہل مولوی اسماعیل دہادی جے کو گئے اور وہ کتاب التوحید  
 دہلی سے آئے۔ اکثر جگہ بعینہ اس کا ترجمہ کر کے اور اپنی

# مفتی قاری محبوب خان بریلوی کراچی

آپ نے پروفیسر طاہر القادری کے رد میں دو کتابیں لکھی ہیں • ”فقہ طاہری کی حقیقت“ اور • ”علی گزشت پر وفیسر ان دونوں کتابوں میں تفصیل کے ساتھ فقہ طاہری و پروفیسری مسلک کا رد کیا ہے اور آخر میں بدین الفاظ اتمام حجت فرمائی ہے کہ • ”پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام گناہ اور بعض بدعت و منکرات اور بعض کلمات کفر و لعنہ باللہ تعالیٰ احد قائل مذکورہ حکم شرع قاضی و ناظر بدعتی غامض رکب کیا ہو گراہ غلام اس قدر بر تو اعلیٰ درجہ کا یقین • اس کے علاوہ اس پر حکم کفر و ارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا راستہ مسدود ہے ایک ہی راہ ہے جس کو اختیار کر کے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں • مفتی دل سے توبہ کریں اور بالا اعلان توبہ کریں اور اس کو شائع کریں اور تجدید نکاح و تجدید بیعت کریں اور آئندہ سچ بگو کر لکھا کریں اگر فیروز محبوب رضا قادری رضوی مصطفوی سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

تالیف: فیروز اس کی نایاب کتاب ہے اور نصیحت کرنا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری مذہب حق مذہب اہل سنت سے خارج ہے اور گمراہ بد مذہب ہے اس نے راہ مسلمین سے ہٹ کر انکس اپنا نیا مذہب بنانے کی سعی کی ہے اور اس نے دیوبندیوں و اہل پیور شیعہ و اہل بیہودہ و دینوں کی کچھ غلط باتیں اور اس کو پہنچانے کے مل سے اعظم حضرت رضی اللہ عنہ کے مسلک سے انحراف کیا ہے مولیٰ عمر و جلال مسلمانوں کو اس سے فتنے سے محفوظ رکھے آمین اگر فیروز صاحب کا ردی رضوی مصطفوی غفرلہ اہل حق و اہل حق شیعہ و دیوبندیوں

بریلویت :- صفحہ ۱۱ ”بریلویت“ دیوبند

الجمہوریت، شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی اسی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حقیقت و شافیت اور قادیانیت و حقیقت وغیرہ کو آپ نے بھی فرقہ بندی میں شمار نہیں کیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہیں قابل مذمت فرقوں میں آپ نے بریلویت کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ بریلویوں کے متعلق ایسی باتوں کی نشا تہی کر سکتے ہیں کہ جن کی بناء پر آپ نے ان کو بھی گستاخ اور بد عقیدہ فرقوں میں شمار کیا ہے یہ افہوس ناک بات ہے۔ بریلوی مسلک :- واضح ہو کہ بریلویت کسی مذہب کا نام نہیں ہے جو اس سے کسی کو وحشت ہونے لگے یہ ایک مرکز دعائی و علمی کی نسبت ہے جس نے دایمیت کے فتنہ کا پردہ چاک کیا اور مقام نبی و ولی کا تحفظ و دفاع کیا۔

مفتی اور متکبر کے درمیان اعتبار کی خاطر متعلقین نے اپنا تقارن مرکز علمی کی نسبت سے کروانا شروع کیا اور بریلوی کہلائے ورنہ ان کے عقائد ہی ہیں جو سلف صالحین کے تھے اور یہ قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں آپ کے بقول۔ مسلک اہل سنت ہرگز فرقہ نہیں ہے اور امت مسلمہ کا سوا احد اعظم ایسے ہی بریلوی مسلک بھی امت ناجیہ کا سوا احد اعظم ہے۔ اور اسے وقتی قیادت کی ضرورت کے پیش نظر بریلوی کہا جاتا ہے۔ فقط

(غیر نقہ سس علی قادری رضوی بریلی  
شیخہ الجوامع جامعہ راشدہ پیر گڑھ فیروز پور سندھ)

# طاہر القادری اور اُسکے والد حقائق کی کسوٹی پر

(مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد کا متفقہ فتویٰ)

المجنوب وهو متوكل على الحق والمصنوب -

یہاں مسلمانوں پر لازم ہے کہ • سنت و جماعت کی پیروی کریں • اور اہل بدعت (دوافع و خوارج) سے بچیں •  
• نہ ان کی تقلید و تقلید میں نہ ان کے قریب جائیں نہ انہیں اپنے قریب لائیں نہ انہیں سلام کریں • نہ ان کے جلسوں میں جائیں نہ انہیں اپنے جلسوں میں بلائیں • نہ عید مسرور کے موقعوں پر انہیں مبارک دیں • ان کی ہار جکار نہ پڑھیں ان کے لئے رحم کی دعا نہ کریں بلکہ ان سے دور رہیں اور انہیں دور رکھیں • اور انہیں اللہ کی دشمن جانیں •  
ان کے مذہب کے غلط ہونے کی بلیک ریکیں • اور ان سب باتوں کو بڑے ثواب اور بڑے اجر کے حصول کا ذریعہ جانیں • غیبت العلما بیہی مصری جینے •

عبارت مذکورہ میں جو چیز مسلمانوں پر لازم فرمائی گئی ہے اس کی ظاہر القادری نے انتہا پسندی سے تفسیر کیا ہے • اور اس کی منظر پھانسی بتائی ہے • جب کہ اس شخص پر کہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم و تکریم کو انتہا پڑا باغی ہو کر خود کو قادری سمجھنے سے نہیں شرماتا • کیا یہ منافقت نہیں کی یہ دھوکہ نہیں کیا یہ جھوٹ نہیں ؟

والد کی جھوٹی کہانی • ظاہر القادری نے کہا ہے کہ "علوم و نیب میں ان کے اجداد کے استاد ہیں مولانا سرور احمد صاحب علیہ الرحمۃ اور مولانا ابوالبرکات رحمت اللہ علیہ بھی شاعریں • میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی میں علامہ سید احمد سعید لکھی شاد رحمت اللہ علیہ

کی سرائفاری نے جب سب سے پہلے ٹک کر کہا کہانی اور عہدہ کی دین کے منہ میں اجماع امت کی مخالفت کی اور غلط فہمی کے بھیسنے کے باوجود رجوع نہ کیا • بلکہ اگر مجتہدین کو اپنا رفیق گردانا اور اپنے اس غلط خیال کو قرآنی حدیث کے مطابق ثابت کرنے کے لئے "موسے وقت" کے کسی کالم لائے گئے تو ہم نے اسی وقت انہیں لیا تھا • کہ یہ شخص خطرناک حد تک بہک جائے تو اہل امت مسلمہ اصل اللہ تعالیٰ علی نبیہا وعلیٰ آلہہ وسلم نے ایسا نہیں کیا • مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میرا امت کے لئے سب سے زیادہ خطرناک چرب زبانی منافق ہے" • (الجامعۃ الصغیرہ ص ۱۰۰)

ظاہر القادری اب باطل بہک چکا ہے اور اس کی چرب زبانی نے اسے گمراہی کے عمیق ترین گڑھے میں گرا دیا ہے • اور اس کا اندرونی خجست کھل کر باہر آ گیا ہے • اب یہ فریب خوردہ شیعوں کو ان کے اہل بیت سے بائیں سے تنقید کرنے کے لئے ان کے اسرار ظاہر کر رہا ہے • خراب و بھج رہا ہے • تاکہ نہ علامہ حق رہیں نہ فریب خوردہ شیعی عوام ان کے جال سے نکل سکیں • ظاہر القادری لا خود کو قادری کہتا بھی خطرناک دھوکہ ہے کیونکہ قادری کہلا مارا غوث اعظم مسند سرور القادری جیلانی رضی اللہ عنہ کی غلامی کو غاہر کرنا ہے • مگر یہ شخص آپ کو غلام نہیں سمجھتا آپ فرماتے ہیں • ہدایات غوث اعظم - لعلی الثوریو انتابنا الشیخ و الخلیف

کی شخصیت کو چھوڑ کر پاکستان کے اندر اس جیسا استدلال  
استنباط اور استخراج نہیں دیکھی۔ جتنا خدا نے ان (دائرہ لکھی)  
کو عطا فرمایا تھا، مرقیہ ڈائجسٹ، پیریل ۱۹۹۸ء  
جواب اس عبارت کے ذریعہ طالع قادری نے • استاذ  
الکرام محدث، غلام مولانا محمد سردار صاحب • سبب الحکم  
مولانا: علامہ ابوالبرکات شاہ صاحب مفتی اعظم پاکستان ہی نہ تھے  
اسلام کی شانی میں جہاں سخت محنت تھی کہ ہے۔ ذہن کو  
جھوٹ بھی بوسے ہیں۔ کیونکہ ان پر درویشوں کے علم و فضل  
کے سامنے جو اکثر فرید الدین مرحوم (والدہ بابر عطاء قادری)  
بالکل ناظم دکھائی دیتے تھے ان پر دو علم و فضل کے سزاوار  
سے اپنے باپ کے علم کو بڑھانا بہت بڑا جھوٹ ہے۔

جس پر جامعہ ضویہ کے ذمہ دارین گواہ ہیں • جن سے  
ڈاکٹر فرید الدین مرحوم استفادہ کیا کرتے، عربی عبارت  
کے اعراب معلوم کیا کرتے اور فقہی حرمینات دریافت کیا  
کرتے تھے • ان میں یہ فقیر بھی شامل سببہ اور مولانا  
مفتی محمد امین صاحب بھی اور حضرت مولانا محمد عبد القادر  
(علیہ الرحمۃ) وغیرہ بھی • ڈاکٹر فرید الدین جب چار سے  
پاس مسائل کی تحقیق کئے آتے تو ہمیں بہت خوشی ہوتی  
تھی کہ ایک دارحی مشاوری مسائل کی جستجو کر رہا ہے۔ سبب  
پر ہاں باپ کی اطاعت بھی لازم تھی اور تعریف و تحسین  
بھی • لیکن تعریف و تحسین میں غلط بیانی اور ہر گز کی  
تواہن درست نہیں • محدث اعظم پاکستان مفتی اعظم  
پاکستان اور غزنی مآثران (مدرسہ امجدیہ) کے بزرگ و زواید  
پاک ہند میں ایسے موجود تھے اور موجود ہیں جن کے سامنے  
ڈاکٹر صاحب مرحوم صرف غلطی کی حیثیت رکھتے تھے  
• مولانا محمد عبداللہ صاحب تقویٰ نے • مولانا مفتی غلام سرور  
• صاحب لاہور نے • مولانا الحاج الاولاد و محمد صادق صاحب

گو جہانوالہ دین انہیں مذکورہ ائمہ حضرات کے شاگرد ہیں  
مگر طاہر القادری کی سب سے اپنے والد مرحوم کے ان کی گریہ راہ کو  
بھی نہیں پہنچ سکتے۔ واقعہ ایک بڑے اور ڈاکٹر  
فرید الدین مرحوم بامد تعلیم تھے سالہ جلسہ میں حاضر تھے  
لکھے کسی نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب اور ایک حیوانات پر لکھی  
علم کو جاننا چاہتے ہیں • میں نے صاحب شفی الاولاد کی غلطی  
باقی رسول اللہ حدیث پر ذکر ڈاکٹر صاحب کے میں لکھا  
کہ ہے کیا اور ثابت کیا کہ کتاب و سنت میں اور ایک حیوانات  
پر علم کا اخلاق موجود ہے • ڈاکٹر صاحب نے میری تقریر سن کر  
مگر مجھے گفتگو کرنے پر آمادہ نہ ہوئے • بعض حضرات نے  
گفتگو کرنے پر اعتراض کیا تو بھاگے • میں غایت کچھ کر جا رہی  
جلدی شریعت ہے گئے۔

دارحی سے گریز • ایک بار ان سے عرض کی گئی کہ  
آپ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں • مگر آپ خود دارحی  
نہیں رکھتے • تو بڑے اگر میں دارحی رکھوں تو مولوی بن  
جاؤں گا • پھر بابر لوگ مجھ سے متعلق نہ ہو سکیں گے • ان  
کو خیال تھا کہ لوگ ان کے پاس دوائی لینے اس لئے آئے  
ہیں کہ وہ دارحی مند ہے ہیں اگر دارحی رکھ لیں گے •  
تو لوگ دوائی لین چھوڑ دیں گے • دماغ احمق ہلا کہ یہ  
خیال بالکل غلط ہے • اور یہ جواب حد درجہ عجیب  
اور اس دعویٰ کے منافی ہے جو دعویٰ طاہر القادری نے اپنے  
باپ کے علم اور روحانی نسبت کی بابت کیا ہے • اگر انہیں  
مسئلہ عالمی فائبر سے پتہ نہ سمجھ حاصل ہوتی اور مولانا  
حدیث و فقہ و تقویٰ کی تفسیر بھی کی جوتی تو ایسا یہود  
جواب دینے سے شرم و ہشمت آجروںات لفظوں میں اپنی  
فصلی کم اعتراض کہہ کے تاب ہوئے اور بال بال کو گستاخ  
تسمیہ کرتے • جیسا کہ کسی نے کہا ہے •

اور ریش منہ میں ہے صفائی روح  
گنہگار بال بال ہوتا ہے

یہ جو ہر آدمی کا کٹر صاحب ہے علی بن محمد بن ہر  
میں اظہار ہر القاری کہ یہ جھوٹ بیزاروں جھوٹوں کے  
بر ہے۔ دوسرا جھوٹ ظاہر القاری نے کہ  
ہے کہ ایک بڑے اہم مسئلے پر قبضہ کلمی شاہ صاحب کو  
قبضہ اباجی کے ایمین علی اختلاف تھا اس مسئلہ پر قبضہ  
کلمی شاہ صاحب اور خالد صاحب قبضہ کے درمیان  
دو دفعہ حافی جھگڑے لگے ہوئے قبضہ خالد صاحب نے  
اپنے موقف کے حق میں بیسیوں کتابوں کے حوالہ دیا  
جب امت اور مقابلہ کلمی شاہ صاحب کے سامنے رکھے اور  
ان پر بحث کی خالد صاحب جو دینا دینا عبادت پیش کرتے  
قبضہ کلمی شاہ صاحب فرماتے میری نظر سے نہیں گزرتا  
آج اسے چلی غارت میں محدث اعظم پاکستان اور مفتی  
اعظم پاکستان سے اپنے وہ جو جرح کران کی گستاخی  
کی تھی اور اس عبادت میں غزالی زانی علیہ الرحمۃ سے  
جرح کران کی بھی گستاخی کر ڈالی ہے جس متکبر کے  
دل کو ہرگز ان کے بغض اور بے دردیوں کی حبس نے کالا  
کر دیا ہو وہ کسی کو معاف نہیں کرتا قبضہ کلمی شاہ صاحب  
علیہ الرحمۃ جیسے پیکر عالم فاضل سے کسی مسئلہ میں اختلاف  
کر کے ان کے حضور ائمہ فرید الدین جیسے آدمی کا دو  
اڑھائی گھنٹے تک صرف بیٹھنا ہی ممکن نہیں ان سے بحث  
کرنا تو بڑی دھڑکی ہوتا ہے۔

مجدد اس خیال است دول است و جب  
کیا تاجر القاری میں بہت ہے کہ ان بیسیوں کتابوں کے  
اہم بتائے جو علماء کلمی صاحب کی نظر سے نہیں گزری  
تھیں اور اگر ایسی کتب کے نام نہ بتائیں اور ہرگز نہ بتا

کیس گئے تو انہیں چاہیے کہ اس جھوٹ سے جو بیسیوں  
جھوٹوں کے برابر ہے۔ علی الاعلان توہم کریں اور اس سے  
جھوٹ جیسے دوسرے گنہگاروں سے احتراز کریں اور صحیح دینے  
کا عزم با لید کریں۔ تیسرا جھوٹ حافی القاری نے  
کہا ہے کہ خالد صاحب کو سعدی القاری حضرت باہر  
علیہ الرحمۃ کی بیداری میں زیدت ہوئی • • • • • عشق میں انہیں  
ایک ابدال نے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا وکتور کہہ  
کر پکارا پھر اس ابدال کی مہذبہ فیہ میں تراویح کے دوران  
زیارت ہوئی • • • • • سیدنا حضرت علی شیر خدا کی روح  
مہرگ ایک نور بن کر چمکی انہوں نے بیداری کے عالم  
میں خالد صاحب کو اپنی زیارت کروائی اور پھر مہرگ مہربان  
پاک پہنچا دیا • • • • • تجھے بیان میاں حلاج محمد نے فرمایا •  
• • • • • ہم تمہارے والد کی بڑے بڑے دیواری کی بس میں  
دیکھتے ہیں یہ کہ اپنی کچھ لوں میں حاضر ہوتے ہیں •  
• • • • • اباجی اختلاف میں سنتے کہ چھپیسوں شب رمضان  
حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا خیر الدین  
اشہد آج علیہ القدر ہے۔ آج ہر جگہ پچاس منٹ  
پر وہ مبارک گھڑی ہے کہ کوئی ڈائجسٹ نہیں لکھتا  
جو اسے یہ سب باتیں فی نفسہ ملتی ہیں۔ لیکن  
ڈائجسٹ فرید الدین مرحوم کے ساتھ اگر ان میں سے کوئی  
ایک واقعہ پیش لایا تو قرآن کا دل فی الغیر جملہ احکام  
اور دو سنت مسئلہ حسن اللہ علیہ وسلم کے مطابق  
دار میں رکھنے کا عزم بالجموع فرمائیے اور سال با سال  
تک سنت رسول اللہ کے قائل کرنے کا جو جرم عقیدہ کر  
لیے اس پر اتنے نام ہوتے کہ ان کے کہنے آسودہ  
ستہ تر ہو جاتے اور نام واپس رو کر اس نگاہ کی  
صفائی ہائے • • • • • سنا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے اخیر



زبانے ہیں وارثی رکھ لی تھی گنہگار کے معاف  
 یکمشت نہ ہو سکی کہ دولت ہو گئے سنا پڑ وانا امیر ایوان  
 یہ جو تھا جھوٹ "بھری عمارت سے تو سر شغاعت  
 وغیرہ ممالی پروا صاحب نے مناظر بے سکے ہر  
 روز بادشاہ بھری مجلس میں اعلان کرتا۔ اسے علاء عرب  
 تم بارگئے۔ اور خود فرید الدین تم جیت گئے (اور لوگوں  
 جو اسے - بھری دیوار مذہب سے امر جھوٹا ہے اس  
 نے ان سے جب کبھی کسی مٹی عالم نے مناظر کیا۔ تو  
 بچیوں نے شکست کی گئی اس لئے بتا علم کی گھر  
 فرید الدین کو اللہ تبار نے دیا تھا اسنے علم عالم بچوں  
 کو شکست تو دے سکتا ہے۔ مگر عالم افغانی کی گھڑی پرانی  
 کہا فی ساری کی ساری جھوٹی ہے کیونکہ اگر بادشاہ نے ہر  
 روز دہریوں کی شکست کا اعلان کیا ہوتا تو سارا سودی مشا  
 واد بیت کے ناپاک جراثیم سے پاک ہو گیا ہوتا اور سر  
 گمراہ قلاب حضرت سے بچتا نظر آتا۔ مگر ایسے ہوا  
 نہیں۔ بلکہ لوگ! بیت میں پیسے سے زیادہ پیسہ پو  
 گئے۔ کہ ہر سال کروڑ ہا ریاں واپس دے دیتے تھے کی تیغ  
 کے لئے پاک و ہند میں فزع کر رہے ہیں اور بارگاہ  
 رسالت کتب صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کا تعداد دن  
 بہ دن بڑھا رہا ہے اور قیامت کے آثار نمایاں طور پر  
 دکھائی دے رہے ہیں۔ کہ مسیح کو مومن ہوں گے۔ شاہ  
 کا فر ہو جائیں گے۔ شام کو زون ہونے۔ صبح کو کا فر ہو جائیگے۔  
**منفقہ فتویٰ**  
 امام القادی کی بابت اس کی تحریر  
 نظر رکھیں جتنی فقہ پر مستند  
 فتویٰ دیا جاتا ہے کہ۔ یہ شخص اگر پہلے سنی تھا تو اب  
 سنی نہیں رہا۔ اگر پہلے شافعی تھا تو اب شافعی نہیں  
 رہا۔ اگر پہلے حنفی تھا تو اب حنفی نہیں رہا۔  
 اگر پہلے مالکی تھا تو اب مالکی نہیں رہا۔

محبوب تھا تو اب محبت نہیں رہا۔ دشمن بن چکا ہے۔  
 اس کی اقتدار میں ناز پر حق مانع ہے۔ اس کے  
 منہاج انصرانی میں بچوں کو تعلیم دینا خطرناک ہے۔  
 اس کی تقریر و وعظ سنا نہیں ہے۔  
**کیونکہ** سنی ہونے کے لئے صرف میلاد و مہراج  
 کی محافل میں شریک ہونا اور اعوام و فخر خواتین کو جائز  
 سمجھنا کافی نہیں بلکہ نام فلاح حق کا ماننا بھی ضروری ہے  
 اور گستاخان باجواد رسالت و گستاخان باجواد خداوند  
 گستاخان باجواد اہلبیت سے متفق ہونا بھی ضروری ہے۔  
 سیدنا عید اذان عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔  
 "اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دوستوں  
 سے دوستی رکھو ایمان کے دشمنوں سے دشمنی کرو کیونکہ  
 اس کے ابراہیم اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس  
 کے بغیر کوئی آدمی لہجہ ایمانی نہیں پائے گا۔ اگرچہ اس  
 کی ناپائیدار ہوں اور روئے سے بھی اکثر اہل علم و  
 ظاہر القادی چونکہ تمام بے دینوں سے خارجیوں و منافقین  
 سے شاپر رسالت و شان ولایت کے دشمنوں اور یہ غریب  
 سے محبت کرتا ہے۔ انہیں اپنی چاہت میں شامل کرتا ہے  
 شیعوں و سنیوں میں فرقہ فیر کرتا اس لئے یہ اللہ کی  
 دوستی سے محروم ہے اور لڑتے ایمان سے بھی نا آشنا  
 مذہب اہلبیت و جماعت سے فاجع ہے اور سنیوں  
 کا مخالف ہے؟ (مولانا فاضل) ابوالہبان محمد اسحاق  
 قادری رضوی مدرسہ مرکزی جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد  
 تصدیق حدیثیں۔ (شیخ الحدیث) غلام رسول بھٹوی  
 (منفق) غلام رسول بھٹوی۔ عبد الباقی۔ ابرو صالح محمد  
 اللہ بخش۔ محمد نظام الدین۔ محمد سعید نقوی۔ قادیان  
 مدرسہ مرکزی دارالعلوم اعلیٰ فیض آباد

# شرح مشکوٰۃ مفسر قرآن مفتی احمد یار خان اہلبیت اجماع

تحت فرمایا: "مسلمانوں کا اجماع برحق ہے جس پر  
سارے علماء و اولیاء متفق ہو جائیں۔ وہ ایسی ہی  
لازم العمل ہے۔ جیسے قرآن کی آیت۔ اس حدیث کی  
تائید اس آیت سے ہے۔

فَبَشِّرْهُ بِمَا كُنْتَ لَمْ يُغْنِ عَنْكَ... اجماع امت  
کا حجت جو نابہ بھی سنت کی خصوصیت ہے۔۔۔

● حدیث ابوعبید اشوار الا عظم کے تحت فرمایا: ہمیشہ وہ  
عقیدے اختیار کرو جو مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ہوں  
یہ حدیث منصوص اور غیر منصوص سارے احکام کو شامل  
ہے۔ آیات و احادیث کے جو معنی مسلمانوں کی بڑی  
جماعت سے سمجھے ہیں وہی حق ہیں۔ آج اگر کوئی نئے  
معنی بتائے تو جھوٹا ہے۔ (مرآت مشکوٰۃ)

● جس نے مسلمانوں کی بڑی جماعت کے خلاف عقیدے  
اختیار کئے۔ تو جماعت تو جنت میں جائے گی اور  
یہ (مخالفت) و مذہب میں یہ حدیث تا قیامت بدعت  
کے نیچے کا جہاد مذہب ہے۔ اگر مسلمان اس پر کار بند  
نہیں تو جھوٹے جہاد کے (کئے گئے) فرستے خود بخود ختم ہو  
جائیں۔ (مرآت مشکوٰۃ)

سوال: حضرت مفتی صاحب مرحوم نے تفسیر نعیمی  
میں لکھا ہے کہ امام اعظم کے پاس عورت مرد پر جو ان  
سب کی دیت یکساں ہے۔ اور اس میں پروردگار  
صاحب کے وقف کی تائید ہے۔ مگر عورت کی آدمی نہیں  
بلکہ پوری دیت ہے۔

جواب: آؤ۔ مفتی صاحب کی تفسیر میں عورت کی

انکہ مسلمان میں پروردگار کے شاہ صاحب ہے جس  
آیت کے تحت اجماع امت کی اہمیت بیان کی ہے۔ اسی  
آیت کے تحت مفسر قرآن علامہ مفتی احمد یار خان غفرلہ  
نے لکھا ہے کہ

● اجماع امت، دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ  
نے مخالفین، مجول اور مخالفت اجماع دونوں کی سزا  
جہنم فرمادی۔ لہذا مخالفت حدیث و واقعہ کا کفر  
قطعی کا کفر ہے۔ کہ وہ اجماع صحابہ کا انکار ہے۔

● تقلید ائمہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ عام مسلمانوں کا  
راستہ ہے۔ تمام اولیاء علیہ محمد بن مفسرین عقائد  
ہوئے۔ ان کی مخالفت کر کے غیر منقاد بننا مسلمانوں  
کا راستہ جھوٹا گرد و مرارہ اختیار کرتا ہے۔ اور  
اس آیت کی وجہ سے سخت داخل ہے۔

● اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جماعت میں رکھے۔

● ہمیشہ فری عقائد نہ کھو۔ جو آج تک عام مسلمانوں  
کے ہیں۔ عام اہل اسلام کے خلاف عقیدہ اختیار  
نہ کرو۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۸۸)

مرآت شرح مشکوٰۃ: میں حدیث فرجی الجماعۃ  
کے تحت فرمایا: "جتنی ہوتے سمجھے دو چیزوں کی  
حضرت ہے محنت کی پیروی اور جماعت مسلمانوں  
کے ساتھ رہنا۔ اسی لئے جماعت مذہب کا نام

اہل سنت و جماعت ہے۔ جماعت سے مراد  
مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے۔ (مرآت مشکوٰۃ ص ۱۸۸)  
● حدیث ابن عباس: لا یجوز لأحد منکم أن یخلف علی منک لیت کے

دیت پوری ہونے کی کوئی تصریح نہیں، صرف استاخر یا  
کہ عورت مرد، کچھ جوان سب کی دیت یکساں ہے،  
اور یکساں کا مطلب عورت کی دینہ پوری ہونا نہیں،  
بلکہ یکساں لازم ہونا ہے۔ کہ عورت کی دیت بھی  
لازم ہے۔ اس کا خون صاف نہیں جاتے گا۔ باقی رہی

مقدار کو وہ بالا جماع عورت کی نصف دیت ہے۔  
اور اجماع کی اہمیت و اجماع پر عمل کے متعلق مفتی  
صاحب کی پر زور تہجیات نفل کی جا چکی ہیں۔ لہذا  
پرو فیسر صاحب کے خلاف اجماع موقوف کی تائید  
میں مفتی صاحب کا حوالہ دینا سراسر سبٹ دھرمی ہے  
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو وہ اجماع پر اس  
قدر ندر دہیں اور دوسری طرف خود اجماع کے خلاف  
قول کریں۔ ثانیاً:- مفتی صاحب نے عورت مرد  
کی یکساں دیت لکھنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس  
عبارت کے ساتھ ہی تفصیل جاننے کے لئے کتب  
خفہ تفسیر کبیر اور تفسیر خازن ملاحظہ کرنے کا حکم فرمایا  
ہے جبکہ ان سب کتب میں عورت کی نصف دیت  
ہی کا ذکر ہے۔ لہذا مفتی صاحب کی ادھوری عبارت  
سے غلط تاثر دینا بالکل ناجائز ہے۔

ثالثاً:- تفسیر نعیمی میں اسی موقع پر مفتی صاحب  
نے ”و مملین فائدہ“ کے تحت فرمایا ہے کہ وہ دیت  
مقتول کے ورثاء کو بطور میراث ملتی ہے! اور چونکہ  
میراث میں عورت کا حصہ مرد سے آدھا ہے لہذا اس  
سے ثابت ہو گیا کہ عورت کی دیت بھی مرد سے نصف ہے  
اور دیت و میراث میں مماثلت ہے۔

سابعاً:- حضرت مفتی صاحب کے استاذ محترم  
صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

نے آیہ مبارکہ فَمِنْ ذٰلِكَ مَسْلَمَةٌ اِلٰی اَصْحَابِکَ تَحْتَ  
لکھا ہے کہ یعنی (دیت) اس (مقتول) کے وارثوں  
کو دی جائے۔ اور وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کریں،  
(رٹ رکھو ۱۰) اس سے بھی دیت کا مثل میراث ہونا  
واضح ہو گیا۔ اندان تمام شواہد سے عورت کی نصف  
دیت کے مسئلہ کی تائید ہو گئی۔ اب ان حقائق کے  
بالکل برعکس مفتی صاحب پر عورت کی پوری دیت کا  
الزام بڑی زیادتی و انصافی کی بات ہے جو کہ صرف  
خود صراطِ مستقیم سے ہٹنا بلکہ بزرگوں کو بھی ناحق  
اپنے ساتھ ملوث کرنے کی نالام کو شش کرنا ہے۔  
وَلَا تَحْسَبُکُمْ اَعْمٰیۃً اَلَا بِاَلَمۡ

خاصاً:- بالفرض تفسیر نعیمی میں اگر عورت کی پوری  
دیت کی تصریح بھی ہوئی (حالانکہ ایسا نہیں ہے) تو پھر  
بھی اجماع اہمت کے بالمقابل وہ جفت نہ ہو سکتی۔  
اور اجماع اہمت ہیں واجب العمل ہوتا جیسا کہ مفتی  
صاحب نے خود اس کی تاکید شدید فرمائی ہے وہ یہ  
بھی عقل و نقل کی روشنی میں یہ کیسے ہو سکتا ہے  
کہ کسی ایک قول کی بنا پر اجماع اہمت کو پس پشت  
ڈال دیا جائے۔ یاں البسا ہو سکتا ہے کہ اجماع کے  
ویش نظر کسی بزرگ کا قول چھوڑ دیا جائے۔ اور اس  
بزرگ کو سہو و نسیان وغیرہ کے غلام کے باعث  
معذور رکھا جائے۔ طحاوی یسینی التحقیق و اللہ علی العزیز

تائید و تصدیق:- ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ  
کو مفسر قرآن حضرت مفتی احمد ریان خان کے صاحبزادے  
مولانا مفتی محمد رضا احمد صاحب زعتر المساجد فی فقیہ  
کے پاس آئے اور انہوں نے فقیہ کی مذکورہ تشریح کی تائید  
کی اور فرمایا کہ تفسیر نعیمی کے آئندہ ایڈیشن کے حاشیہ پر بھی  
اسی وضاحت کر دی جائے گی۔

# پیر محمد کرم شاہ صاحب ازہری اور ان کی تفسیر ضیاء القرآن

توفیق الہی سے فرم ہو جاتا ہے • اور شیطان کے ہاتھ میں محض ایک کھٹونا بن کر رہ جاتا ہے اور وہ جیسے چاہتا ہے اسے تنگی کا ناجی نکالتا ہے •  
(ضیاء القرآن ص ۱۷۷)

صراط مستقیم :- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تفسیر میں پیر صاحب نے لکھا ہے کہ لا جبر لکذا لکن اَفْعَمَتْ حُكْمَهُمْ • ان الفاظ میں راہ حق کی ایسی نشاندہی فرمادی تاکہ نصیب اور خدا سے بلند ہو کر جو اس کا مستثنیٰ ہو۔ وہ اسے پہچان لے فرمایا جن لوگوں پر میں نے اتمام اکرام فرمایا ہے انبیاء و صدیقین شہداء و صالحین جس راستہ پر وہ چل رہے ہیں وہی سیدھا راستہ ہے۔ اب خود سوچ لو کہ کس راہ پر ان نفوس قدسہ کے نقوش یاغیر ضیاء القرآن

خلاصہ یہ تفسیر ضیاء القرآن • و قرطبی کے مذکورہ حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ • مرد کی پرہیزگاری عورت کی دین و نفس ہے جیسا کہ اس کی وضاحت و شہادت بھی نص ہے • رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی طرح اجماع امت کی مخالفت کرنے والا شخص بھی بد نصیب اور شیطان کا کھٹونا ہے • بزرگان دین و اجماع امت کا راستہ ہی صراط مستقیم و راہ حق اور سیدھا راستہ ہے • اور جس بد نصیب نے ان کی پیروی کی بجائے از خود کوئی نیا راستہ اختیار کیا اس نے راہ حق و صراط مستقیم سے ہٹ کر گمراہی کا راستہ اختیار کیا • و العیاذ باللہ تعالیٰ •

عورت کی نصف دین اور اجماع امت کا مسئلہ چونکہ بہت اہم اور قطعی مسئلہ ہے اس لئے دیگر کتب احادیث و تفاسیر و فقہ کی طرح مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں بھی اس پر روشنی ڈالی ہے • یہاں مسئلہ اہل اہلہ کے تحت تفسیر قرطبی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ و دینہ الحیض فسلم ما توارہا بل یحیٰ حق و ان • یعنی ہر زمانہ میں آزاد و مسلمان مرد کی دین سو اونٹ ہے (ضیاء القرآن ص ۱۷۷) اور تفسیر ضیاء القرآن کے مآخذ تفسیر قرطبی میں عورت کی دین کے متعلق پیر بطور خاص لکھا ہے کہ نصف وراثت اور نصف شہادت کی طرح عورت کی دین (نصف بہا) بھی مرد سے نصف ہے اور اس مسئلہ پر علماء امت کا اجماع ہے (مختصر قرطبی ج ۱ ص ۱۷۷) عورت کی نصف دین

منکر اجماع کا حکم :- اور اس پر اجماع امت کی تصریح کے بعد تفسیر ضیاء القرآن میں اجماع کے مخالف و منکر کا حکم بھی بطوری اہمیت و شدت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے • چنانچہ آیہ مبارکہ ذلن یثابون جنتی الو سول من بعدو ما تبشیرنہم اللہ و یثابون عینہ من قبلہم و یثابون کے تحت پیر صاحب نے وضاحت و صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ • اس بد نصیب کا کیا حال ہو گا جنت و توفیق الہی نے جس کی دستگیری چھوڑ دی ہو • اس آیت سے یہ ثابت ہو گا کہ • رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت • اور اجماع امت کی مخالفت سے انسان

# تصویر کا دوسرا رخ

جناب میر محمد کرم شاہ صاحب کا فتویٰ اور خاص فرماں و تفسیر قرآن "عیار القرآن" کا مسئلہ نفع و فساد اور منکر اجماع کے متعلق گفت و مانع بھیج دھرتی کے ہے مگر انہوں کو اس فتویٰ و تفسیر اور حکم شرعی و قرآنی کے مخالف شہر القادی کی دوسری صاحب بطور خاص میر تقی

# پیر صاحب سے استفسار

فرمان رسالت: "وَلَقَدْ جَاءَ أَقْبَمُ عَلَى كَلْبٍ وَتَبْعَيْنِ بَلَدَ كَثْبَةٍ فِي النَّارِ الْآلِهَةِ" واجلہ۔ میں میری اقتہار گروہ میں متفرق ہوئی، جن میں سے بہتر جنہی اور ایک گروہ ناجی و جنتی ہو گا (الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۱۱) حضرت سری حدیث پر میں فرمایا کہ "آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو میرے صحابہ کی شان میں متقیں و کی کرے گی۔ خبردار ان کے ساتھ بھلا پتلا نہ رکھو۔ خبردار ان کے ساتھ رشتہ ناظم نہ کرو۔ خبردار ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ خبردار ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ ان پر لعنت ہو جسکی چہرہ غیثۃ العالیین (رحمۃ اللہ علیہ) انہیں الشفاد میں اس کا بھنا اضافہ ہے کہ ان کے ساتھ مجلس نہ کرو۔ اور اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت سے بڑے محتاط" (شفادہ ص ۱۱۱) لیکن:۔ کیا یہ بارہ مرتبہ الاقرآن کی درمیانی رات

فرماتے ہیں۔ بلکہ ارشادات الہیہ فی مقامات ظاہر و غیر ظاہر میں باقاعدہ اس کی تفسیر دہرائی کرتے ہیں اور توہم دہانے کے باوجود برابر اس کو فرماتے ہیں۔ اگر میری تفسیر صاحب کو پیر صاحب کے فتویٰ و تفسیر قرآنی و فرماں رحمان اور اجماع امت کا کوئی اعتراض و لحاظ نہیں تو کم از کم پیر صاحب کو بتائیت لکھے ہوئے فتویٰ و تفسیر قرآنی کا لحاظ رکھیں فرمایا جائے۔ جیسے انہوں کا اقدام ہے کہ لوگ تفسیر صاحب کی تفسیر کے حوالے ہیں اور خود پیر صاحب علیہ الرحمۃ کی کس سرتی فرمیں اصلاح اجماع کیلئے لکھتے ہیں۔ کچھ جیسے جیسے ان کے اقتدار کا خلاف

اولیٰ و منہاج القرآن کے زیر اہتمام بینار پاکستان لاہور میں منعقدہ کانفرنس میں جس علماء و کوشل کا پیر محمد کرم شاہ صاحب کو چیئر مین بنا کر اقامت مسئلہ کا اتحاد قائم کیا گیا ہے۔ اس میں چار شیخ علماء کوشل کیا گیا ہے۔ بلکہ پیر صاحب سے یہ استفسار ہے کہ کیا جلیل القدر اور آپ کی یہ محکوم کو تحمل مند و بالا و فوقی احادیث و حدیث کی حد تک خلاف و ضدی نہیں؟ اس لئے کہ پہلی حدیث کے مطابق اہمت ۳۷ گروہ میں متفرق ہو گئے۔ محمد نہیں ہو گئے تو آپ حضرات کا اتحاد و اہمت کا فارمولہ اور طاہر القادری کا قاطع فرق و اہیت و داعی اتحاد و اہمت کہلا گیا حدیث یا اس کا انکار و مقابلہ نہیں اور کیا فرمان رسالت کے خلاف کوئی فارمولہ کا سیاق ہو سکتا ہے؟

ثانیاً:۔ دوسری حدیث کے مطابق حضرت علی علیہ السلام نے جب بار بار خبردار فرمایا کہ مخالفین چاہیں عوام کے ساتھ جملہ تعلقات سے منقطع فرمایا ہے۔ تو کیا آپ حضرات کا ایسے لوگوں کو اپنے پروگرام میں شامل کرنا حدیث کی مخالفت نہیں؟ تعجب ہے کہ حدیث کی تو مخالفت کی جائے

عہدہ اس کی صورت میں حضرت علامہ کے ایک بیان میں اس اتحاد کو "اشاعری" قرار دیا ہے۔

میں خود آپ نے صحابہ کو گڑھا بھلائیے اور حضرت دینار کے  
والوں پر بدھیت، پاک سے اللہ طہرک اور سب لوگوں کی  
لعنت نفل کی ہے۔ اور اب خود ان لوگوں کو اتحاد  
مقتبہ مسلمہ میں شامل کر لیا ہے۔ لہذا بتایا جائے کہ  
متقی صحابہ کے مرتکبین اہل لعنت اور اہل لعنت میں  
وجہ اتحاد اور قدر مشترک کونسی ہے؟

سادہ سنا:۔ سیدنا امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ ثانی  
نے کتاب "رد مراءض" اور "المخلصات" امام  
احمد رضا خان یرلیدی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب  
"رد الرضخ" میں روافض کے متعلق جو شرعی  
اکلام بیان فرمائے کیا ان کی موجودگی  
میں آپ کا ان سے اتحاد جائز ہے؟ اور اگر  
آپ کے صحابی روافض ان فتاویٰ سے مستثنیٰ  
ہیں، تو پھر ان دونوں اماموں کی دونوں کتابیں  
جن روافض کے رقبہ میں ہیں اس کی وضاحت فرمائیے  
پیر صاحب:۔ چونکہ آپ کے پروفیسر صاحب کلمہ  
حق کہنے اور کسی دلیل و سوال کا جواب دینے کی  
اہلیت سے محروم ہیں اور انہوں نے اپنے خلاف  
شائع ہونے والی دس مستثنیٰ تصانیف کا بھی کوئی  
جواب نہیں دیا۔ اس لئے آپ کی طرف ان کا ہمنوا  
ہونے اور مخلوط علماء کو نسل کا پیشرو بننے کے  
باعث رجوع کیا گیا ہے۔ خدا را آپ ضرور توجہ  
فرمائیں، اور اس استفسار کی ساری شکوہ کا ترقیب  
جواب تحریر فرما کر اپنی حربی اخلاقی و شرعی اور منہجی  
ذمہ داری سے سبکدوش ہوں نیز گزارش ہے کہ  
آپ کے شیخ طریقت حضرت علامہ خواجہ قاری صاحب بلوچی  
علیہ الرحمۃ نے فاضلین صحابہ کے متعلق جو کتاب اور فتاویٰ تحریر  
فرمائے ہیں ان پر بھی نظر فرمائیں تو بہتر ہے۔

اور جن کے متعلق حدیث کی وحید ہے، ان سے اتحاد  
رہنما یا جائے۔ مثلاً:۔ جب آپ حضرات نے شیعہ  
مرد و دیوبندی دیوبالی مکتبہ فکر سے اتحاد قائم  
کرنے ان سے تعلقات بحال کر رکھے ہیں مادر باپیں حد  
بائمان کر کے ان کے ساتھ مخلوط کانفرنس کر کے مخلوط  
کو نسل بنائی ہے۔ تو اس کے بعد حدیث پاک کی مخالفانہ  
سے بچانے کے لئے عوام اپنی سنت کو آخر کس بنا پر انھیں  
اہل سنت کی مجالس و تقریر و تحریر سے رذکار کیا ہے؟  
یا اب سب کچھ جان کر ہو گیا ہے؟

ملاحظہ:۔ جن شیعہ علماء کو آپ نے اپنے ساتھ مقدمہ کیلئے  
● کیا وہ حضرات صحابہ و خلفاء ثلاثہ کے مخالف نہیں کیا  
وہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور قتال المسلمین امیر معاویہ  
رضی اللہ عنہم کے مخالف نہیں؟ اگر مخالف نہیں تو قہری  
قبولت دیں کہ یہ حضرات کو مومنین و مخلصین کہاتے  
ہیں؟ اور اگر وہ ان کے مخالف ہیں، تو جن کا صحابہ و خلفاء  
اور ام المؤمنین و قتال المسلمین سے کوئی تعلق اور اتحاد  
اتفاق نہیں، آپ حضرات کا ان سے اتحاد کیونکر روا  
ہے؟ اور قیامت کے دن ان حضرات کے سامنے ان کے  
مخالفین سے اس اتحاد کا کیا جواب ہوگا؟

خاص سنا:۔ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما پر جن  
لوگوں کے ناپاک حملوں کے رد میں آپ نے شیعہ امامیہ  
کا نام لے کر ان کے خلاف "ضیاء حریم" کا "صدیقی انگریز"  
اور "خادوق اعظم" شائع کیا ہے، اب انہیں سکے  
ساتھ اتحاد کی پچھڑی پکا ناکہ نگر درست ہے؟ آپ نے  
تفسیر "ضیاء القرآن" میں سرور

فرج کے بالکل آخر میں مخالفین صحابہ کے رد میں مزید  
جدید احادیث و حدیث فقہ کی ہیں کیا ان کی موجودگی میں ایسے  
لوگوں کے ساتھ اتحاد جائز ہے؟ ● اپنی تفسیر "ضیاء القرآن"



قلبی میلان بھی مت کرو... البواغالیہ نے کہا۔  
لَا تُؤْخِذُوا عَنْهَا آلَهُمْ (قرطبی) ان کے اعمال کو پسند نہ  
کرو۔ اس آیت سے مراد ہے

معلوم حکماً: کہ ان بد مذہبوں کے پاس  
بیٹھنا اور ان کی مجلس جلوس میں شرکت کرنا عذاب  
الہی کا باعث ہے۔ ہم اپنی نادانی سے ان کی صحبت  
کو بے فکر خیال کرتے ہیں اور اپنی سادہ لوحی سے

بے دھڑک ان کے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں  
لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ وہ ہر وقت اس موقع کی  
تائر میں رہتے ہیں۔ جبکہ وہ بھونک مار کر تباہ  
ایمان کی شمع کو گل کر دیں۔ اس لئے اہل اسلام

کا یہ فرض ہے کہ وہ ان بد عقیدہ لوگوں کی صحبت  
سے احتراز کر لیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں  
میرا اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان لوگوں  
کی سگت کرنا اور ان کی تقویت کا باعث بننا جو

لوگوں کے حقوق تلف کرتے ہیں یہ بھی شرعاً  
نا جائز ہے۔ غباری تائید اور اعانت صرف ان  
لوگوں کے لئے ہونی چاہیے جو صحیح عقیدہ کے ملحوظ  
ہیں۔ اور اپنی عملی زندگی میں عدل و انصاف کی

قدروں کو سر بلند دیکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔  
مذاہب باطلہ کی فرنگہ بانریاں سیاسی حلقہ بندیان  
اور قبائلی انصاف ملت کے لئے تباہ کن ہیں۔  
اور اس کے پیرازہ بکھرنے کا موجب ہیں۔

در ضیاء القرآن ج ۲ ص ۳۹  
پیر صا: یاد رہے کہ انہوں نے کلام خداوندی کی روشنی میں بد عقیدہ  
بد مذہب انسانوں کے سلفہ اقاؤد میل دلاپ اور ان کی محبت و مجلس  
کا کٹھنہ روزخاں ہے اور اس کے بعد اگر وہ عاقل و عاقل کی کہ نہ رہے  
پر نہیں ملا سکتے تو کہ، مجتہد ہر مملوہ کوشش سے معافی ہو جائیں۔

تیسری آیت: فَاِذَا تَقَعَّدُ بَعْدَ الذِّكْرِ لِي  
مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (متنبہ، یاد آئے کہ بعد ظالم  
قوم کے پاس کے تحت لکھا ہے کہ آج کل کی حالتی  
کی بہت جڑی جو یہ ہے کہ لوگ اس حکم پر عمل نہیں  
کرتے اور بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے میں کوئی  
مذہب نہیں سمجھتے نتیجہ دہی نکلتا ہے کہ متعدی مرض کے  
مریض کے پاس بیٹھنے والا بھی اس مرض کا شکار ہو جاتا  
ہے۔ (ضیاء القرآن ج ۱ ص ۵۹)

چوتھی آیت: لَا تَتَّبِعْتُمُ غَيْبًا تَعْمَهُمْ سَعْفَةً بَعْثُ  
مَنْزِلَتِي كَيْ تَحْتَلَّكَ سَعْفَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ زَانَتِ  
کہ حضور رعبہ السلام جبر کے روز خطبہ دینے کے لئے  
کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے فلاں شخص! ان سے نکل جاؤ

تم منافق ہو، چنانچہ ان کے نام لے کر انہیں نکال دیا  
اور ان کو رسوا کیا۔ یہ پہلا عذاب تھا۔ دوسرا عذاب خبریں  
ہو گئے (تقریباً روح المعانی و خیر) اس حدیث سے واضح ہو گیا  
کہ... حضور نے جبر کے دن پھرے گئے ہیں ان کے نام لے

لے کر نکل جائے گا حکم فرمایا: در ضیاء القرآن ج ۲ ص ۳۴  
اور لَا تَتَّبِعْتُمُ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰتٰیَہُمْ اِسْمُہُمْ لَیْسَ بِہُمْ  
کہ حضور اللہ کے بتلے بغیر خود بخود نہیں نہیں جاتے اور  
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ حضور کے پاس جو علم ہے وہ

اللہ تعالیٰ نہ سکنا یا پڑا ہے۔ (ضیاء القرآن ج ۲ ص ۳۴)  
پانچویں آیت: وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَیُّوْنَ عَلٰی مَا  
خَلَقْتُمْ اَنْتُمْ (نور) جو ان کی طرف نہیں نے  
ظلم کیا اور چھوٹے گی۔ تیسری جبر آگ کے تحت لکھا ہے

یہاں مقصد یہ ہے کہ ظالموں کی ممانعت (خیر شاہ)  
مت کرو۔ علامہ بیضاوی نے فرمایا: لَا تَتَّبِعُوا  
اَیُّوْہُمْ اَوْ فِیْہِیْ۔ یعنی ان کی طرف حضور اس



# ضیاء القرآن میں مخالفین کا رد عملاً اتحاد چینی داد؟

اور ہمارے دلائل بہت بڑے ہیں۔ خصوصاً جبکہ خود یہ دلائل ان کی تفسیر مسلمات سے پیش کیے جا رہے ہیں۔ لہذا ان کا جواب شرعاً اخلاقاً ضروری ہے۔ اور استفسار کی تیسری قطعاً حاضر خدمت ہے۔

آیہ مبارکہ: ﴿يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ﴾ کے تحت مخالفین صحابہ شیعوہ شیعہ کے متعلق لکھا ہے: "حج بھی صحابہ کرام سے محبت و عقیدت ایمان کی علامت ہے اور ان سے کینہ و عداوت ان کی بدگوئی اور غیبت ان کے حیرت انگیز کارناموں کا انکار اور ہی لڑائی کرتے ہیں۔ جن کے دلوں میں کھوٹ ہوتا ہے۔۔۔ یہی لوگ ان پاکیزہ ہستیوں پر برطرح طرح کی الزام تراشیاں کرتے ہیں جن کی تعریف سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے۔"

... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا کہ ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا۔ جن کے دلوں میں صحابہ کرام کا بغض و عناد ہوگا اس نے حضور نے پہلے ہی اپنی امت کو اس گروہ کی شر انگیز لڑائی سے آگاہ کر دیا۔۔۔ جو لوگ کسی غلط فہمی کے باعث صحابہ کرام کے بارے میں سوچنے میں مبتلا ہیں۔

انہیں چاہیے کہ بیحد اُچھم اُلفکار کے جملہ میں خود کو رہیں اور ارشادات رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے پڑھیں۔۔۔۔۔ بعض لوگوں کے دلوں میں اسلام سے عداوت کی جڑیں اتنی گہری ہیں۔ کہ وہ حق سمجھنے اور دیکھنے سے

محروم ہیں۔ (ضیاء القرآن جلد چہارم صفحہ ۱۸۵)

ثانی انہیں ادھماکی المکار کے تحت لکھا ہے۔ کہ

د تفسیر ضیاء القرآن میں اتحاد کار و کار اور عملاً اتحاد کا معنی نیز

پیر صاحب سے استفسار

اپنے ملاحظہ کیجئے۔ اور یہ اس لئے کہ پیر صاحب نے اپنے رفیق خاص پروفیسر طاہر القادری کی حلقہ کیتنگے زیر اثر لادیں و ولادت باسعادت کی بارہویں پاک رات میں ناپاک اور گستاخانہ فتادہ دیکھنے والے فرقوں کے خلاف سے نہ صرف عملاً اتحاد کیا بلکہ اس اتحاد کی

مخلوط علامت کو نسل کے چیریں میں بھی منتخب ہوئے اس لئے پیر صاحب پر لازم و عرض تھا کہ وہ ہمارے استفسار اور ضیاء القرآن کے پیش کردہ حوالہات کو روکنے میں اپنے اتحاد کا شرعی جواز پیش کر کے اپنا

سور اپنے رفیق خاص کا حق، بجا بنانا ثابت کرتے اور یا جو حوالی الحق فرما کر اس نام نہاد اتحاد سے اظہارِ برائت فرماتے اور مخلوط نسل سے سلفی ہوئے کا اعلان کرتے، مگر افسوس کہ بایں بزمی و مضرب قرآن

ہونے کے پروفیسر کی حرج پیر صاحب بھی خاموش ہیں۔ حالانکہ حق بیانی سے خاموشی ان کے شایان شان نہیں۔

ہو سکتا ہے کہ پیر صاحب اور ان کے پروفیسر صاحب میں دیکھ و مضرب تصور کے اپنے مسئلہ طرہ کا نہ سمجھ کر نظر انداز فرما رہے ہوں۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگرچہ ہم چوتھے ہیں، لیکن بفضلہ تعالیٰ ہمارا موقف

سستی یا اس پر تعصب اور حسد و حسرت کا کہ یہ دل سے غلو جس عقل سے فہم زبان سے اعتراف حق اور قلم سے نظائر صداقت کی حرارت سلب کر لیتی ہے۔ اور انسان ایسے بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے۔ کہ ٹھنڈے مارے شرم کے پانی بانی ہو جاتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر بلکہ تحریف کرتے ہوئے بعض شیعہ علماء نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس کی ایک دردناک مثال ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ ضیاء القرآن کے صفحات ایسے یہ مٹی لہوٹ سے پاک رہتے۔ لیکن محبت اہل بیت کی آڑ میں قہر اسلام کو منہدم کرنے کی جو ناپاک کوششیں ہو رہی ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ ان باتوں کو بھی زیر بحث لایا جائے تاکہ سادہ لوح عوام کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر متابحہ ایمان کو کم نہ کر بیٹھیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

بعض شیعہ مصنفین نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو دغا دار کرنے کے جنوں میں آیت طیبہ پر اس طرح طبع آزمائی کی ہے کہ دل لرز اٹھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو فنیق ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ تو انسان ایسی ہی بے سرو پا باتیں کرنے لگتا ہے۔ اگر آج کل بے عمل مسلمان حضرت صدیق اکبر پر زبان طعن و راند کرنے کی جرأت کرتا ہے تو وہ اپنا ہی کچھ بگاڑتا ہے۔ صدیق اکبر کی شان میں کی نہیں ہو سکتی۔۔۔ اور کوئی صاحب ایمان ایسا کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ راہ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور شیخ جمال مصطفوی کے پردہ نون کی عزت و احترام اور پیروی کی سعادت سے یہ نافرمان کرے۔ آمین (تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم) بیعت رضوان:۔ کے بیان کے تحت لکھا ہے کہ

اگر کوئی بد باطن یا کم فہم اور صحابہ سے برسر پائندہ ارض ہوتا ہے۔ تو ہوتا رہیے۔ ان کی شان رفیع میں گستاخی کرنا ہے تو کرتا رہیے۔ اس طرح وہ اپنا فاجر اعمال سیاہ کرے گا۔ ان نفوس قدسیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ (ضیاء القرآن جلد دوم)

**شیعہ لعنہ بالنبیہ**۔ شہ صاحب نے اپنی تفسیر میں جاچا پڑ زور و زور کرنا جو بے جگہ مٹی مسلمانوں کو ان کی گستاخانہ ذہنیت سے خبردار کیلئے (لاحظہ فرمائیے جو لوگ (علم غیب) کو یہاں تک تنگ کر دیتے ہیں کہ حضور کو اور تو اور اپنے انجام کا بھی علم نہ تھا۔ ان کی تنگ دلی اور تنگ نظری سچی ہزار تاسف ہے۔ (ضیاء القرآن جلد اول ص ۱۵۱)

یہ کتنا کتنی جڑی جسامت بلکہ گستاخی ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النور علی المرتضیٰ و سلم کو نفوذ باللہ اپنے انجام کی خبر نہ تھی اللہ تعالیٰ تو فرمایا ہے کہ حضور مذکور سے وزن حضرت انسان یا میں جتنے دوستا برابر برابر لوگوں کے سامنے اس قسم کی ہرزہ سرائی کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے وہی ولایۃ اللہ بالذی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم قتلہ اذ املک البغیض ضراً ولا نفعاً الاغما شاماً اللہ کے وقت لکھا ہے۔۔۔ یہ لوگوں نے اس آیت کی اڑیے کر حضور رحمتہ للعلین شفیقہ اعزین علی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا انکار و شرم کر دیا اور ایسی تاپ خناب باتیں کہنے لگے جن سے دین و دلائل دونوں ہی شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ کہ حضور کچھ نہیں دیتے۔ حضور کچھ نہیں کر سکتے۔ بارگاہ رسالت میں اپنے دکر ب دردن کی فریاد کرنا شرم ہے دیکھو وہو ربنا القرآن و رحمتنا

لا تَكُنْ مِمَّنْ أَعْيَاكَ كَلِمَتُ خَوْفٍ مُّذْنِبًا لِّبَنِي كَلِمَةٍ لِّمَنْ لَّمْ يَلْمِمْ فِي  
 لِكَا بَعْدَ كَرِهٍ جَوْنٍ خَوْفٍ شَانِ رَفِيعٍ فِي سَوْتِيَانِ بَاقِي  
 کہتے ہیں۔ حضور کے علم خدا وادارہ معترض ہوتے ہیں۔  
 اوبہ و احرام کو ٹھوڑا نہیں رکھتے۔ ۵۰۰ اپنے انعام کے  
 بارے میں خود سنجیدگی میں۔ اس جلد میں گستاخوں کی اس  
 غمزدگی و بد نصیبی کا بیان ہے۔ اس کو سن کر بھی علم و رحم  
 کا غبار اچھرنے لگتا ہے۔ فضیلت و پارسی کا حلیم اگر حد  
 ٹوٹے تو بد قسمتی کی انتہا ہے۔ اعلیٰ کا جو بار ختم کرنے کا پختہ  
 اسے تو بے حجاب اور گستاخی کی باوجود صبر و شکر سے بیاہ  
 بنا کہ رکھ دیکھ (ضیاء القرآن جلد ۱ صفحہ ۵۵)

کتاب تفسیر القرآن میں نظر میں  
 پر صاحب آقا نے یہ بھی کہ جو بوند  
 مسلک کے۔ جو بوند بوند  
 علی اللہ عبد و مستحق ثواب پاک  
 اور صفات کمال کو دینے منتقد  
 بنا کر کہتے۔ بھی علم خدا واد  
 برا اثر احسان کی بوجہ لگاتار  
 ... اور جزی و شکر سے دنیا کو  
 بتایا جاتا کہ دین اسلام کا دل  
 اعیانہ بالذات ہے علم و حکم علم خدا  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے عشاق جب اپنے رفق و رفیق  
 خدائی خدمت میں وہ بوجہ فرشتہ  
 نسبت نہ نہیں رہیں بلکہ ارجح  
 اور جو بہت ہی بڑے مغزوف  
 اور لا کر کہا جاتا کہ جنہیں  
 یا رسول اللہ کہہ کر پکارتے ہو۔

انہیں تو چلو ارکے پیچھے ہا بھی علم نہیں تھا۔ حضور کو  
 اپنا جیسا بشر یا زیادہ سے زیادہ بڑا بھائی کہنے  
 کہلوئے پھر اصرار کیا جاتا اور یہ کہنے اور مڑنے والے وہ  
 لوگ تھے۔ جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتے۔

تخذ میرا الناس ... از مروتی قاسم تا قوتی بانی دیوبند  
 کی دشمنی کے خلاف متعدد ایسی عبارتیں ہیں۔ جن پر  
 اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے شدید نوعیت کی تکریمت کی  
 ... آپ کی اس بے باک تنقید کے باعث مسلمان جید رہ گئے۔  
 ایک طرف نام نہاد اہل بدعتی انداز میں یہ تصویحات اور دوسری  
 طرف انہی کے ادب و بدعتیہ لوگوں سے اتحاد و مخلوط کو فساد کی  
 وجہ قرار دینی کا سہہ سختی قیاس جہیز ہے۔ لہذا جہیز اہل بدعتی

## اعلیٰ حضرت کا سد امہار روح پرور پیغام

دشمنی احمدیہ شدت کیجئے  
 مذکر ان کا جھڑپے ہر بات میں  
 مثل قادیان نہ لے ہوں ہند میں  
 غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل  
 نعرہ کیجئے یا رسول اللہ کا  
 کیجئے چرچا انہیں کا صحیح و مشام  
 مزیک غم کے جس میں تغیر حبیب  
 ظالموہ محبوب کا حق تھا یہی؟  
 محمدوں کا ننگ نکل جائے حضور

جو نہ بھولا ہم عزیزوں کو رضا ریتہ اللہ تعالیٰ علیہ

یا داس کی اپنی عادت کیجئے  
 راضی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و صحبہ و سلم

# مولانا محمد عجمی صاحب سب مفتی مولانا عبدالرشید صاحب ستارہ حق

کے ساتھ کچھ جڑوا اور مصلحتی کا سوپ دھا لیا ہے جو  
دیانت کے خلاف ہے۔

حضور رحمتہ للعالمین کی ذات کو تو حکم ملے یا ایسا  
الغنی جاہدا کفارہ المناہقین واغظ علیہم یعنی

آپ کفار و منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں  
اور یہ صاحبیں اس کے برعکس ان سے اتحاد و اتفاق

کی کچھڑی بچائیں اور ان سے مل بیٹھیں ان سے تعلق  
استوار کریں یہ کہاں کی دیاندوی ہے ۶۰ ائمہ کے

مقبول بندوں کی ملامت مومنوں سے کیا اور بے  
وجہوں سے جہاد ہے اور ساتھ ہی اس جہاد کے

دوران کسی کی ملامت سے خوفزدہ بھی نہیں ہوتے۔  
اذکر علی المؤمنین الحق علی الکفرین بہادرون فی سبیل

اللہ ولایمناولن لومنت لکم لیکن اس کے برعکس پرتوگیر  
صاحب و پیر صاحب بے وجہوں سے پیار و اتحاد اور

ایزوں سے دوری اختیار کرتے ہیں شاید کسی مصلحت کے  
پیش نظر یہ اتحاد عمل میں لایا گیا ہے۔ ماکہ ارشاد ہوا

ہے لا تجدوا یارسولواہد و الیوم لاخروا و ان  
من عاد اللہ و رسولہ ولکاذا ابادکم ادا انہم ادا انہم

او عیشتم۔ و یا جب تکہ یہ دو فاضل بھی کسی مصلحت کے  
دست نکل بن سکتے۔ اود نہ ہی ایسی امید بخنی چاہیے

ارشاد باری ہے۔ یملفون بالشدکم میر مومک و اللہ و رسولہ  
اسحق ان یرضوہ ان کا فراموشین بین منافقین جنس تمہیں

کھاکہ راضی کرنے کے کوشش کرتے ہیں اگر وہ مومن ہوتے  
توان کا حق تھا کہ وہ خدا اور اس کے رسول کو راضی کرتے

آپ کا شائع کردہ مضمون بعنوان "پیر صاحب سے  
استغفار" اول سے آخر تک پڑھا بالکل درست و صحیح

پایا۔ بغیر اس کی من و عن قصد بنی کرتا ہے۔ مزید برآں  
مسکب حق اہنت و جماعت ایک ناجی جماعت

سوا او اعظم ہے جس کی حقانیت کی تصدیق احادیث  
نبویہ علی صاحبہا الوف التبیہ سے ہوتی ہے۔

لانا علیہ و اصحابہ و اتبعوا المسوا الاعظم یا ملہ علی الجماعت  
اور اس میں القہد جماعت کے غیر ہونے کی جوازیت

خود مولانا کریم دیتے ہوئے ساتھ ہی اس کا فریضہ یا نشانی  
کی نشاندہی بھی فرمائی کہ تم غیر امتہ اخرجتہ لئاس

نامرول بالمعروف و تنہون عن المنکر یعنی پھر یہ  
اُمت کی خدمت یہ ہے کہ وہ امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر کرتے ہیں۔  
پھر و تبصر صاحب اور پیر صاحب نے اپنی

جماعت میں کوئی کمی نہیں کی ہے جسکی بنا پر دشمنان  
خدا و رسول (جل جلالہ علی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی آغوش

ہیں لے کر سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں ۱۰ ائمہ  
عز و جل اور انبیاء علیہم السلام نے امر بالمعروف اور نہی

عن المنکر کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر صحابہ کرام نے  
لے کر آج تک مختلف اصحابوں نے عمل کر کے جوئے

برخیزوں کا رد و البطلان تقریری تحریری و عملی فرما کر  
رضائے الہی و رضاے مصطفیٰ و صل و سلام علی اللہ علیہ وسلم

حاصل کر کے مقدم حاصل کیا ہے۔ آج ان صاحبیں  
نے اس حکم اور سیرت صالحین کو سنوئے سمجھ کر بے وجہوں

# ”ضیاءِ حرم“ کا ردِ تجدیدیت میں ایک اہم مضمون

شرعیعت اور بین الاقوامی سمجھ لینے میں اور جرجیز عقل و فہم کی رسائی سے بالاتر ہوئے ان کے نزدیک مشرک کا بدعت ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کے علم و عقل کا ذرہ کنوئیں کے بیٹوں کے دائرہ سے زیادہ وسیع نہیں۔

**بچو بچو!** اے عامۃ الناس! ان نابہ رول کی طرف معمولی سائنسی رجحان بھی نہ کرو۔ دوزخ کی آگ میں جھلس جاؤ گے۔ ان کی صحبت میں مست نہ بنو۔ کیونکہ ان کے خالص غرور و بصورت ہیں۔ باطن بدبختی اور اشتیاق سے بھرپور ہیں۔ ان کی مایا کارانہ غائز اور تلاوت قرآن نہیں دھوکہ میں مبتلا نہ کر دیں۔

کیونکہ قرآنی تعلیم ان کے ملحق سے تھکے نہیں اترتا اور دل پر اثر اٹھاتا نہیں ہوتا۔ ان ظالموں کو ہدایت کی نعمت پہنچا دی جاسکتی ہے۔ جبکہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دہکائی ہوئے غریب نہیں۔ یہ لوگوں کے سینے اس کے پیچھے جیب کی شای گشتا کر بیان کرتے ہیں تو آپ کے رخصت اعلیٰ مرتبہ کو ہیست ثابت کرنے کی مذہم کو شش کر رہے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ نادان اپنی زبان پر کھنٹی نازیا اور غیر معقول بات لگاتے ہیں اور کتنا سفید چوڑا ہوا ہے ہیں۔ قریب ہے کہ ان کے خلافات سے آسمانی شمع ہر جائے زمین چھٹ جائے اور ہر بارگہ ہر اندام جو کر گریں گے کیونکہ ان ظالموں نے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسی ہی جھپٹ و غریبہ باقی مندرجہ کردی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند و بالا شان اور علو مرتبت سے انتہائی بے ہوش ہیں۔ و نیز زبان و مہ و دھن

ہر محمد کریم شاہ صاحب کی ذہن سرپرستی شائع ہونے والا جامعہ ضیاءِ حرم اگرچہ کافی عمدت و صلاحیت میں علامہ القادی کا ہم نوا بلکہ اس کے مضامین و انٹرویو کا ناشر ہے۔ مگر حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب سیالوی علیہ الرحمۃ کا درج ذیل مضمون شائع کر کے ”ضیاءِ حرم“ نے صلاحیت و پروقیسری مسئلہ کا خوب زد کیا ہے گویا۔ یہ افکار و باتیں زمانہ کے ”کاکب“ غویں لکھ ہے کہ تجدیدی یہ وہ لکھ ہیں جو بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کو بدعت سمجھتے ہیں اور بدعت کو سنت نبوی کہتے ہیں جو سعادت معنوی کے اس پسندیدہ عقیدہ کو نہ اچھائے اسے مشرک تصور کرتے ہیں۔ ان کے پاس مشرک کے خزانے ہیں۔ مشرک کے علاوہ ان کی کم فہمی کے پاس اور کوئی چیز نہیں جسے یا میں مشرک بنا دیں اور جسے یا میں مشرک کی سند عطا نہ کریں اور اپنے آپ کو کامل و تہجد پرست سمجھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ بہت سی ایسی چیزیں جو سنت سے ثابت ہیں وہ ان کے نزدیک مشرک ہیں اور کئی ناپسندیدہ امور کو وہ اپنا دھرم و پیشوا سمجھتے ہیں دلائل و الاقوال اللہ اللہ علیہم کنوئیں کے مینڈک رہ بخدا یہ دیکھ کر میں دہرے نیرت میں ڈوب جاتا ہوں کہ قرآن و سنت کے امراء و دروہ سے نادانانہ شخص کس طرح بے باکی کے ساتھ عدلی کو حرام اور حرم کو عدلی ٹھہراتا ہے جتنا ہے جو حیران کی بات عقل اور سنگ ذہن کے دائرہ میں آجائے، اسے وہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بکمال استقامت کا انکار کس طرح  
کرتے ہیں جبکہ خداوند ذوالجلال والاکرام خود اس ذات  
کی عزت و تکریم فرما رہا ہے ۔

## گوش ہوش کسٹو

یہ بات نہ روز بروز دشمن کی طرح  
سے ظہور نہ میر جی ۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ یہ گروہ ہجر  
والمشاہر کے اندر بخاری شریف کے حوالے سے یہ روایت  
موجود ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
فرماتے ہیں کہ ایک روز دریا کے رحمت مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم چرخ میں تھا ۔ بادگاہ الہی میں ہاتھ اٹھا کر  
وفا فرمائی : اے اللہ ہمارے لئے ساری ملک شام میں  
برکت ہے ۔ لئے اللہ ! ساری لئے ملک میں میں برکت  
ہے ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ  
تعلیہ وسلم ! مجھ کے لئے بھی وفا فرمائیں ! مگر آپ خاموش  
ہے حضور علیہ السلام نے یہ عرضی وفا فرمائی ۔ تمام اہل حق  
کا ذکر فرمایا مگر ہجرت نہ فرمایا ۔ صحابہ کرام نے ہجر مجھ کے  
لئے دعا کی درخواست کی : مگر آپ نے سکوت فرمایا  
تیسری بار آپ نے وہی : وفا فرمائی مگر ہجرت نہ فرمائی  
تین بار شام اہل حق کے لئے وعائیں فرمائیں مگر ہجرت کے  
لئے وفا نہ فرمائی ۔ بلکہ آخر میں فرمایا : میں اس اہل  
محرّم خطہ کے لئے دعا کس طرح کروں ؟ وہاں تو زلزلے اور  
فتنے ہوں گے اور عیساؑ پیدا ہوگا ۔

بخاری گروہ اگر اس گروہ میں خیر و برکت اور سعادت  
کی ہر گز رمت بھی موجود ہوتی یا نبی و خورشیدی کا حصول  
سا شامہ بافتائی تک پائی جاتی تو رحمت عالمیانی صلی اللہ  
علیہ وسلم ضرور ان لوگوں کے لئے دعا فرماتے حتیٰ کہ آپ  
کا ہر گز وہاں ہر بار ان لوگوں کے لئے دعا ہے خیر کی درخواست

کی گئی (مگر آپ خاموش رہے) اگر ان کے جنت نارا  
کے لئے ہیں و برکت کی مہولی سے بھی گناہیں ہوتی تو  
نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دعا سے قطعاً محروم نہ فرماتے  
ایسے برصیب لوگوں کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ  
سے صراحتاً ارشاد فرمایا ہے ۔ اے حبیب ! اگر آپ ان  
لوگوں کے لئے خیر باری حقش طلب کریں تب بھی اللہ  
تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت نہیں فرمائے گا ۔ لیکن چونکہ  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمۃ اللعالمین کی تعلیم فاخرہ  
سے آتا ہے ہیں ۔ لہذا آپ ان کے لئے اکثر عروج و فہر بھی  
دعا کرتے غیر فرماتے تھے ۔ (مگر خاموش رہے) میں یہ برکت  
اور گمراہ گروہ کس عہد سے اپنے آپ کو توحید پرست کہتا ہے

## ابلیسی توحید

اگر حقیقت عالمی الہی ہوتی تو زلزلہ  
اس دعا سے نبوی سے مشرف  
کئے جاتے جو تمام خبرات و برکت کا منبع ہے ۔ خبر دار  
ان کی توحید ابلیسی توحید ہے ۔ کبھی یہ گویا بطن اللہ تعالیٰ  
کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خدا واد علم غیب کا انکار کرتے ہیں ۔ وہ رسول مکرم جبرائیل  
سے اہل کفر تمام عالم عطا فرما دیئے گئے ۔

## نایاک

کبھی یہ کم فہم اپنے کہنے اور ناپاک وجودوں  
کو تباہی و آدم و نبی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا ہم مثل ٹھہراتے ہیں ۔ حالانکہ آپ اس وقت بھی نبی تھے ۔  
جب ابوالحسن حضرت آدم علیہ السلام کا وجود مٹی اور گھاس میں  
تیار ہو رہا تھا اور جو اس وقت بھی نبوت کے تخت پر جہنم فرم  
تھے جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ۔  
توحید ذات اقدس حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے  
نبوت کے عہد جلیلہ پر نازل ہوئی توحید عظیم المرتبت مسیحاؑ  
میں سے کون شخص ہم مثل ہو سکتا ہے ؟ (انسانے حرم جنت  
دن قدر عروج و خیر و برکت کے فہرست کے حوالے سے حوالہ دیا ہے)

# ”ضیاءِ حرم“ میں ”فرقہ طاہریہ“ کی تشہیر ترجمانی

مسلم کی یا لا تفری نہیں۔ ”اپنے مسلک کی بالاتری کے لئے دوسرے مسلک کی توہین اور تحقیر و تذہبی نہیں۔

بلکہ عین فرقہ داریت ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اُمتِ مسلمہ کے مختلف طبقات کو ساتھ لے کر چلیں۔ میں خفیست با

مسلک، اہلسنت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا۔ ”محسنی“ ہو کر دوسرے مسلک کا احترام میرے دل کا، فطری ہو گا۔

غیر مقلدیت۔ ”ہم نے اذانہ منہاج القرآن اس لئے قائم کیا ہے کہ دور

زوال کے اڑھائی سو سالہ علمی جمود کو توڑا جائے (ص ۲)۔

• منہج دین انکار تازہ کی نحو کی بجائے علوم کے پرانے ورثہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں مثلاً سنت۔ ”ہم تقلید سے آگے

نہیں بڑھتے۔ ذہن دگر پر جمی کیفیت ہے اس کو اور یہ ہے کہ ہم اپنے ظاہر کو کفر یا بی مغالہ نہیں کرتے بلکہ

• میری دعوت خفیست نہ تشخص نہیں۔ میں تو نظریات اور عقائد کے پایہ میں تقلید کرتا ہوں (ص ۲)۔ ہمارے تقلید

کے ساتھ دینی اقدار کے فروغ اور محافظت کا فریضہ سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ (ص ۳)۔ ہم اپنی بے مغبری اور

کورڈ وائی کی جدولت اسلامی خیالات کو جامہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے بلا مصدر لغت کی کتب، اجراء و قیاس کو بنایا

ہے اور اپنے مسلک کی کتابوں کو کتابت سنت کا بدل بنایا ہے میرے نزدیک فرقہ داریت شرک کی الجبرہ سے پیدا ہوتی ہے

• ہمارے مدار و فقہا انتہا پسندی کو چھو رہے ہیں۔ ہم افراط و تفریط دونوں صورتوں کی مذمت کرتے ہیں۔ (ص ۳۰)۔

اختلافِ مذہبیت اور اختلافِ مذہبیت کے لئے ضروری مقلد یا کی طرح تقلید و تفریط اور غلو اور فقہان کی تشہیر اور تشہیر کے لئے مقلدیت کی تشہیر اور تشہیر

پر صاحب کے ہجاء و فنیا و ہم نے شروع سے ہی فرقہ و جہاد کے سربراہ کی جہاد کے حوصلہ افزائی اور ان

کی تشہیر و ترجمانی کی ہے اس کا ایک نہایت اہم نمونہ ”ضیاءِ حرم“ فروری ۱۹۸۷ء میں شائع شدہ انٹرویو

سب سے بعض اقباسات علماء و احباب اہلسنت کے لئے لکھا گیا ہے جن میں پروفیسر صاحب نے لکھا ہے۔

صلح کلیت۔ ”ہمارے“ اجتہادات میں ابھرنے سے تشہیر تک شکر

کرتے ہیں۔ ہمارے ممبران (منہاج القرآن) میں دلچسپی ابھرنے لگی اور تنبیہ حضرات کی تعداد بیسیوں تک پہنچ گئی ہے۔

ص ۲۔ ”ہم منہاج القرآن میں دانی کے وقت مسلک کا امتیاز نہیں کرتے کسی بھی مسلک کا حامل علم جائے

یا نہ واقف نہ ہو سکتا ہے بلکہ ہم دوسرے مسلک کے ساتھ بھی اپنے کارروائی میں شریک مداخلت کر لیتے

ہیں۔ ہمارے اہل ایک شیعہ مسلک کے متاثر اور ہمارے اکثر فیروز (وہابی) لاہور کے امتداد بھی کافی عرصہ

تک بڑھاتے رہے ہیں۔ ”ص ۲۰۔ جہاں تک تنبیہ و تعلق ہے۔ یہ کسی کی اپنی صلاحیت پر ہے کہ جہاں پہنچ

تعلیم حاصل کرے۔ (ص ۲۱)۔ ”میرا ذاتی عمل یہ ہے کہ کسی ایسی مسلک کی تعظیم یا ادارہ کی مدد سے مجھے نفرت

یا اختلاف کی دعوت ملے تو میں بلا تامل چلے جاؤں۔ میں اپنی تشیع کے ہیں جا کر بھی خطاب کر چکا ہوں۔

”ہم فرقہ واریت مسائل کو کسی صورت اپنی زیر بحث آئے کی اہمیت میں شیعہ تسلیم ہے

# قول و فعل کا تضاد، "ضیاء القرآن" کی روشنی میں

پہلی آیت (ترجمہ) اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و المستحق کو نہ چھپاؤ۔ کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم جیتے ہو اور اپنی یا ان کی جھوٹے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا قیاس عقل نہیں؟ (پ ۱ رکوع ۵)

"اللہ تعالیٰ" دورخی پالیسی سے منع فرماتے ہیں یہ زہر و تویح، ہر اس شخص کے لئے ہے جو دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور خود اس کے خلاف عمل پیرو ہو۔  
• نعوذ وہ بیہودہ کہلائے با مسلمان • قرآن حکیم سے جان بجا قول و فعل کے اختلاف سے روکا ہے۔

رسول کو حکیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہراج کی رات ایک ایسی قوم پر گھبراہٹ، جن کے ہونٹ الگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے۔ یہ وہ غلیب تھے۔ جو لوگوں کو نیکی کا قول حکم کرتے اور اپنے

نفسوں کو بھلائے رکھتے۔ حالانکہ وہ کتاب کی تلاوت بھی کرتے۔ "تفتنون" یا "تفتنکم" کی تفسیر کتنی اثر آفرین ہے۔ یعنی تم ایک کر کے اپنی بہتری نہیں کر سکتے بلکہ تم کو وہ نہیں کا را اور سود فراموش ہو جن کی نظروں سے اپنی بہتری اوجھل ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۱)

دوسری آیت (ترجمہ) "اے ایمان والو! کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو چونہ کرو" (پ ۱ رکوع ۱)  
"مسلمان کو چاہیے کہ جہزبان سے کہے۔ اس پر عمل کر

کے لوگوں کو دکھائے۔ غیب مہراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک ایسی قوم پر جو اجماع کے ہونٹ الگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے۔ یہ آپ کی اُفت کے وہ غلیب تھے۔ جو کہتے ہیں اور کرتے نہیں، جو کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ (ضیاء القرآن ص ۵۵)

اصل علم و انصاف اور غیرت مذہبی بھائی اور شہادت قرآن و التفسیر "ضیاء القرآن" کی تصریحات پر غور فرمائیے۔ کہ قینچی میل کیست، دیر دھیر کی مسلک اور رسالہ ضیاء قرآن کی گول مول و غلط پالیسی کے برعکس کہ سب دروہاحت و

صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ • حق و باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و المستحق کو نہ چھپاؤ۔ کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو چونہ کرو۔ اللہ تعالیٰ دورخی پالیسی سے منع فرماتے ہیں اور ایسے دور

خوش شخص کے لئے زہر و تویح ہے • مسلمان کو چاہیے کہ جہزبان سے کہے۔ اس پر عمل کر کے دکھائے۔ شب مہراج قول و فعل کے تضاد میں مبتلا ہے عمل غلیبوں کو سنت مذہب میں دیکھا گیا • والیاف با اللہ تعالیٰ •

قرآن و ضیاء القرآن کی ان تصریحات کے باوجود پیر صاحب کا حاضر القادی جیسے عملی اور قول و فعل کے تضاد میں مبتلا ہے ابن الوقت و غلط قسم کے ان کی حوسر افزائی بلکہ پیش پانی اور اس کی مدح سراہی کرنا بد مذہبوں پر عقل اسکی پر ہم پر کمال چیرہ جہنم بنا گیا بھلائے خود قول و فعل کے تضاد پر شبیہ





کے پاس جا کر کچھ ملے کر لیا۔ اور ملاوٹ کر اپنے ہی  
 طور پر اعلان کر دیا کہ ملزم گرفتار اور کفن بردار ہو جس  
 متولی کو بیا بیا کچھ مذبحے خدا کو ملے کوئی  
 اعلانات متکررہ اجتماع کے دوران اس شخص نے  
 مختلف اعلانات کر کے اپنی شیعہ بازی کا مظاہرہ  
 کیا۔ حکومت کو موت اعظم کے فقیروں کی فوت کا  
 اندازہ نہیں۔ یہ درویش اگر پھر گئے تو حکومت کا  
 خاتمہ کر دیں گے۔ ہم سے جو ٹکرائے گا یا پاش پاش  
 ہو جائے گا۔ میں گے مر جائیں گے، غریب ہم  
 چلا میں گے۔ ہماری ٹیڑھی امریکی اور روسی سامراج  
 اور عالم پرودیت سے ہے۔ ان چھوٹی ٹھوٹی حکومتوں  
 نے نماز آرائی تو ہمارے منصف سے گری ہوئی  
 بات ہے۔ لیکن صاحبزادگان کے اعزاء پر ہوا اجتماع  
 کی مارچ چلنے پر مجبور ہو گئے ہیں (جنگ مورا پورا کا نام)  
 • لاہور کے کفن بردار جلوس میں گیارہ لاکھ افراد  
 شرکت کریں گے یا حکومت ہسے کی یا ہم بریں گے  
 راہنہ جنگ لاہور ہاؤسنگ مارچ شیخ الحداد کے  
 کروڑوں عقیدت مند عظیم اجتماعی مظاہرہ کر کے حکومت  
 کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیں گے، حکومت کے پوش  
 ٹھکانے تباہ کر دیں گے، یا انصاف کے تقاضے پر  
 کے جائیں یا حکمران نیست و نابود ہو جائیں، ہم نے  
 طارق بن زیاد کی طرح کشمیر، جلادی ہیں، ہمارے  
 اٹھے ہوئے قدم کسی بھی صورت واپس نہیں ہٹ  
 سکتے۔ (خوائے دہشت لاہور ۱۹ جولائی ۱۹۸۶ء)

اہل علم و دانش خود فرمائیں کہ اس شخص کی مذکورہ دھمکیوں  
 کو "بڑھکس" یا "کے علاوہ" اور کیا کہا جاسکتا ہے۔  
 • اور اگر موت اعظم کا یہ فقیر انسان پہچانے جا سکہ کہ

• اس کے پھرنے سے حکومت کا خاتمہ ہو سکتا  
 ہے۔ اور چھوٹی بڑی حکومتیں تباہ ہوا ہو سکتی  
 ہیں۔ تو پھر اسے اتنا پروپیگنڈہ کر کے • کفن بردار  
 جلوس نکالنے اور گیارہ لاکھ لاکھ کروڑوں عقیدت  
 مندوں کو اکٹھا کر کے ہوائی دھماکا اعلانات  
 کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ • اور اگر اعلان کر ہی  
 دیا تھا۔ تو پھر پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو ساتھ لے کر  
 بلوچستان کے وزیر اعلیٰ کے پاس جا کر کسی سودا بازی  
 کی ضرورت کیا تھی؟ لاکھوں کروڑوں کا کفن بردار  
 جلوس دیکھ کر حکومت خود اس کے سامنے کھٹنے نہیں  
 دیتی۔ • صاف ظاہر ہے کہ کفن بردار جلوس کا اعلان  
 کرنے کے بعد آنے والی کابھاد مندم ہو گیا تھا۔  
 اس لئے کفن پوشی سے ایسے حکومت بلوچستان کے  
 ہاں عارضی ضروری ہو گئی تھی • اس شخص کے بقول  
 اگر صاحبزادگان کے اعزاء کا ملزم واقعی گرفتار ہو گیا  
 تھا۔ تو اس کو کیا سزا ملی۔ اتنے بڑے اعزاء پر قانون  
 انصاف کا تقاضہ ایسے پورا ہوا۔ اور ملزم کوں سے  
 قانونی کھٹنے میں ہلا کر گیا۔ مگر یہ شخص ان سوالات کا  
 کوئی جواب نہیں دے سکتا، کیونکہ وہ کھانا سودا کا  
 ماہر بیج الاول شریف ہے۔

**میسر اکرم** اکبر ۸۰ء میں بارہوی رات ایش  
 وادوں باسادت میں غلوٹ "ختم نبوت کا نفرین" کا  
 بینار پاکستان لاہور افتاد کیا۔ جس میں شیعہ، مودودی  
 و یومدی دہائی مولیوں کو بھی دھوکے کے ایک نام ہمارا  
 "سپریم کونسل" کی تشکیل کی اور لوگوں کو اکٹھا کرنے  
 کے لئے یہ اعلان کیا۔ کہ میں اس کا نفرین میں ناز فہر  
 بہک مرزا طاہر قادیانی کا منتہی کروں گا۔ اگر اس نے

کانفرنس میں اگر میرے ساتھ مباہلہ کیا تو۔ ناز خیر  
 سے بیٹے یا مسلمان ہو جائیگا یا ہلاک ہو جائے گا۔  
 • اور اگر دونوں باتیں نہ ہونیں تو میں اپنے سر تسلیم کر دوں  
 دیکھا۔ حالانکہ دولت و وسائل کے بل بوتے پر  
 حصولِ شہرت کے لئے یہ بھی محض ایک خیالی شہدہ ہوئی  
 تھی۔ اس لئے کہ • مرزا قادیانی نے دلا حور بانٹھا۔  
 • نہ آسکتا تھا۔ کیونکہ اس نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ  
 مباہلہ آئے سائے نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ جواگی  
 جائے گی۔ مگر اس کے باوجود طاہر القادری صاحب نے  
 بعض لوگوں کو اکٹھا کر لئے اور اپنا ڈرامہ دکھانے کے  
 لئے یہ سب کچھ کیا۔ اور بیکریں دیلا دیں وہاں بغیر صابہ  
 بد مذہب و بے ادب مولیوں کی "صیریم کوئل" و  
 قائم کر کے اپنی ہوس صلوحت کو تکلیف دینے لگی۔ ورنہ  
 بگڑا فتنی مرزا قادیانی کے ساتھ مباہلہ و اقامتِ جنت کیلئے  
 پروڈیوسر صاحب محفل تھے تو یہ ایسے وسائل کئے جن  
 ہوتے پر بڑی آسانی سے لندن یا کراہا کا گھیراؤ کرنے  
 اور اس کے علاقہ میں ڈیرہ جاسکتے۔ جیسا کہ امیر بہت  
 حضرت پر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
 نے مرزا غلام احمد قادیانی کے لاہور پہنچنے پر خود ہی لاہور  
 قسطنطنیہ سے جا کر فریو جالیا۔ اور اس وقت تک اس  
 کو نہیں چھوڑا جب تک کہ وہ خائب خامس ہو کر فی القدر  
 نہیں ہو گیا۔ یہ ہے جذبہ حق کا مفاہم و ذکر طاہر القادری کا  
 نمائندگی شوالہ و عزم کا شہرینی جیو تھا کہ مشہد۔ طاہر القادری  
 اپنے پیروگر کے آغاز میں ادارہ منہاج القرآن قائم کر کے اربابِ سیاست  
 سے اپنی لافتنی کا لہر لگایا۔ اور غیروالدین و بد مذہب کے لئے خود ساختہ  
 کہانیاں بنا کر عوام کا ایک طبقہ بنایا اور پھر یہی کہ جو راجہ لکھنوی  
 میں شہید ہوئے ان کے خلاف لکھتے ہوئے کہ وہ کوبرہانِ مبین میں شہید ہوئے

## درویشی سے جیسر یعنی تمک

پروڈیوسر صاحب کے اعلانِ سیاست کے بعد "منہاج  
 القرآن" کی بہ نسبت دوسری پارٹی "عوامی تحریک"  
 کا پروڈیوسر زیادہ ہو گیا اور مولانا طاہر القادری نے  
 "جیسر اور ماؤنٹ کی طرح جیسر میں گھلنا شروع کر دیا۔ اور  
 "مفسر قرآن" کے "قرآنی نکات" کی بجائے "سردار  
 سیاست و میڈیشن اور اقتدار کے لئے عوام کو لانچ کر دینے  
 اور سربازِ دعا دکھانے پر نورد خطابت صرف ہونے  
 لگا۔ حالانکہ پہلے فرمایا کرتے تھے کہ  
 "میں سیاسی آدمی نہیں۔ نہ سرکاری دھڑے کا۔ نہ  
 اپوزیشن کا۔ میں درویش ہوں۔ دین کا خادم ہوں  
 • میں نہ آج تک کسی سیاسی جماعت سے وابستہ  
 رہا ہوں اور نہ رہوں گا۔ اور نہ ہی اس طرح کیا گیا  
 جماعت بنانے کا ارادہ ہے۔ کہ میں خود براہِ راست  
 سیاست میں الجھوں گا (انفرد) و یہ شہید۔ ہم اپریل ۱۹۸۷ء  
 درویشی سے جیسر یعنی تمک  
 قلابازی کے بعد ایک ادنیٰ  
 کرشمہ میں دیکھنے میں آیا کہ وہی وزیرِ مملکتی نواز شریف جی  
 جیسر میں طاہر القادری کا پیرو بھائی ہے۔ جو دیگر نواز شریف  
 کے علاوہ پروڈیوسر یا لائسنس لہرن میں بھی جاسکرے ہیں  
 اور جس نے مایہ ناز گاہ کے اخلاقی مسئلہ میں پروڈیوسر  
 کو ساتھ لے جا کر یو پیان حکومت لگا کر دے اور جس کے  
 متعلق پروڈیوسر صاحب دعا گو تھے اور یہ فرمایا کرتے کہ نواز شریف  
 جیسا شریف اور یہاں تک کہ کوئی وزیرِ مملکتی نہیں آتا۔ دراصل جیسر  
 اب اسی نواز شریف کے متعلق جیسر ہے "مستزلفہ" کہ "میاں  
 نواز شریف" جس اقتدار میں وہ تھے ہر گز نہیں۔ اور  
 اپنے پیروکاروں اور دنیا دور میں غریبوں کے لئے محض رپوں پہلے  
 کی رقم بچھو کر دیتے ہیں مگر انجیلِ شرق ۲۳ جولائی ۱۹۸۴ء

(مردودی از طرف اور قدم)

# یہ کی چمکتا نیوکی گونج میں انقلاب مصطفوی کا اعلان

یادش بخیر۔ فرخہ طاہرہ کے سربراہ پر دنیس  
طاہر القادری نے ۲۵ مئی کو مچھی دروازہ لاہور  
میں کیمرو کی چمک، فوٹو بازی کی سحر اور ایسی نئی زبردست  
گونج میں دس سال میں انقلاب مصطفوی برپا کرنے  
کا اعلان کر دیا ہے۔ سابق صدر ضیاء الحق تو صاحب اختیار  
ہونے کے باوجود گیارہ سال میں انقلاب برپا  
تھیں کر سکے۔ دیکھئے یہ دنیس صاحب کی عجوبہ نظام  
شخصیت و مٹ سال میں کیا گل کھاتی ہے۔

یہ حال اس وقت دکھاتا ہے کہ ایک طرف تو  
اپنی نمود و دانش کیلئے اس شخص کا اپنی اتباع سنت  
کا یہاں تک دعویٰ ہے کہ ہمیں ہر جگہ کو شخص  
کہتا ہوں کہ میں نئی گرمی کی سنت کے قریب ہوں  
اس لئے میں مٹی کے پیالے میں کھانے پینے کی شئی  
سے پابندی کرتا ہوں، نو ٹروڈی سنت روزہ رحمت  
سلام آباد ۱۳ (۱۹۸۹ء)

یعنی اتباع سنت کے لئے مٹی کے پیالے  
میں کھانے پینے کی شئی سے پابندی کی جاتی ہے  
مگر دوسری طرف کیمرو کی چمک، فوٹو بازی کی سحر  
اور تالیاں بجانے کے ساتھ انقلاب مصطفوی کا  
اعلان کیا جاتا ہے، جبکہ ضرورت سے زیادہ اپنی  
خانی تشہیر عام استخبارات کے علاوہ تصویر  
پریسوں اور روزانہ اخبارات کے پہلے صفحہ پر شریے  
باز تصویر اشتہار قیمتی استخبارات کا اسراف

سے خستہ اولیٰ چوک نہد مہم ارکج  
ما شریا می ردو دیوار کج  
مزید تصاویر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ پروفیسر صاحب  
کا سر کبھی علامہ شریعت سے مشرت نہیں دیکھا گیا، اپنے  
چہرہ مردودی کی طرح ہمیشہ کوئی پوش پہنتے ہیں۔ سوال  
یہ ہے کہ کیا سر پر دستار و چڑھای باز حنا مٹی کے برتنوں میں

کھانے پینے سے کم اہم ہے حالانکہ غلیظ شکم  
بالعالم اور اعلا عالم تیسری علیسی بکثرت عادیث  
ہیں عامہ شریعت کی فضیلت و اہمیت بیان فرماتی ہے  
جبکہ عامہ کی طرح مٹی کے برتنوں میں کھانے پینے کے متعلق  
ایسی عادیث وارد نہیں۔

ما تھی انت کیا پروفیسر صاحب کی یہ دورنگی و منہائی  
اور قول اول کا اعتقاد ذاتی کے دانت کھلنے کے اور  
دکھانے کے اور 'کا مصداق اور مجولے بجائے عوام  
کو پھانسنے اور مائلہ دینے کی مذموم روش نہیں ہے۔  
مجھ پر کچھ تو کیسے کہ لوگ کہتے ہیں

**اف توبہ** حرف یہی نہیں کہ مودہ دی کی طرح  
عہدہ اتقادی کی کا سر بھی ہمیشہ سنت  
عامہ سے محروم رہے۔ بلکہ شخص کو ماسواۃ سنت  
عامہ سے الیا اگر جب سے کہ اسے دوسروں کی سنت  
عامہ پر عمل کرنا بھی ناگوار گزرتا ہے۔ چنانچہ مولانا علامہ  
محمد عبداللطیف صاحب رابع مہدی ابن فخر لاہور۔

سابق مدرس جامعہ فنیہ لاہور اولاً علامہ القادری  
کے مدرسہ منہاج القرآن میں اپنے دروس و تدریس  
کے دور کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ فقیر منہاج  
القرآن میں اس وقت پڑھا دیا تھا۔ کہ پیغام آیا۔ علامہ  
القادری بگڑا رہے ہیں۔ جب میں گیا تو قادری صاحب  
نے کہا۔ آپ نے فہمی و فرائی نہیں پائی۔ جو  
میں نے کہا کہ میں نے صنعت کے مطابق دستار  
جو پہنی ہوئی ہے۔ پروفیسر صاحب نے کہنا۔ یہ  
ڈپٹیں کے خلاف ہے (امام زادہ) میں نے کہا میں تو جانتا  
ہوں کہ آپ اور طب کے سرپرستی دستار ہو۔ پروفیسر  
صاحب نے پھر کہا۔ یہ ڈپٹیں کے خلاف ہے۔

● اس پیر میں نے کہا۔ ڈپٹیں اپنا پاس رکھو۔ اور  
درس کو اختصار کرنا۔ وہاں سے میرے آنے کا  
یا بحث یہی دانت تھی استغفر اللہ یہاں تو پروفیسر  
صاحب خود دو صاحب سے بھی بڑھ گئے۔ کیونکہ  
موردی اور دوسرے کئی لوگ اگرچہ عامہ شریعت سے  
محروم تھے لیکن کسی نے نام نہاد ڈپٹیں کو مہر و شرف  
پر ترجیح تو نہیں دی۔ یہ ہے "مٹی کے پیالے میں کپے  
پینے کی سختی سے پابندی کرنے والے"

علامہ القادری کا اپنی نمونہ و نمائندگی اور قیادی مفاد امت  
کے تحت ظاہر و باطن اور قول و فعل کا تضاد۔ اور  
سنت عامہ شریعت سے محرومی و امتیازی کی بے ادبی اور  
اس پر انگریزی ڈسپلین اور روایتی قہر کی توجہ جھینے  
کی عکاسی روش و ذہنیت۔ دلا حول ولا قوۃ الا باللہ  
بلکہ اس شخص کی فیملی پسند و ناپسند  
**مولانا نہ کہو** ذہنیت کا یہ عالم ہے کہ اس نے  
اعجازات سے درخواست کی ہے کہ ان کے نام کے  
ساتھ مولانا لکھنے سے گریز کیا جائے اور ہفت روزہ  
نہا لاہور ۶ جون ۸۹ء میں علامہ القادری کا ذکر زبان  
انگریزی کے پیر میں لکھ کر پروفیسر نام سے کیا جائے۔ سخت  
مبارک کے تحت اور اہل اسلام کے عام معمول کے مطابق  
مولانا نہ کہا جائے۔ جو شخص اب بھی اس شخص کو نہ سمجھے  
پھر اس کو خدا ہی سمجھے۔

**شراد و فریب** کی حد ہو گئی ہے کہ ایک طرف شریعت  
طہر و ستر پاپڑا اندرونی و بیرونی ماحول و ماحولیت زندگی  
طہر اور روح میں ڈوبا جاتا۔ سر پر وجامی ٹوپی۔ وادھی  
کی من مانی کی ٹیڈی۔ انگریزی دھڑکی دھوم دھام کوٹھل  
کھار۔ فیملی پران۔ وادی سکا۔ آ۔ نو نو بازی۔ بیڑ لکھنا۔ ٹیلی فون

سکا شکوک و راقول برادر پہرے دار سرکاری ماڈرن  
انداز کا دفتر و دیگر ٹیرسٹ عوامی روپا ہی قسم کی پارٹی  
"عوامی تحریک" اس کا چیئر مین اور ڈاکٹر ویرڈن  
کہانا۔ اور دوسری طرف یہ دعویٰ کرنا کہ "پاکستان  
کی کشتش کرتا ہوں" نئی گروہ کی سنت کے قریب  
ہوں۔ اس لئے نئی کے پیالے میں کھانے پینے  
کی سختی سے پابندی کرتا ہوں۔

عجیب غیور بڑا اسے جبرخ گرواں لغو  
کھا مقبوعین سنت کا ہی انداز و کردار بننا ہے  
پرو فیسر کی طرح دعویٰ کئے بغیر حضرت صاحب کرم و  
وسید فاروقی اعظم اور مصلح صالحین (رضی اللہ عنہم)  
کے قول و کردار گھر پر اور ظاہر و باطن میں سادگی و اتباع  
سنت کا ہی دوہرا معیار تھا۔ ؟ مگر نہیں یہ دوغہ  
ہیں اور قول و عمل میں بعد از وفات تو ظاہر القادری  
کی خود ساختہ شریعت کا کرشمہ ہے۔

نیکے مشتعل اور سینے ظاہر القادری صاحب نے فرمایا  
کہ "چینی کے برتنوں میں کھانا کھانا جائز ہے۔ بچوں  
کو اس پر متنبہ نہیں کرنا کہ وہ احساس محرومی کا شکار  
نہ ہوں۔" (رسالہ "حرمیت" اسلام آباد ۱۳۴۰ھ) اور یہی  
گویا قادیانی صاحب کی اپنی ذات میں ہی تصدیق نہیں  
بلکہ ان کے اپنے گھر اور مالی بچوں میں بھی دوہرا معیار  
جاری ہے کہ خود تو مٹی کے پیالے میں کھانے پینے کی  
سختی سے پابندی کریں، لیکن بچوں کے لئے یہ پابندی و  
تعمیم نہیں۔ اللہ اکبر! اپنی زبانی اتنے بڑے  
"متبع سنت" کی اولاد اور دینی کے پیالے میں  
کھانے پینے کی سنت سے محروم! حالانکہ قادیانی صاحب  
کے گھر میں ان کے بچوں کی بطور خاص تعمیت ہوتی چاہیے

ساکر وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ اور قادیانی صاحب  
کی یادگار بنیں۔ علاوہ ازیں اس نام نہاد متبع  
سنت، کایہ جملہ کفر و کفر و کفر ہے کہ وہ  
دیکھے احساس محرومی کا شکار ہوں؟ یعنی دوسروں  
کے لئے اور بالخصوص قادیانی صاحب کے بچوں کے لئے  
اتباع سنت محرومی کا باعث ہے۔ جیسا کہ مرثیہ  
وہیل کی خلاف ورزی ہے۔ حالانکہ اتباع سنت اور  
اس کی تربیت احساس محرومی نہیں بلکہ باعث برکت  
احساس سادگی ہے۔ الحاصل یہ ہے اس  
اتباع سنت کے زبانی دعوے پر اور قادیانی عاشق و سرور  
کی کہانی اس کی اپنی زبانی ہے۔

ناظر سر جگہ ہاں ہے اسے کیا کہیے  
خامہ انگشت بدلتا ہے اسے کیا کہیے  
القرض اس نام پر نظر اور پیش منظر سے یہ واضح  
ہو گیا کہ پرو فیسر صاحب کا ازراہ اتباع سنت مٹی  
کے پیالے میں کھانے پینے کا از خود اظہار صرف  
اپنی غرور و نخوت کے لئے ہے۔ اگر یہ اس معاملہ  
میں تخلص ہوتے تو اپنے ذاتی معاملات کو بھی شریعت  
سنت کے تابع رکھتے، مگر درجہ معاملات میں ان کی  
صراحتہ شریعت و سنت کی خلاف ورزی کرنا (جس کی  
منع و امور میں نشانہ ہی لگائی ہے) اس بات کا ثبوت  
ہے کہ یہ شخص دلی اخلاص و جذبہ اتباع سنت سے  
کوہا ہے۔ ایک طرف متنبہ سننے کا پر تکلف پر تعیش  
فیشن مارکہ ماڈرن انداز و سوشل شخص اپنی ذات کیلئے  
اپنے پروگراموں کے پروپگنڈا پر لاکھوں کروڑوں کا  
اسراف اور دوسری طرف مٹی کے پیالوں میں کھانے پینے  
کے اظہار میں کوئی دلیل و مناسبت نہیں جسے کہ پرو فیسر صاحب  
باز بھی یہ کہ ان کے ساتھ ساتھ لاکھوں کروڑوں کی جائیداد ہوتی ہے

# عورتوں کو آزادی ، مولویوں کو پھانسی

(فرقہ طاہریہ کے منشور کی دو نئی دفعات)

اور محمد ناجوم کی حد بندی کے مسئلہ کی ضرورت نہیں۔  
طاہر القادری کا پہلہ پردہ عورتوں اور مردوں کے چاسوز  
خلع اور اجتماع میں موجود ہونا ہی "شرعی جواز" ہے  
اور بمساق علم

مستند ہے میرا فرمایا ہوا۔

پروفیسر صاحب جو کہیں اور جو بھی غلط سے غلط بات کہیں  
وہی مستند ضابطہ ہے۔ دفعہ ۱۰

اس دورہ مسیحا گوشت کے اعلان کے خلاف کرتے ہوئے  
پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ "میرا فرماتے تھے میں میں مولوی یا  
انتہا پسند پھانسی پر چڑھتا ہے جائے تو قوم کو نہایت مل گئی  
ہے" (نوائے وقت، ۲۷ جولائی، ۱۹۸۲ء)

خواجہ حمید الدین صاحب میرا افسیہ خیز شریف نے  
اس پروفیسری بیان کی نفرت میں فرمایا کہ "ڈاکٹر طاہر القادری  
کے اس بیان کے تحت ۲۳ فریقوں کے ۷۱۹ علماء کو پھانسی  
پر چڑھانا چاہتا ہوں" (نوائے وقت، ۲۷ جولائی) گویا عمومی طور  
پر سینکڑوں علماء کا خون طاہر القادری کی گون پر چڑھنا قابلِ غور  
امریہ ہے کہ اب تو لادین و علماء دشمن حلقوں کو خوش کرنے کے  
لئے بے تکرار حکومت کو طاہر القادری نے علماء کو پھانسی پر چڑھانے  
کا اعلان کیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ان کے گناہیں دیکھیں

خدا انہ خواہاں مستند اگر کہیں طاہر القادری کو اقتدار مل جائے  
تو اس کے ہاتھوں علماء پر کتنے کچھ ظلم و ستم ہوگا۔ ہر حال  
دفعہ ۱۰ کے تحت طاہر القادری کے اعلان کی پھانسی سے  
اس کی علماء دشمنی اور نفرت و دشمنی نمایاں ہو گئی ہے۔ حکومت  
آجے عشاق رسولی علیہ السلام کے لئے اہمیت کا کوئی استثناء نہیں کیا

جولائی ۱۹۸۹ء کے شروع میں فرقہ طاہریہ کے سربراہ  
نے دو بار مسیحا گوشت کی ایک فیس پر روزنامہ "نوائے وقت"  
اور "جنگ" نامہ روزنامہ میں شائع ہوتی ہے۔ جس میں  
کچھ ہندوں آگے سامنے آئے۔ منہ بے پردہ عورتوں کو غلط  
کہتے ہیں اور تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ "ڈاکٹر طاہر القادری  
نوائے وقت کے جلسہ میں چار فی مندر پر روشنی ڈال رہے ہیں"  
نوائے وقت، ۸ جولائی، جنگ، ۱۰ جولائی، ۱۹۸۹ء

بحکم قرآن مسماہ کرام و اہل بیت ائمہ علیہم السلام  
گفتار اور مسئلہ مسائل تو میں ڈاکٹر صاحب ہذا اتنا  
مستند ہے انگریزی کا مستند قرآنی "مردوں عورتوں کے  
مابین حجاب کا قائل نہیں" جیسے غم ہونے کے باوجود

● وہ بار عورتوں میں آگے سامنے اور ● مردوں  
عورتوں کے مخلوط اجتماعات میں شریک ہوتا ہے۔  
● بلکہ ان کے فوٹو اتروائے جاتے ہیں اور اخبارات  
میں شائع کر دئے تو یہ کی پیشین گوئی پوری قوم کے سامنے  
کشیدہ بناتی ہے اور اسلامی پردہ دنیا اور محمد نامہ کی  
مرد و پادل کی بات ہیں ● اور اٹھائی کا یہ حال ہے کہ  
جب ایک مرتبہ ایک مخلوط اجتماع میں خواتین کے مرد  
ساجی علی کے متعلق سوال کیا گیا تو پروفیسر صاحب نے  
نوائے وقت پر ردی سے یہ جواب دیا کہ "ان کی خواتین کے  
صہ بھی حمل و مخلوط معاشرت کے خلاف ہوتا تو یہاں  
و مخلوط مرد و کلام میں (موجود ہوتا) (جنگ کراچی، ۲۷ جولائی)  
یعنی قرآن و حدیث اور احکام شریعت سے پرہیز کیا

جواس کی عمار دشمنی اور اہلسنت دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔ اگر اس کے دل میں عمار اہلسنت کا کوئی احترام پروتا تو کم از کم اسے ان کے متعلق کسی رعایت و خاطر داری اور حق کی علمبرداری کا اقبال رکھتا چاہیے تھا۔

طارق ہر عمار کی سے اعلان چنانسی اس کی عمار دشمنی اور اہلسنت دشمنی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس کی زبان اس طرح عمار کے خلاف شیعے اٹھاتی ہے اس کے دل میں عمار کے خلاف کیا کچھ بغض و عناد ہوگا؟ قرآن مجید میں ہے۔ **فَقَدْ جَذَبَ الْبُغْضَ مِنْ أَهْلِ الْوَحْشِ** (وہ جو وحشیوں کو اپنی طرف سے جھڑپا کر لیا)۔ **وَمَا تَخْشَى صُفْرًا وَهَرًّا أَسْبَدَ** (وہ آگے بڑھ کر گھبراہٹ میں نہ آتا ہے نہ پست و خوار ہونے سے)۔

وجہ دشمنی عمار قادری کی عمار دشمنی کی دراصل وجہ یہ ہے کہ یہ شخص اپنے "نافرمانی" کے لئے "زمانہ" ہر سہ کے زعم میں غلام کر رہا ہے اپنی یاں میں ہاں ملانے اور اپنا پیر و کار بنانے کا خواہشمند تھا۔ مگر جو جو سنگ حق اہلسنت اور اجماع اہل سنت کو چھوڑ کر کسی بھی ذمہ دار و مستند علیہ عام دین سے اس کے نظریات باہر کی تائید و توثیق نہیں کی۔ بلکہ اس کے اساتذہ و علماء سید احمد غامی ص ۱۷۷ مولانا عبدالرشید صاحب جھنگوی ص ۱۷۷ سے متعلق تصانیف و فتاویٰ و بیانات میں اس کی گواہی و اثبات انگریزی کو بالہ قفاقی طعنت

ازہام کی ہے۔ اس نے عمار قادری عمار کرام کی دشمنی میں اس حد تک آگے بڑھ گیا ہے کہ جو طواغیر اس ہو کر انہیں چنانسی چڑھانے کی بڑ بانی کے لئے بنائے۔ جو انہیں پیٹنے والے بنائے۔ اور دوسرے اب تک عمار کرام کی تحقیر و نفی لغت پر مکرر ہے ہے اس نے عمار قادری سے نظیر حکومت کی خوشنودی و قرب حاصل کرنے کے لئے پیٹنے پر اپنی سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر عمار کو چنانسی چڑھانے اور قوم کو ان سے نجات دلانے کا تہی کرنے کا ہے گویا۔ قوم کو عمارانی و

فحاشی، ایسی معاشرہ ہے پر دگی، تحریک کاری، سود رشتوں، منیات کی سنگت وغیرہ تمام جرائم و ذناب سے نجات مل گئی ہے۔ اب صرف اور صرف بڑا جرم و برائی عمار کرام کا جو وہ ہے جس سے قوم کو نجات دلانے کے لئے عمار قادری نے عمار کو چنانسی چڑھانے کا نسخہ تجویز کیا ہے، اور وہ مجھے نظیر اور پیٹنے پر اپنی کے دور حکومت میں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی عمار دشمنی کا مظاہرہ ہو سکتا ہے؟

**الغرض** یہ ہیں فرق عمار کی دشمنی و نفی۔ کہ بے تہاب خواہیں کے آنے والے خطوط پر دیگر انہوں کی شمولیت۔ ان کے فوٹو اتروانا اور اخبارات میں شائع کرنا اور عمار کو چنانسی چڑھانے کے بیانات جاری کر کے عمار اور انہیں سے بغیر آزاد نشی و جہاں کو عمار سے متعلق کرنا اور ان کا دشمن بنانا جس شخص کے ہاں اس کی سیر پر قدم نہ کھنچے ہی ایسے مشرکانہ اور جہاد و دعوت میں اس سے مزید کیا توقع کی جاسکتی ہے۔

**جو شخص** اجماع اہل سنت، اجماع صحابہ، اور اجماع ائمہ اربعہ و ائمہ اثنی عشر و ائمہ اثنی عشر کے خلاف کرے۔ ساری امت اور نبیل الفکر برحق دین سے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائے۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔ کہ عمار کی ایک مجلس میں ہے مختلف یہ کہ جلسے کے عمار کے فتاویٰ اس کہیں مسئلہ دین میں ایک فرقہ ہیں۔ لہذا میں اس میں ان کے اقوال و تقریرات اور فیصلوں کو سند تسلیم نہیں کرتا۔ ایسے شخص کی زبان سے عمار کرام کے حق میں کلمہ غیر مجھے نکل سکتا ہے؟

**علماء جنگ** جب کہ عمار کی حق لغت میں مسلسل آگے بڑھتے ہوئے ان کے



۱) ملار کی عقیدہ کو بے جا زور اور کم علمی قرار دیا اور کہا کہ ملار تو یہ بھی نہیں جانتے کہ سیکورکس بلا کا نام سب سے میں فریقہ بندی اور مسک بندی کا دشمن ہوں۔ یہ برسریت اور دیو بندیت کوئی مسک نہیں۔ میں ان ملار کے خلاف جنگ لڑ رہا ہوں جو اسلام کا استحصال کر رہے ہیں۔ میں ان سے خود فروغ نہیں ہوں اور نہ ہی ان ملار کے فتوؤں یا حمایت کا محتاج ہوں اور وہ نامور جگہ احمدیہ ایڈیشن ۱۰۰ ج ۱ ص ۱۰۹ (۱۰) ملار حلقہ فرمائے کسی جہد و سنگدل کے ساتھ ظاہر القادی ملار کی کوادرکشی میں مصروف ہے۔ اور انہیں اسلام کا استحصال کرنے کا مذمہ گردان کر کیے گئے ہیں انار میں ملار کو فساد حقیر و تفویک بنانا اور ان کے خلاف جنگ لڑنے کا اعلان کرتا ہے۔ اگر یہ کہ جائے کہ ظاہر القادی کے ادارہ منہاج القرآن اور عالمی تحریک کا سب سے بڑا فساد ملار کرام ہی ہیں تو اس میں مبالغہ نہیں بلکہ کیونکہ ملک و معاشرہ کے اور کئی پرہیز سے بیزام ذیل و عام طبقہ کے خلاف اس نے اسی طرح جنگ لڑنے اور پھانسی چڑھانے کا اعلان نہیں کیا، جس طرح کہ ملار کے خلاف ایسی انتہا پسندی اور زیادہ گوئی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ملار کرام کے خلاف اس قدر سب و شتم کے ظاہر القادی کو ترجیح دے کر ملار ہے کہ اگر کوئی شخص ایک لفظ بھی ایسا ثابت کر دے جس کے ذریعہ کسی تحریک یا جماعت کے قاعدہ کی کوادرکشی کی گئی ہو تو ہم بڑی سے بڑی سزا جھگٹنے کے لئے تیار ہیں۔ (منہاج القرآن ج ۱ ص ۱۰۹)

اپنی روایتی دور رخ و دروغ گوئی کے تحت ایک طرف تو اس طرح اپنی پاکو امی کا دعویٰ کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف ملک و معاشرہ کے سب سے معزز طبقہ ملار کو

کے خلاف جنگ لڑنے اور انہیں پھانسی چڑھانے کے پروگرام بن رہے ہیں۔

بڑے ایک باز و بڑے پاک طینت جناب آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں علمائے کرام کے خلاف نفرت و بیزاری کی آگ بجھانے کے لئے ظاہر القادی سے بڑی الفاظ مزہ نہرا لگا ہے۔ اگر نہ ہم مذہبی جماعتیں مسک ہیں۔ جبکہ مسک اختلافات میں بیشتر کی ذہنیت فروغی ہے۔ ان کو زیادہ جھڑوی اپنے مکاتب فکر اور مسک کے ساتھ ہے۔ دین کے ساتھ نہیں۔ میں تعصب اور انتہا پسندی پر یقینی نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اہلسنت کے فرقہ پرست بھی میرے خلاف لکھ اور بول رہے ہیں۔ ہمارے جود و جہد میں مولوی کا کوئی کردار نہیں۔ ہم انتخابات میں ملار اور مولوی صاحبان کو کھڑا نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہماری روایتی مذہبی جماعت ہے ہی نہیں۔ ہم تو ایک فاضل القادی انداز میں چل رہے ہیں۔ (ماہنامہ ترجمان ج ۱ ص ۱۰۹) مذکورہ بیان میں ظاہر القادی نے ملار کے مسئلہ پر تاثر دیا ہے کہ • انہیں دین سے جھڑوی نہیں • یہ جنہ تعصب اور انتہا پسند ہیں • اہلسنت بھی فرقہ پرست ہیں۔ اور فرقہ پرستی اور انتہا پسندی کے باعث پھانسی کے مستحق • مولوی کا نہ گوئی کوادر ہے اور نہ ہی وہ انتخابات میں حصہ لینے کا اہل، ضیوع و غیرہ محض اجماع امت کی مخالفت اور ملکیت کی مبالغہ و ورخی و دشمنی سے روکنے کے جرم میں وراثت و ثروت

عمر داران حتی ملار کے کرام کے خلاف ظاہر القادی کی ان کے خلاف مسلسل اس قسم کے غلط بیانات پھیلانا اور ان کی کوادرکشی میں کوثران و سنا کیسی کمزوری و نفعی کی بات ہے۔

# صادق کی صداقت پر حالات کی شہاد

پہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

مولانا عبد الستار خان نیازی نے فرمایا کہ

اپنے آپ کو بروہی کتب فکر نہیں کہتے۔ ان کا کام بہت مشکل ہے اور ہمارا کتب کچھ باروں میں اٹھ بے اور کام آسان ہے۔ بہت روزہ سیاہی لوگ لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۷۱ء) ہمارا تقاریر کی نئی سیاسی جماعت بنانے کے بارے میں مولانا نیازی نے کہا۔

کہ پروٹیسٹو مودت جمیعت علما نے پاکستان کے مقابلے میں سیاسی جماعت بنانے سے ہیں۔ اسی لئے ان کی سیاسی

مطلوبہ پر بعد میں مقابلہ کیا جائے گا۔ (جنگ لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء)

مفتی محمد حسین نعیمی نے کہا کہ: قادیانی اپنے

باعث مرتد ہیں ایسا شخص جو اسلام کے بعد کافر ہو وہ مرتد واجب القتل ہو جاتا ہے۔ پروٹیسٹو ڈاکٹر طاہر القادری قادیانی

کو مہلے کی بھرپور دعوت دینے کیلئے کہنے کے باعث اپنی سیاسی ضرورت کے پیش نظر ای کی مخالفت سے بچنے

کے لئے قادیانیوں کو معنی کا فرق واضح کر دیا۔ د

مال کے تحفظ کا اعلان کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پروٹیسٹو

طاہر القادری کو یہ نظریہ یا خیال غلط ہے کہ دیر معنی کا فرق

کی طرح قادیانیوں کو تمام مراعات اور حقوق دینے کا معنی یہ

مکتوب و ملت کے خلاف ہے۔ (جنگ لاہور ۲۱ مارچ ۱۹۷۱ء)

جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی نائب صدر صاحبزادہ غلام محمد

گیا دور جب تنہا تھا میں انہن میں

فرقہ طاعن کے سربراہ کے رہے ہیں اگرچہ علامہ گرام کی

جو جن بھر تقاضا شیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ مگر کچھ عرصہ

قبل "رضائے معطلے" اور کتاب لا جواب خطہ

کی گفتنی کے ذریعہ جب مسلم و مؤثر فوج پر فرقہ نڈاک

سربراہ کے انکار و اجازت حاکمیت و دوغذ بالیسی اور

مسکب و علمیت سے انحراف کے خلاف اختلاف حق

کے لئے کلمہ حق بلند کیا گیا۔ تو الحمد للہ ملک و دیوی

حکومت شہادت کو غور و فکر کو موقع ملا اور وہ پروٹیسٹو

مسکب سے کوئی حد تک خبردار نہیں گئے۔ البتہ بعض صحرا

نے اس گفتنی کو حسد و غش پر مبنی کیا حالانکہ یہ جمیعت

حق کی آواز تھی۔ اس میں حسد و غش کی کسی ذاتی و نفسانی

شے کا شائبہ بھی نہیں تھا۔ بہر حال اب جب کہ اسی کے

سیاست سے لائق کے اعلانات کے برعکس ۲۵ مارچ

کو پروٹیسٹو طاہر القادری نے سیاسی جماعت بنانے کا

اعلان کیا۔ تو اس دوغذ بالیسی نے ایسوں، بیگانوں کو

مزید چونکا دیا۔ اور بالخصوص سنی بروہی علماء و

اجاب پر واضح ہو گیا کہ فرقہ طاہریت۔ مرتد اور

وسلک طرہ پر سی اہلسنت و جماعت کے لئے خطرہ بنی

بلکہ سیاسی و ملی طور پر بھی پروٹیسٹو مسکب اہلسنت و

جماعت کے خلاف فہرست فتنہ و سازش بے شمار

بغض و نفرت اور صادق صداقت پر مبنی ہے۔ اس

صورت حال کے متعلق انہوں نے بیگانوں کے بعض تاثرات

بیانات درج ذیل ہیں پڑھیے اور مردھیے۔

نقشبندی مرکزی ناظم اطلاعات مولانا قادری غلام رسول صاحب زادہ محمد عرفان شہیدی اور مولانا محمد رفیع نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ پروڈیوسر فیروز خان قادری نے خواتین اور شہداء کی بنیاد پر سیاسی پارٹی بنانے کا اعلان کر کے اہلسنت کی صفوں میں انتشار کے خضاب پرا کر دی ہے اور انہوں نے سرمایہ داروں اور جاگیر داروں کے بلی روستے پر مبنیوں کو منتشر کرنے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ کبھی پروان نہیں چڑھنے دینگے (رجسٹر لاجور ۲۲ دسمبر) فیصلہ گاہ کے طور

## مرکزی مجلس کنٹرال ایمان

ناظم اعلیٰ محمد سلیم مست قادری، سیکرٹری اطلاعات زانا محمد نواز اور قاضی سیکرٹری صاحب علی محمدی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ پروڈیوسر فیروز خان قادری کی جانب سے نئی سیاسی جماعت بنانا اسلام اور ملک و ملت کی عزت نہیں بلکہ نئی سیاسی جماعت بنانا اہلسنت و جماعت کی مرکزیت کو کمزور اور سیاسی فتنہ کو منتشر کرنے کی سازش ہے۔ پروڈیوسر طاہر القادری شروع سے متواتر اس بات کا غور اور احاطہ کرتے رہے ہیں کہ میں سیاست میں نہیں آؤں گا۔ ادارہ منہاج القرآن کے صاحب اس کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ پروڈیوسر اس سیاسی جماعت میں نہ جہد نہیں گئے اور نہ ہی کسی طرح برائیکش میں حصہ لیں گے بلکہ اس کی سرپرستی کریں گے۔ ایم کوہلم کے باقی و سرپرست الطاف حسین کے پاس بھی کوئی تنگی عہد نہیں ہے اور نہ ہی اس سے عوامی برائیکش میں حصہ لیا۔ وہ ایم کوہلم کی سرپرستی کر رہا ہے تاہم اس کو سیاست سے جدا نہیں کر سکتے۔ اسی گہرے گناہ کہ پروڈیوسر طاہر القادری سیاست میں نہیں آئیں گے سراسر جھوٹ ہے (دنائے دکن لاہور ۱۸ دسمبر)

## جمعیت علمائے پاکستان

سیاسی جماعت کا باقاعدہ اعلان نہیں ہوا لیکن ان کی مخالفت بڑی شدت سے شروع ہو چکی ہے اور جمعیت علمائے پاکستان اس مخالفت میں پیش پیش ہے۔ پیچھے دونوں جمعیت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سید ہاشم زامخانی نے طاہر القادری کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنی الگ سیاسی جماعت بنا کر اہلسنت کو تقسیم نہ کریں۔ جمعیت کے صوبائی قائد عام محمد سید حفیظ شہیدی نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے جس میں طاہر القادری کی جیسپ، کوٹھی اور دوسری علامات کا ذکر کیا ہے اور ان کی قدامت کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جمعیت علمائے پاکستان کے بعض عہدیدار طاہر القادری کے بارے میں سلوات مان رہے ہیں کہ یہ ہیں جو قادری صاحب کے خلاف اعتدالی کی جائیں گی۔ (سیاسی تجزیہ مشرق لاہور ۱۸ دسمبر)

## علامہ منظور احمد قاضی

۱۹ دسمبر بروز جمعہ الملہ لک خان میں ایک تبلیغی جلسہ عام ہوا جس میں منظر اسلام طاہر مولانا محمد منظور احمد قاضی اور پروفیسر شریف نے خطاب فرمایا نیز اس موقع پر فرقہ وارانہ اور رسالہ "وہائے مصطفیٰ" کے بارے میں سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ رسالہ "وہائے مصطفیٰ" تو حلال اہلسنت ہے اور میں نے خود طاہر القادری کی تقریریں سنیں اور ان میں شریف ہیں جس سے ملک اہلسنت کی نفی ہو رہی ہے۔ دیت کے منہ میں ہیں طاہر القادری غلطی ہے اور اے گرام سے انحراف نہ لیا (محمد رفیق احمد علی پیر پور) لاہور ۱۸ دسمبر (۱۹ دسمبر) لاہور کے بیان میں کیا گیا ہے کہ پروڈیوسر طاہر القادری نے غیر مہلک اور قادیانوں کو بھی جماعت میں شمولیت کی اجازت دے کر عوام کو بادل کی بجائے دھندلے دھندلے

**دیوان صاحب** جس پر براہ دیوان سید اکبر سیدی نے کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری غیر ملکی اشارے پر اہلسنت کے لئے فتنہ بنا جاتے ہیں۔ منگوا اہلسنت بیدار ہیں وہ حق کے علاوہ کچھ نہ کہتا ہے کہ اس کے اور انہیں فتنہ پھیلانے کی سہرا جانت نہیں دی جائے گی۔

**مولانا منظور احمد شاہ**۔ سربراہ مولانا منظور احمد شاہ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری کو عزت اس نہیں آئی اور اب ان کا دل بڑی تیزی سے ان پر مسلط ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء پاکستان کی موجودگی میں ان کی تمام بنیادی سیاسی جماعت کسمپرسی و دشمنی اور فتنہ مسلط ہو رہا ہے۔ وہ اپنے مذہب و عقائد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

**مولانا محمد سعید اسعد**۔ مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت کے سربراہ مولانا محمد سعید اسعد نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری کی جانب سے فتنہ شریعت پر ختم کر دینا اور پھر یہ کہ ہم مسلم کے لئے کے الزام پر وزیراعلیٰ میلان شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسیحی ہو کر خود کو امتیاب کے لئے جہنم کر دیں اور پھر دین پروفیسر طاہر القادری کو جو فی ہتھان تو لاشی پر عزت ناگ سزا دی جائے۔ انہوں نے پروفیسر طاہر القادری کی جانب سے برسرِ اقتدار اگر ایک سال میں دشواری کے ملحق خاتمے کے ساتھ ساتھ غریبوں میں بے ہزار روپیہ کی کس تقسیم کرنے کے اعلان پر اسے مفاد دوسری کا حال قرار دیا اور کہا کہ عوام میں سیاسی دشواری ختم ہو کر خیریت ہے۔ (جنگ نامہ، ۲۰ جولائی ۲۰۱۲ء)

**مفتی غلام سرور قادری**۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کی تحریک تو ان کے عقائد کے ساتھ جھگڑ کر ہوئی۔ کتاب کی دوسری طرف سے نہیں پڑھ سکتے مگر اس کے باوجود

صرف پراپیگنڈہ کی بنیاد پر وہ اپنے آپ کو بڑا عالم دین صاحبِ روایت اور اب سیاست دان سوانے کی جدوجہد کر رہے ہیں یہ شخص مذہبی طور پر بے دین، علمی طور پر جاہل اور سیاسی طور پر بے شعور ہے۔ اس نے ہوس اقتدار کیلئے پاکستان کو عوامی تحریک کے نام پر برسرِ پایا ہے۔ انہوں نے کیا کروں غلوں اور شائقوں کے نام پر اپنی سیاسی ہوس کو لاری کا ٹھیلہ بھیلے رہتے ہیں۔ اس لیے انہیں ہے کہ عوام اہلسنت طاہر القادری کے بھندے میں نہیں آئیں گے۔

**مولانا غلام علی اکبر قادری** نے کہا کہ طاہر القادری کی روایتی دعوت نے بڑا ہم کو راز ادا کیا ہے۔ انہوں نے مجھے بھی دعوت دی تھی مگر میں نے اسکی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ میں انہیں حق پر نہیں سمجھتا۔

**صاحبزادہ حامد سعید**۔ اہلسنت کے ناظم اعلیٰ نے کہا کہ یہاں میں کیا ہے کہ غلوں کی دوران علامہ سعید احمد سعید عالمی طاہر القادری کو بیت چیلہ لگا کر قرار دے چکے ہیں۔ اس لیے ہم پر ان کی کسی نئی سیاسی یا غیر سیاسی قلمبازی کا کچھ اثر نہیں۔ طاہر القادری کی جماعت میں غیر مسلم اور قادیانوں کی شمولیت سے بہت سے نئے نئے گھڑے ہوئے اور امت مسلمہ میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکنے کا اندیشہ ہے جس سے ملک کی سالمیت کو بھی خطرہ لاحق ہے۔ (جنگ نامہ، ماہنامہ نوائے اہلسنت، لاہور، جون ۲۰۱۲ء، صفحہ ۵)

مفتی محمد حسین صاحب نے کہا ہے کہ: پروفیسر طاہر القادری  
 کی سازش کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی نئی سیاسی جماعت  
 میں قادیانیزم کو شمولیت کی دعوت دے کر جمہوریت کے فیصلے  
 انہیں ملک میں خائیں پھیلنے کی دعوت دی ہے۔ پروفیسر  
 طاہر القادری نے جس طرح آج اپنے فاقی طور پر اقتدار میں نہ  
 آئے ان کے حلیہ و وعدے سیکھتے ہیں۔ اس طرح وہ کچھ عرصہ پہلے  
 مسابقت میں نہ آنے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اس لیے ان کے  
 کسی وعدے پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ قادیانوں کو اپنی جماعت  
 میں ممبر بننے کی دعوت ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے رسول  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تباہی مولا علیؑ سے اور پاکستان کی  
 سلامتی کے خلاف بھی سازش کی ہے۔ اس لیے جب کسی  
 سیاسی جماعت میں کوئی رکن جتنا ہے تو وہ ملکی دستور کے مطابق  
 پارٹی کا سربراہ بھی بن سکتا ہے اور پارٹی کا سربراہ ملک  
 کا بھی سربراہ بن سکتا ہے۔ اس طرح پروفیسر طاہر القادری نے  
 مسلمانوں کی سوسائٹہ جہد جہد سے خلائی کی ہے۔ اور  
 اپنی سستی شہرت کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں  
 سے بھی مصالحت میں شرم محسوس نہیں کی۔ پروفیسر طاہر  
 القادری پر اللہ کی کوئی نافرمانی وبال بن کر پڑ گئی ہے کہ وہ  
 ردِ عاقبت اور حشر رسول کی حلالہ مستحق ہے جو کہ ریاست  
 کی گونڈیالی میں گر گئے ہیں۔ وہی حشر لیں جسے صاحب نے  
 کیا کہ طاہر القادری ذہنی مریض ہیں اور ان کے بہت سارے  
 خیالات ہمارے فہم سے بالاتر ہیں۔ انہوں نے اپنا دھوکا  
 بشارت اور خوابوں پر رکھا ہے۔ • ویت، شہادت پروفیسر  
 صاحب نے ویت اور شہادت کے سلسلہ میں اجماع امت

کے خلاف جو نظریہ پیش کیا اس سے بہت نقصان  
 پہنچا۔ اول یہ کہ اس سے اسلام کے باقی تمام مسلمات  
 جسے شنگو کہہ گئے اور ایک اسلامی قانون جو آئے والا تھا  
 قبضہ و ویت سے متعلق وہ ان کی مخالفت سے الزام  
 میں پڑ گئی بلکہ اب اس کا امکان نہیں۔ انہوں نے اسلام  
 بیزار لوگوں کا کام آسان کر دیا ہے۔ • قیادت و امامت  
 قیادت اور امامت ایک نئی جماعت کے بغیر ممکن نہ تھی  
 اس لیے کسی مذہبی جماعت کا تعاون حاصل نہیں کیا۔ بلکہ  
 اپنی اقلیتی شخصیت کو نمایاں کرنے کے لیے ایک گونڈش  
 لگایا۔ وہ غیر شعوری طور پر مخالفین اسلام کی سازش کا  
 شکار ہو گئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ضیاء الحق یا ولاد  
 شریف کی مخالفت کریں گے۔ اس سے بڑی کو قیادت ملے  
 گی تو اس طرح یہ مذہبی رجحانات کی حامل جماعتوں کی مخالفت  
 اور ان پر متعبد غیر اسلامی طاقتوں کو مضبوط کرنے کے مترادف  
 لاہور کے زیرِ اہتمام مقامی ہونٹلی فلیٹرز  
**علماء اہلسنت**  
 غلام سرور قادری، مولانا عبدالعظیم زعفرانی، مولانا عبدالغنی

غفری، شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، مولانا ابوالحسن سیستانی، مولانا  
 قادری غلام رسول، مولانا محمد حسین، مولانا محمد انور کاشمی، مولانا عبدالعزیز  
 بروجی نے خطاب کیا۔ علی گڑھ میں نے اپنی تقاریر میں کہا کہ  
 عمر کو ایسا مقابلہ نہیں ملے اور علماء ربانی کی تشریحات سے  
 غصہ ہو کر جدید تشریحات کرنے والے نام نہاد سکالر لاپرواہ  
 القادری (اہلسنت کے مسک اور اتحاد کو ختم کرنے کیلئے  
 کیلئے مبدل میں نکل آئے ہیں)۔ (علماء اہلسنت جون  
 جناب لاہور، ص ۱۸۸)

# نوجوانانِ اہلسنت بتا رہے طاہر القادری

## فیصل آباد

انجمن طلباء اسلام نوری اور نوری  
 کے ناظم ارشد محمود ہیک جنرل میجر  
 محمد حسن بنیاب میڈیکل کالج کے ناظم سید ناصر گیلانی، محمد  
 اعجاز ملک، محمد اسلم اور ان فیصل آباد شہر کے جنرل میجر  
 محمد اختر اعوان، محمد افتخار سعید، نیاز محمد بابر اور ضلع فیصل  
 آباد کے ناظم نصر و شہت جشدیہ و الفقار نورانی نے ایک  
 مشترکہ بیان میں پروفیسر طاہر القادری کی جانب سے نئی  
 سیاسی جماعت کے قیام کو جماعت اہلسنت کی قیادت  
 کو کمزور کرنے کی سازش قرار دیا ہے۔ انہوں نے  
 مولانا شاہ احمد نورانی کو اہلسنت کے مشترکہ قائد قرار دیتے  
 ہوئے کہا کہ مولانا نورانی کی قیادت تعذبات سے محفوظ  
 ہے۔ جبکہ مولانا ہارون قادری کی شخصیت تعذبات کا نشانہ  
 ہے۔ جس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ  
 ایک طویل عرصہ سیاست سے باہل الگ ٹنگ رہے ہیں  
 یعنی دلاتے ہیں۔ لیکن مذہبیت حاصل کرنے کے بعد  
 فوراً علی سیاست میں حصہ لینے کا اعلان کر کے اہلسنت  
 کا نمائندہ تنظیم جمعیت علمائے پاکستان کو کمزور کرنے کی  
 سازشیں شروع کر دیں۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ اہلسنت  
 کی قوت کو تقسیم کرنے کی تمام سازشیں ناکام بنادی جائیں  
 گی۔ (جنگ جہاد ۱۹ جولائی ۱۹۹۸ء)

## جہلم

انجمن طلباء اسلام ضلع جہلم کے ناظم میاں مظہر  
 اقبال اور ضلعی جنرل میجر میجر محمد یوسف رضا  
 اہل جہلم، اشتیاق احمد محمد سعید شاہ، اقبال احمد  
 ساجد محمود برنالہ اور عابد محمود نے ایک مشترکہ بیان

میں کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری کی پاکستانی عوامی  
 تحریک کا مقصد صرف سوادِ اعظم کو منتشر کرنے اور  
 بے یقینی کو کمزور کرنا ہے۔ اور یہ ایک سوچی سمجھی نیکب  
 کے تحت کیا گیا ہے۔ جس میں سابقہ اور موجودہ حکومت  
 کو باہر اٹھایا گیا اور اس پر ہاتھ سے لیکن عوام اہلسنت کے  
 سازش کو ناکام بنادیں گے۔ اور اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ  
 کا حقیقی نفاذ ہو کر ہی سب سے بہتر ہوگا۔ لہذا انہوں نے واضح  
 کیا ہے کہ انہوں نے طلباء اسلام کے کسی بھی کارکن کی کسی  
 بھی تحریک سے نہ کوئی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں  
 اور نہ ہی کارکن انہوں کی حمایت کرنے پر آمادہ ہیں۔

## سیالکوٹ

انجمن طلباء اسلام۔ انجمن  
 نوجوانانِ اسلام۔ جماعت اہلسنت  
 انجمن قادریہ پاکستان کے سربراہ رشید جودہی آف بک  
 سہ ایک ہائی جارجی کرتے ہوئے علامہ طاہر القادری سے کہا  
 ہے کہ اگر وہ ملک میں نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے خواہشمند  
 ہیں تو انہیں جمہوریت چاہئے پاکستان اور جس نے نظامِ مصطفیٰ  
 کے لئے تیار نہیں کروا دیا ہے۔ اسے مل کر چلنا چاہئے  
 تاکہ مشترکہ جدوجہد سے نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ میں آسانی پیدا  
 ہو دے۔ (وقت ۲۰ جولائی ۱۹۹۸ء)

## پاک پتن

طاہر القادری کے ایک ساتھی اور دست راست  
 صاحبزادہ خادم حسین نے کہا ہے کہ طاہر القادری طویل عرصہ تک انہوں  
 خاندان سے غلط رہے ہیں۔ انہیں وزیر اعلیٰ وزیر خزانہ کی خدائیں مل رہی  
 تھیں۔ انہوں نے اسلام آباد حکومت کے کسی بھی شخص سے نہیں ملے۔ وزیر اعلیٰ  
 خلاف طاہر القادری کی سیاست کی شہرت میں انہوں نے اور کچھ ملے غلطی

تخلیف کر دی گئی۔ (افغانی وقت لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۸ء)

(دوسری کی زبان سے)

# پروفیسر طاہر نقادری اور اخبارات و رسائل کے تاثرات

نوائے وقت :- ایک طرف تو پروفیسر صاحب کا یہ اعلان ہے کہ نہ میرا

کسی حکومت سے عداوت ہے نہ مفاد... شاید منہاج القرآن وہ واحد ادارہ ہے جس نے آج تک حکومت سے ایک ٹینک پیسے کی اعاد نہیں لی۔ لیکن نہ ہر دولتی صورت حال کیسی ہے؟ بعض اوقات

دوسری داری میں دنیبا داری بہت

ملوث وقت کا ایک مضمون ملاحظہ ہو۔

دہ دہ بر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف اور ادارہ منہاج القرآن کے سربراہ پروفیسر طاہر نقادری بڑے بڑے دوسرے ہیں پروفیسر صاحب میاں صاحب کی خانہ دانی مسجد جامع اتفاق میں جمعہ پڑھاتے ہیں اور اسی سے چند لوگوں کے فاضلے پر ہفتہ اکیلا ہمارے پر واقع ادارہ منہاج القرآن بھی خوب صورت شہادت کے ناظم اور اس کے معاملات کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے چند قدم کے فاضلے پر ان کی رہائش گاہ ہے جس کی تعمیر میں ان کے ذوق اور نفاست کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ طاہر نقادری

صاحب نے ان کے بعض انتہائی جلسوں میں شامل ہو کر ان کی حق داری کی گواہی دی میاں صاحب وزیر اعلیٰ بیچہ یاری نبھا رہے ہیں اور نواب کاسیہ ہیں نواب کاسی میں جتا یا گیا ہے کہ ادارہ منہاج القرآن کو ایک دینی یونیورسٹی بنانے کے لئے ڈاکوئی شپ سوک سنٹر میں آجوں نے ۱۶۶ کمالی اراضی عطا کی ہے اس کا سرکاری نرخ ۳۵ ہزار روپے فی کناں ہے جبکہ بازاری نرخ اس سے کہیں زیادہ

ہو گا۔ میاں صاحب نے اس عطیہ میں مزید عطیہ ملائے ہوئے اس کا نرخ ایک چوتھائی سے بھی کم کر دیا میاں صاحب کے اس فیصلے کی وجہ سے سرکاری خزانے کو کم و بیش ۴ لاکھ روپے کم وصول ہوئے اگر یہ اراضی نیلام کر کے نیچے جاتی تو پھر ات کچھ اور ہوتا اس طرح صاحب لگایا جلتے تو خزانے کا مددگار بن جاتا۔ "گردوں تکسہ بچتا ہے... میری مائی

تو میں صاحب نے پروفیسر صاحب سے جو چند لاکھ وصول کئے ہیں وہ بھی واپس کر دیں حکومت جہاں ۴ لاکھ کا حصہ اٹھا سکتی ہے وہاں مزید چند لاکھ کا بوجھ برداشت کیوں نہیں کر سکتی؟ (مفسر: لفظ حق ہے کہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتی) پروفیسر طاہر نقادری (در حقیقت)

**المصطفیٰ** :- ایک وکیل ہے اور کرسیوں کی مرشد ہے کہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ کر دکھائی دیتی کہ اس نے واپس ہی اتفاق مسجد میں غیب ہونے کے بعد جھوٹ ہی ہے خطابت سے پہلے تو پتلون بیٹے ٹالے باندھتے واپس منڈالتے تھے ان کو اس حالت میں بار بار دیکھا گیا (نہندہ ہذا المصطفیٰ) تاہم ترمیم (۱۱ ستمبر ۲۰۰۱)

**الاعتصاف** :- پیر متحدین کا ترجمان ہفت روزہ الاقتصاد لاہور ۲۴ مارچ ۲۰۰۱ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ "ڈاکٹر طاہر نقادری کے دورہ ڈنمارک کے دوران باوری صاحبان سے مناظرہ ایکسچانچا قدم ہے اور دین کا تقاضا بھی۔ لیکن باوری کے اس سوال اگر تمام مسلمان اسلام پر متفق نہیں ہیں اگر نہیں تو شیعہ متنی کا اختلاف کیوں ہے؟" کے جواب میں موصوف نے

حقیقی اور بنیادی شیعہ سنی اختلافات کو فقہی تشریحات  
تغیرات پر مبنی قرار دے کر حقیقت کو جاننے کے  
سلسلہ میں کوتاہی برتی اور نادانانہ طور پر اپنی تفسیر  
کی ترجمانی کی۔ گمان ہے کہ موصوف نے شیعہ فرقوں کی یہ  
انداز نشینی صاحب کے اتحاد بین المسلمین قریب سے  
دلفریب نعروں سے متاثر ہو کر اپنا یہ کلام

موصوف کو ہادی کے جواب میں واضح کر دینا چاہیے  
تھا کہ مسلمانان اہل سنت و جماعت کے پاروں حکایت  
تک میں دہر رسالت کی طرح دہر مابعد رسالت میں بھی  
کوئی اصولی اختلاف پیدا نہ ہوا۔ لیکن شیعہ چونکہ اختلافات  
کی بنا پر دائرۃ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں اس لئے  
اسلام پر مسلمانوں کا دل بجز اسلام سے خارج شیعہ کوئی  
اختلاف نہیں ہے۔ خدا ناک ہے اور نہ ائمہ ہدایت  
پر شیعہ اختلافات دراصل کفر اور اسلام کا اختلاف ہے۔

## طاہر القادری مبدل سیاست ہیں

ہرمذ فیض طاہر القادری ایک عرب سے سیاست  
پہلے آنے کے لئے برطرف ہوئے تھے۔ مگر نبی کے  
ذہن پر اعلیٰ نواز شریعت کی لازمشیں "انہیں ہندو لکھے ہوئے  
تھیں۔ آخر یہ باگ توڑ کر لکھے اور سید سے سیاسی  
فکریات سے قبول اترے۔ جیسے ان کے آتے ہی ہاروں  
طرف دھڑکنے لگے۔ جیسے سیاست کے عمل  
میں خطرے کے اہام کو بخنہ نہیں سمجھتے اور سیاسی لوگ  
ہر جہاز سے جو کرا دھرا دھرا ہٹاتے بیٹھتے۔ ان کو تو رحم  
تھا کہ ان کے انقلاب کے اعلان کے ساتھ ہی ملک  
بھر سے "سواد اعظم" کے لوگ "بیدخلوں کی دین

اللہ افواج کا منظر پیش کریں گے۔ مگر جس نے لباً اور  
کر خاک شد۔ اسے شک باہر سے بھی لوگ آئے اور  
انہوں کے لوگ بھی جمع ہوئے۔ مگر اس کا نفس کو اجتماع  
کے لحاظ سے عام جلسوں سے مختلف نہیں کہا جاسکتا  
● موصوف نے اپنے پورے جوش و ہنسی سے اپنی  
جماعت کے نام کا اعلان کیا اور نام کیا نکالا "پاکستانی  
عوامی تحریک"۔ یعنی اسے پاکستان پیپلز پارٹی یا  
عوامی نیشنل پارٹی یا نیشنل پیپلز پارٹی بھی کہا جاسکتا  
ہے۔ یہ اپنی کارتر جماعت ہے ● پھر مشور پیش کیا گیا  
جس میں سب سے بڑا نقطہ وہی ہے جو سب کے ہاں  
موجود ہے اگر کوئی نئی چیز ہیں تو وہ طاہر القادری ہیں  
جسے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ تمام مباحثہ شرک کے لوگ  
حتیٰ کہ غیر مسلم قادیانی بھی اس کے دشمن بن سکتے ہیں۔ کوئی  
احتمال بجا ہوا۔ جہاں کے ساتھ اتفاق کرے گا۔ کیونکہ  
قادیانیوں کی محبت میں کوئی معقول بریلوی، دیوبندی  
باجوڑیہ اور شیعہ اس جماعت کو دشمن نہیں بن سکتا۔  
آج سمجھتے ہیں کہ اس شخص کا یہ اعلان پہلے ہی  
اس تحریک کی ناکامی پر مشتمل کر گیا ہے۔ ان کا نفس  
میں وہ نفسی مظاہرہ تھا۔ رات کی آتش بازی کی طرح چمکا  
اور پھر غائب ہو گیا۔

ہم جانتے ہیں کہ جناب قادیانی صاحب  
**تماشہ گری** اپنی تقریروں کی گھن گرج میں بہت  
سے تماشے دکھا سکتے ہیں مگر یہ تماشے  
ان سے کوئی معقول سیاسی انقلاب نہیں اُٹھ سکتا۔ ان کا  
دعویٰ قادیانہ ہے کہ وہ قادیانہ کی مسلم لیگ کی طرح ایک مثالی  
اور اللہ کی برکت پر قائم رہا کریں گے۔ مگر ان کے مشورے  
واضح ہوا کہ وہ مسلم لیگ، جماعت اسلامی، پیپلز پارٹی



اور تحریک استقلال کے منشوروں کا مطویہ ہے۔ یعنی اس میں اسلام بھی ہے، سوشلزم بھی اور سیکولرزم بھی ان تبدیلی کی موجودگی میں کوئی ایک نظام بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ایسی "لنقال" جماعت سے کسی قابل فکر "ڈکٹر" نہ کہ نئی نئی جماعت بھی نہیں کی جا سکتی۔ ہمارے نزدیک قادری صاحب کو خبر منہاج القرآن کے ذریعہ نظام مصلیٰ پورہ کا قادیان بھی سیاست کے غار زار میں الجھ کر رہ جائے گا۔ اور ایک دن وہ خود پکار جائیں گے۔

## رسالہ "جٹان" لاہور

پروفیسر انگریز القادیان نے بالآخر اپنی سیاسی جان پاکستان عوامی تحریک کے قیام کا اعلان فرمادیا۔ بہت دنوں سے اس نئی جماعت کے بارے میں کچھ اس انداز سے پریسینڈا انہم جا رہی تھی کہ گویا ڈاکٹر صاحب کی قیادت میں کچھ لڑائی و منہج کے بلند عزم اور حوصلہ مند لوگ غیر معمولی انقلابی پروگرام لے کر میدان عمل میں اترنے والے ہیں۔ بورڈ بچتے ہیں دیکھتے موجودہ مایوس کن سیاسی فضا کا رخ امید و کامرانی کی طرف موڑ دیں گے۔ مگراٹھوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا خطاب ایک روایتی سیاست دان کے خطاب سے مختلف تھا۔ جس میں منطقی حالات پر ایک سطحی سی تنقید کی گئی تھی اور میں "ڈاکٹر کی انکرومنڈیشن" ہے بلکہ "ادھر نہ کوئی پروگرام عمل، جیسا کہ تیرا تو صرف یہ کہا کہ" اپنی حکومت کے قیام کے تین سال کے عرصہ میں سرزمین پاکستان پر انقلاب برپا کر دیں گے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب کو پہلے حکم منہاجی ملے

پھر وہ یہاں انقلاب برپا کریں گے۔

کون جیتتا ہے تیری ذلت کے سرچونے تک۔ اگر ڈاکٹر صاحب یہ قرائے کہ ہم آج سے جدوجہد کرنے کے تین سال میں موجودہ نظام حکومت بدل کر حوام دوست حکومت قائم کر دیں گے اور ملک و قوم کی بربادیوں میں آئیں گے۔ تو کوئی بات بھی تھی۔ ڈاکٹر صاحب اب یہ قوم کسی مرد مسلمان کی منظر پر سے شک و ہمت و ناچاہی کا سہارا بن گئے۔

## "مساوات" لاہور

پورے عروج پر پہنچی ہوئی ہے۔ اس نفرت کا نفیاتی فائدہ اٹھاتے ہوئے طاہر القادری صاحب نے بھی اپنی جماعت کے قیام کے حوالے سے جنرل ضیاء الحق کے اسلامی گائیڈ لائن پر تنقید شروع کر دی ہے۔ اس سے پہلے بعض سابقین کو جو ٹی وی حضرات کی نفسیات سے واقف نہیں ہیں۔ غلط فہمی پوری ہے کہ شاید قادری صاحب جنرل ضیاء الحق کے مخالف ہیں، یہ مخالف صرف توڑا کشتی ہے۔ قادری صاحب پر جنرل ضیاء الحق صاحب کو خوش کرنے کے لئے سو دھبے حرام سارے کو جائز قرار دینے کا ٹوپی دے سکتے ہیں۔ ان سے ہر قسم کے کان بولہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ صبرین کا خیال یہ ہے کہ قادری صاحب اسلام کے نام پر یہ نئی جماعت اپنے حسن مورتی پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب نواز شریف کے اشارے پر قائم کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ملک میں بریوی فرسٹ کی اکثریت ہے اور اس کی قیادت علما شاہ احمد نورانی صاحب صدر جمعیت علماء پاکستان کے ہاتھ میں ہے۔ نواز شریف صاحب چاہتے ہیں کہ اس فرسٹ کی قیادت نورانی میاں کے ہاتھوں سے چھین لی جائے اور ان کے کسی قابل اعتماد شخص کے

پاس آجائے اسی مقصد کے لئے قادری صاحب کی جانب سے ایک نئی سیاسی پارٹی کے قیام کا اعلان کرایا جا رہا ہے۔ ان تفصیلات سے واضح ہے کہ ہر القادری صاحب اسلام کے نام پر نئی سیاسی جماعت اپنے پیروؤں کے سیاسی مفاد کو یا تو تحلیل تک پہنچانے کے لئے قائم کر چکے ہیں۔ اگر وہ نظام اسلام کے بارے میں غفلت ہوتے تو سب سے پہلے وہ اپنے سوداگر جائز قرار دینے والے اس فوجی سے رجوع فرماتے جو انہوں نے جنرل ضدارتی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیا تھا۔ اگر وہ ان کے لئے

**”نوائے وقت لاہور“** ۲۵ مئی کانفرنس کی تیاریاں چھوٹے شہروں حتیٰ کہ قلعہ دیوانت میں بینرواڈیزان کے لئے ہر رنگ ان کے عقیدت مندوں نے انہیں۔

”پاکستان کے عینی اسکے طور پر متعارف کرایا۔ جب پروفسر صاحب اپنی پیچیدہ و جلیب میں سودا طلبہ کو دیکھ گئے تو شکر سے مودب گھڑے ہو کر ان کا پر جوڑیں تالیوں سے استقبال کیا۔ یہ ان کی زندگی کا پہلا اور آخر تھا کہ ان کی آمد میر تالیاں بھائی گئیں۔ پروفسر صاحب القادری نے ہانڈ ہلا کر نعروں اور تالیوں کا جواب دیا۔ جیل کی سیڑھیوں میں ایک شدید مسلک کے فوجی اہلکار حبس میں تھے اور اس سے نئی سیاسی جماعت کے قیام پر یہ متاثر دینا چاہتے تھے۔ کہ نئی جماعت یک مسلکی سیاست کے تابع نہیں ہے۔ سوچی دروازہ کا اجتماع ”ون چین شو“ تھا۔ ایک اور شخصیت کے علاوہ ان کے موجود ہم سفروں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو سیاست کے اسرار و رموز سے واقفیت رکھتا ہو۔ پروفسر صاحب نے اپنی تقریر اور مفہومیں بعض ایسے لغزش جیتے جو پاکستان کی موجودہ سیاست

میں رنگ لاد ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پروفسر صاحب اپنے انقلابی پروگرام میں کوئی نئی بات نہیں کہہ سکے۔ لیکن سچے انہوں نے نہایت جلد بازی میں اپنے پروگرام کو پیش کیا ہو۔ مگر سیاست میں خود کو نمایاں کرنے کے لئے ایسی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے جو رخنے کے جیسے پیر سے کا حقہ واقف ہو۔ لوگوں کے مسائل تو کتنی غم نہیں۔ یہ مسائل جس کو کہہ سے جنم لیتے ہیں اس کا سراغ ملانے کی ضرورت ہے۔ ہر روز نامہ نوائے وقت لاہور میں

**”امروز لاہور“** انقلاب کے سلسلے میں جو سلسلے ہو رہے ہیں ان پر علامہ صاحب کی غلط فہمی کے انداز کی تعبیر پینٹ کی گئی تھی جس پر یہ مشرعی لکھا ہوا تھا۔

۴ ہزاروں سال زندگی اپنی بے فوری پر روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے جہن میں دیدہ دریدا اس پر دیکھ کر بھی احساس ہوتا تھا کہ دیدہ در پیدا ہو گیا ہے اس پر دیکھ کے موجد کا مقصود بھی یہ تھا۔ علامہ صاحب القادری پر اس شعر کے اطلاق کے بعد ہم بھی موی دروازہ گئے۔ جب علامہ صاحب کی تقریر کی باری آئی، تو شیخ میگر بری نے یہ شعر پڑھا۔ ہم نے علامہ صاحب القادری کی تقریر خود سے سنی تمام نکات پر توجہ دی، ہر گزہ خناسا سا محو یہ باتیں اس سے پہلے بھی متعدد بار سنی اور پھر چکے ہیں اگر دیدہ در می نام ہے تو معاف کریں ایسے دیدہ در تو ہر ایک ملک میں ہر سال ہزاروں پیدا ہوتے ہیں بلکہ یہ کہ جاتے تو بے جا نہ ہو کہ یہ ملک تو ایسے مریہ در کے حوالے سے پہلے ہی خود کش ہے اور نئے دیدہ در کو برداشت کرنے کے اعوام میں حوصلہ نہیں ہے (امروز لاہور ۲۵ مئی)

# دعوتِ مباہلہ۔ وہابی بنام طاہر القادری

اس منہ سے جس سے بزرگوں کے اہام و روایا ہر جگہ ہوتے ہیں یا اس منہ سے جس سے کہتے ہیں تجھ پر بھی غارِ حرا میں فرشتہ آیا تھا (کچھ عرصے پہلے) کچھ ہم کو بھی بتا۔ ان کا مبالغہ کا چیلنج بھی خوب ہے وہ طاہر مرزا جو منہ چپا کر پاکستان سے مفرد ہوا تھا، اسے کچھ منہ مینا رہا پاکستان آئے کا کہتے ہیں۔ واہ حضرت واہ! پتہ ہے البیان ہو گا اور میری واہ ہو جائے گی۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رات کوئی کہہ دے دو ٹکٹا صبح سویرے نکلے گا تو روشنی ہو گی اور صبح کہہ دے تجھے بزرگ مانو میں نے جیسا کہا ویسا ہو گا۔

**چیلنج :-** باقی رہی حضرت قادری کے مباہلہ کی بات تو انہیں میں چیلنج کرنا ہوں یہ میرے ساتھ مباہلہ کریں گا۔ میں کہتا ہوں ان پر غارِ حرا میں فرشتہ نہیں آیا، یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ مباہلہ کریں رسول اللہ کے ان کے پاس عالم پیدا ہی اسے پر • اور وہ مباہلہ القرآن میں لوگوں کی زمین بلا چھ شامل کرنے پر • اتفاقِ دالوی کی امداد و تعاون پر • توانہ شریف کی گزارشات پر • جناب طاہر علاؤ الدین کے بیٹوں کے اغوا کے معاملے کی رابعینہ صداقت پر • انقلابیہ کے ان کے جلوس دینے میں اعانت پر • اور مسیحی شہرت کے حصول پر •

ہزاروں سے نکلا ہوں ایک جنٹل مین جو ضرور ہوتا ہے شکارِ قلعہ منجانبہ تشفیق پروری بہت روزہ گلاسٹا لاڈلہ ہاگسٹہ ٹھکانا

• ڈرامہ نگاری، ڈرامہ سازی اور ڈرامہ بازی ..... قصہ کہانی، افسانہ طرازی میرے ملک میں شہرت کا ایک حربہ، حربہ بازی کا ایک چابِ چاب ہے، احکامی شیخ سے صبرِ ترک پہنچ رہی ہے، پورے بنانا کہ تصاویر پہنچنا ۔۔۔ مباہلہ خیانت کی طرف رواں دواں ہے • حکومت کے اشاروں پر حکومت کے خلاف غریب بازی، بلکہ فوٹس لینے والے خود غریب بازی بنے ہوئے ہیں • اور تو اور "شہرت پر پانچ ڈالنے" والے مجرم کے خلاف مظاہرے کرتے کرتے حضرت طاہر القادری "مباہلہ" تک آن پہنچے ہیں اور احتجاجی مظاہرے کو "مظہم نبوت" کا ٹائٹل "کارنگ دے بیٹھے ہیں • حضرت نے یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے لوگوں کو ایک غلط فہمی پر بند پائی کیوں بنایا؟

اور پھر خود صوبائی وزیر اعلیٰ کے ہمراہ "مجرموں" کے پاس کیوں جا رہے؟ اور معاملہ باہمی ملاقات میں کیونکر ملے پڑا؟ • حضرت اپنے انٹرویوز میں قضا دبیانی تک ہی رہتے تو کچھ حد میں رہتے۔ اپنی کتب میں سلف صالحین تو دور کی بات، اپنے ہی ملک کے خلاف بھی رہتے ہیں چنداں پر وہاں نہ مٹتی رکھ ایسے میں ایسا ہونا ایہوں کی عادت اور تارِ منہ ہے • اس طرح تو چوتھا ہے اس طرح کے کاموں میں (جن کاموں میں جناب پڑے ہیں) عوام کے ساتھ کھینا احد پھر ختم نبوت کا جہر دینے کی کوشش کریا حضرت قادری کس منہ سے فتنہ نبوت کی بات کرتے ہیں

(ادھر کفن برداری اُدھر راز داری)

## جنگ کی خفیہ رپورٹ

”نگران وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف عبداللہ صاحب کے تیسرے دورہ کی پہلے پہلے اطلاع منہاج القرآن کے سربراہ پروفیسر طاہر طاہر القادری ان کے ہمراہ جیتے ان کے دورے کا مقصد پھر طاہر علاؤ الدین الگیلانی قادیسی کے صاحبزادوں کے مبینہ اغوا کا معاملہ طے کروانا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر نواز اللہ خاں کے ہمراہ خان آف قلات سے ملاقات کی اس ملاقات میں علاؤ الدین القادری بھی موجود تھے۔ باہمی گفتگو کے بعد اصولی طور پر پہلے پا گیا کہ معاملہ کو مزید طے نہ دیا جائے اور کوئی آبرو منہاج لے کر تلافی کر لیا جائے۔ چنانچہ سلیمان داؤد ماراگت کی شام ہفتے میں طلب کیا گیا جو کچھ دیر ہفتے میں رہا اور اسی رات قلات پر راجہ پر کھڑا گیا۔ پولیس نے بھی ضمانت لے لی۔ بلوچستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ پولیس نے خود ہی ضمانت لے لی ہو۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مبینہ طاہر علاؤ الدین کے شہزادگان اور سلیمان داؤد کی عمریں بھی کوئی بائیس پچیس سال کے درمیان ہیں۔ شہزادگان سلیمان داؤد کے چھوٹے بھائی اور وہ ان کا موصوفیہ ہے۔ شہزادگان کی نانی صاحبہ بی بی گبرائی سلیمان داؤد کی دادی صاحبہ ہیں چونکہ شہزادگان کی نانی صاحبہ نے اپنے مرحوم شوہر کی ایک یادگار تھیں کارا نہیں دے دی تھی اس لئے تنازعہ مٹا اور سلیمان داؤد نے جبری کاپرچہ

لٹوا کے پولیس کی معیت میں شہزادگان کو اغوا کیا۔ ایک ایسا واقعہ جو دو قریبی رشتہ داروں کا بھی نصیب نہ لاسے۔ اسی کے حوالے سے آسمان سربراہ اٹھ اٹھیا۔ اور پروفیسر طاہر القادری نے اغوا کو ایک ایسٹرن بنائے کی کوشش کی اور کمال ہنزہ سے کچھ بتائے بغیر ایک دنیا کو یہ تاثر دیا کہ بلوچستان میں کوئی بہت بڑا ساخروہ دغا ہوتا ہے جس کی وجہ سے ایک معرکہ حق و باطل بیا ہونے لگا ہے۔ تنازعہ کارا تصفیہ محفوظ رکھنے کا سرکاری اغوا کر دیا گیا ہے۔ روزنامہ جنگ لاہور ۱۶ اگست ۱۹۷۸ء

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور اگست ۱۹۷۸ء ملوث۔  
”بھون پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا سسپنس“  
ایک انکشاف۔ پروفیسر طاہر القادری صاحب کے پاس ہم ملے تھے تاکہ کوئی حیرت انگیز حیلے کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی ہو سکے لیکن انہوں نے ایک دفعہ تو ملاقات سے شروع کر دیا۔ دوسری دفعہ صاف کہا کہ میں عوامی سڑک کے احتجاج کا قائل نہیں ہوں یہ عوامی احتجاج اثر پذیر نہیں ہوتا۔ بلکہ انتہا جب بائی کورٹ ہیں اس مقدمہ کی سماعت ہوگی تب اگر میری ضرورت پڑی تو میں وہاں آکر بات کروں گا۔ لیکن سڑک پر آنا عوامی جلدی میں اچھا نہیں سمجھتا۔  
• طاہر القادری صاحب کے اس رویے سے ہم نہایت ہی پریشان ہو گئے اور پھر چند دن بعد بسلسلہ واقعہ ”انہیں عوامی سڑک سے احتجاج میں بھی دیکھا۔ انہوں نے کہ ناموس سرکار (رحمۃ اللہ علیہ وسلم) کی خاطر تو نہ آئے لیکن دفعہ کو ٹیٹہ کی خاطر لاکھوں روپے کے اشتہارات بھی اور سڑکوں پر فائرنگ بھی کرنے والے۔ عوام اہل سنت ان کی اس روش سے سخت دل برداشتہ ہیں۔ بھال اہل شارہ خود ہی کامیاب طاہر دیکھا۔ (مولانا قاضی محمد عبد اللہ شاکر صاحب)

# پروفیسر طاہر القادری کے نام کھلا خط

دھمکیاں مگر آپ اور آپ کے حامی صرف اور صرف حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم ابرہہ پر مبنی ہیں۔ دھمکیوں اور الزام فراہم کرنے پر مشتمل گندہ دلو طوطہ کھد ہے۔ جس میں آپ کے حامیوں کی طرف سے علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے خلاف چند الزامات و اتہامات سے بھرپور تمام خط لے ہیں جن میں کوئی دلیل نہیں، کوئی جان نہیں ہے اور حقیقت سے ان الزامات کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے نہ کسی الزام کا ثبوت ہے۔ نہ دلیل ہے۔ حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کا کوئی فتویٰ کوئی تحقیق ذاتی یا انفرادی نہیں ہوتی وہ تو مسکلتا اہلسنت جمدہ دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے علمبردار ہیں۔ مسلک برہنہ کے ترجمان ہیں۔ ان کی کوئی اپنی تحقیق اور ان کا کبھی کوئی ذاتی نسخہ نہیں ہوتا۔

لہذا دوسرے بزرگوں کی آڑ میں اپنے دل کی گری نہیں نکالنی چاہیے۔ موقوفہ رشک زیر بحث سے ہٹ کر اور دوسروں کے کندھے پر بندوق رکھ کر نہیں چلانی چاہیے اب پروفیسر صاحب سے استدعا ہے کہ وہ اپنے پیہر اکبرہ اس فتنہ کو کوئی ختم کرائیں کہ وہ اپنی انفرادی تحقیقات سے رجوع فرما کر اہل علم و اہل سنت و مسک اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی طرف رجوع کریں۔ میلاد طبع واضح طور پر ظاہر کریں۔ اندھ قالی بولی حق کی فوجیت سے باوجود ہم سب کو فہم و شعور سے بچائے۔ اگر بخار اہلسنت کا اتہام تعصب فرشتے آئیں ثم آئیں۔  
درمختار دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۹۸۷ء

اجاب پروفیسر صاحب سلام منوی! لوگ آپ کو مولانا، علامہ، ڈاکٹر، پروفیسر و خطیب اویس معصفت تو مان سکتے ہیں۔ لیکن دنیا کے سفینت میں آپ کو امام و مجدد یا مجتہد کوئی بھی نہیں مانے گا۔ نہ آپ کو سفینت میں کوئی رخ خدا خدای دین مانی کرنے دیکھا۔ نہ آپ اس کی کوشش فرمائیں اس سے بلاوجہ فتنہ برپا ہے۔ آپ کی شخصیت مجروح ہوگی آپ اپنے آپ کو چھوڑ جائیں گے۔ آپ گھبراہ گھمٹا دو لوگوں کے ہی نہیں رہیں گے۔ محترم اہلسنت حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں صاحب مدظلہ العالی ترجمان اہلسنت حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم ابرہہ اہلسنت غلام محمد قادری و اجاب ضیق محمد صاحب قادری کو اپنی کی طرف سے آپ کو جو سوالات آئے ہیں۔ آپ سے جو وضاحتیں چاہی ہیں۔ ان کا واضح جواب حاصل کریں۔ شریعت کی روشنی میں عنایت فرمائیے اور اس فتنہ کو نہ بڑھنے دیجئے۔ اپنی شخصیت کو مجروح نہ ہونے دیں۔ کیا اچھا بڑا آپ اپنے آپ کو اکابر اہلسنت کے تابع کریں۔ تجویز تو یہ ہے کہ آپ کے حامی شیعوں، واپسوں، اہل بدعتوں، مودودیوں سمیت تمام فرقوں کو مسلمان قرار دے کر تمام فرقوں سے دوستی مہمائی چاہئے تاکہ بڑھ جائے۔ اور جو آپ اپنے لئے ان سے کٹے اور دور رکھتے چلے جائے ہیں۔ اس وقت پوری دنیا کے سفینت آپ کے لغو و فائدہ و فخر کے باعث آپ کے تعجب میں ہے۔

# قائد انقلاب یا امام القلتہ ؟

(مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہوتا تھا۔ اور مسٹر طاہر جھنگوی کو بشارتیں)

• دیکھا ہے۔ ان کے شہادت کو غلام احمد نے دیکھا ہے۔  
• دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔  
• جن لوگوں کو اس نے اپنے گرد جمع کیا ہے۔ وہ  
• خوش عقیدہ لوگ ہیں۔ جن کے لئے محمد طاہر نے  
• حسن بن صباح کی طرح بشارت کی حدیث تیار کی ہے۔

• دیت اور قصاص کا مسودہ اس کی بدولت سرحدوں  
• میں ڈالا گیا۔ عمرت کی گواہی کے لئے اس نے سب سے  
• اگلی دوش اختیار کی۔ لیکن اس کی اب تک کی مقبول  
• یا مخالفت کا حقیقی سبب اس کی نظریہ بدعت ہے۔

• بشارتوں کی بنیاد پر کوئی تحریک برپا کرنے کا  
• سلسلہ اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ چودہ سو سالوں میں ہمارا  
• غلام احمد قادیانی نے شریعت کیا تھا۔ اور اب محمد طاہر  
• جھنگوی کر رہا ہے۔

• شہبوش • اس کے چھوٹے، سکار، اور غریبی ہونے  
• کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ سیدنا خادون  
• اعظم کے اسوے پر عمل پیرا ہونے کا دعوے دار ہے۔

• وہ اور اس کے اندر سے مستحق بھول جاتے ہیں  
• کہ خادون اعظم کو ان کی بدعتوں پر دعووں کے مجرمت ہیں  
• پیغمبر و پیروار پر کوئی نہیں آیا کرتے تھے۔ وہ پیغمبر یا  
• پیغمبر کے چاہنے والے ہیں۔

• اور جب لازم کے سوار ہونے کی باری ہوتی — تو  
• امیر المؤمنین ہونے کے باوجود لازم کے گھوڑے کی  
• جگہ پر گھڑا گئے تھے۔ پتا کرتے تھے۔ ان کو تلب  
• مشائخ کے لئے سب سے زیادہ موزوں تھا۔ لیکن انہوں

• پر دیکھو محمد طاہر آج جو کچھ بھی ہے۔ نوادہ خیرین  
• خیرا راجن اور محمد نظامی (بیٹر) کو اسے (دست) کی بڑھتی  
• ہے۔ نوادہ شریف نے اسے اتفاق سمجھا

• کا پلیٹ فارم ہی نہیں۔ • خیرا راجن تک پہنچنے کا راز  
• بھی فراہم کیا — خیرا راجن کی قربت کے سبب لڑی  
• اور ذرا اعلیٰ بلار کے دروازے اس کے لئے کھل گئے  
• • محمد نظامی نے اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے  
• اسے "نئے وقت" کا پلیٹ فارم مہیا کیا۔

• یہاں حال یہ جو بٹ پر دت جیکے ہی کر کا شکرت  
• باڈی تھا۔ دونوں کی محبت میں جدید ترین پیغمبر و پیروار  
• کر آتا ہے۔ • اور جس کے ان لوگوں کی تابانی کی اوقات  
• ایک انداز سے کے مطابق ایک بار سے زیادہ ہے

• • اور جس کے پسندیدہ مسیحا اداکار پٹیل اور اسی پٹیل  
• کے لوگ ہیں۔ • اسوے خادون کا علمبردار ہے۔  
• وہ پاکستان میں مسعودی انقلاب برپا کرنا چاہتا ہے۔

• اور اس غرض کے لئے اس نے ۲۵ مئی ۸۶ کو  
• رات کے آخری پہر موچی دروازہ لاہور میں پکنائی پیپرز  
• سو منٹ (پکنائی) کی تحریک کے قیام کا اعلان کیا  
• • پٹیل، مسعودی، خادون نے تنگ اور مشربوں کی نقالی  
• کی۔ ایک کو بیابان کو مشرب تھی۔

• ادارہ مشہور القرآن کو بانی کیا ہے اور کیا کرنا  
• چاہتا ہے۔ • اس کی موجودہ خدمات کے حوالے  
• سے اس کے آئندہ عزائم کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جن  
• لوگوں سے اسے گھڑتہ پیڑہ میں بری میں قریب

نے کبھی بشرقوں کی بنیاد پر کاروبار حکومت یا سیاست چلانے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کو فاروقی کی کوئی سی ایسی بات ہے، جس پر مسٹر طاہر القادری عمل پیرا ہے؟

حکمرانوں کے نسبت مذکورہ بالا ایک یہ احمق اپنی اب تک کی لغو کج پرستی اور منافقانہ درزی کے دعوے کو ماز و متول اکرم کے کی دور سے کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جس طرح رسول اکرمؐ کے عین دس سال تک غلامی تبلیغ کے بعد مدینہ جا کر سیاسی انقلاب لائے تھے۔ اس طرح ہم بھی اب تک غلامی سے دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد اب سیاسی سترشروع کر رہے ہیں۔ عقل اور علم کی ناپیشگی کا اس سے بڑھ کر اور کوئی سبب نہیں ہو سکتا۔ یہ بے وقوف سمجھتا ہے کہ رسول اکرمؐ نے انقلاب کا آغاز مدینہ سے کیا۔ اس پر فخر گوئی ہو کہ انہیں کہ انقلاب کا آغاز قریہ فاروقی پر لا لالہ لالہ لالہ کہنے سے جڑا تھا۔ اور اسلامی انقلاب کا نقطہ آغاز و انجام لا لالہ لالہ لالہ ہے۔ مدینہ میں اسلام کو جو کامیابیاں جوئیں۔۔۔ کی کامیابیوں کی مرحول منت منت نہیں۔ عقیدے کا وہ انقلاب جو کل قلب ماییت کر دیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں وہ نامورا اور اس مائے کی دور میں سرور کائنات کو کسی نواز شرین کسی منہا بالحق اور کسی حمید نصاحی کی امداد و اعانت، سایہ، سرپرستی حاصل نہ تھی۔ قریش کے لئے ان کے لئے "اتفاق مسجد" نہیں۔ شعب ابی طالب تیار کی تھی۔ اور وہ

یاد دہی جو حق کے ساتھ عقیدوں کی قرآنی تبلیغ ہوتی ریت پر تدارک کیا کرتے تھے۔

اس سبب انقلاب کا نظریں کے نام پر مسٹر طاہر القادری

نے ۵۰ ہجری کو جو ڈرامہ کیا۔ وہ اس عقیدے سے تو قلعی ناکام رہا کہ اگر وہ زول کام سرایم اس کا نظریں کے انتظام و تنظیم پر خرچ کیا گیا۔ کامیابی اس کے مقابلے میں ایک فیصد بھی نہیں۔ بے پناہ دماغی کی بدولت جیسے پچیس ہزار آدمیوں کو اکٹھا کر لینا معمول بات ہے۔ اور منقادی لوگوں کی عدم دلچسپی۔ اپنی تیاریوں کو کچھ دور کی تیاریوں سے مشابہ قرار دینے والے کے منہ پر ایک خانہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دین۔ اور جس سیاست کے پیش کرنے کا مشر طاہر کا آئندہ پروگرام ہے۔ وہ غیر مسلموں کو سب سے زیادہ دوسوت کرنا ہے۔ قادیانیوں کے گھر دیں۔ میں تو بالخصوص خوشی کے شادیاں منجھتے ہیں۔ کہ مصطفیٰ انقلاب اور اس کو فاروقی کے ایک خبردار سے انہیں ایک پیٹ فارم مہیا کر دیا ہے۔

مشر طاہر القادری نے جس جرات سے قادیانیوں کو اپنے ساتھ لے کر فاروقی کیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ اگر مشر دس بارہ برس مسٹر طاہر نے کس منصوبہ کے تحت گزارے۔ ان حالات میں قادیانیوں سے ان کے درپردہ روابط کی نفی کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ قادیانیوں اور غیر مسلم طاقتوں کی شہر پر کر رہے ہیں۔ اور پاکستان کی جیادوں پر چلنے والے کھڑا بھی مسٹر طاہر کو اپنی طاقتوں سے تھما ہے۔

نواز شرین سے تو مسٹر طاہر نے اپنا تعلق توڑ لیا ہے۔

• فیضان الحزن اس دنیا میں نہیں ہے۔ جس سے کہ ایک مجید نظامی رہ جاتے ہیں۔ ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ حضرت یہ آپ اپنی امتیں میں تک دولت کے لئے سائب کی بدوشیں کیوں کر رہے ہیں؟

# جماعت سیکولر مودرن ایڈریل

منجانب یونیورسٹی میں حصول تعلیم کے دوران علامہ القادی کے اندر ایک راسخا بننے کی خواہش پیدا ہوئی جب انہوں نے ایک کلاس فیڈر فائونڈیشن کو خدای کی پیشکش کرنے پر آمادہ کیا

”وہ مولانا مودودی سے بڑا راسخا بننا چاہتے ہیں“  
شراہ میں کہ اچھے سالوں میں انہوں نے مولانا مودودی کے طریق کار اور تنظیم پر سنجیدگی سے غور کیا۔ یہ معنی اتفاق نہیں ہے کہ علامہ مودودی نے اپنی بیشتر اصطلاحیں مولانا مودودی سے مستعار لی ہیں۔ وہ آج بھی انہیں کے انداز میں اپنا ذاتی تعبیر دیا کرتے ہیں۔

سیکولر جماعت کا برعقادی بریلوی کتب فکر سے تعلق رکھنے کے باوجود ایک ایسی جماعت قائم کرنے کے خواہشمند ہیں جس میں بریلویوں کے علاوہ شیعہ، احمدیہ اور دیوبندی بھی شامل ہو سکیں۔ عام اندازوں کے برعکس یہ ایک مذہبی نہیں، بلکہ راسخا مذہب جماعت ہوگی۔

جس کے پیٹ فارم سے مسطوفی القلاب کا انحراف ناسا دے گا۔ لیکن اس میں ہر طرح کے غنا صریح دلی گئے۔

عابد حسین حالی ہی میں علامہ القادی نے سنجیدہ دلائل کے بل پر پیش کیجئے والی مگر یہ لٹریچر • سپورٹ عابد حسین دھوکا کراہی پارٹی میں شمولیت اور شبہ خواتین کا سربراہی کا چیلنج کی تھی۔ جو اس جدوجہد پر پسند فائونڈیشن قبول نہیں کی۔

علامہ القادی کے بعد نماز پڑھنے والوں میں • ایک دفعہ یہی کرنے والے کو بھی دیکھ گئے • خود • ایک بار معروف فیروز عبادت گاہ دفتر بریلی گئے • اور

جسٹ مولود کب کی تقریب سے خطاب کیا • یہ کہہ بیٹھے ان کے ذہن میں رہا کہ اگر کل انہیں مسیحیت میں حصہ لینا ہے • تو انہیں شیعوں • دیوبندیوں • اور اہل حدیثوں کو مخالف نظر نہیں آئے • چاہئے • انہوں نے کسی بھی طرح آتے کو لکھا ہے • اس پر کئی نقطہ نظر سے مگر یہ • مدینہ ”نور“ لاہور ۳۰ مئی ۱۹۰۹ء

پہنچا ہوا بزرگ  
ہے تقریریں فرماتے ہیں اور تحریریں بھی لکھتے ہیں  
لیٹی ڈیڑوں کے ذریعے گھر گھر پہنچے جاتے ہیں • انہوں نے اپنے ہم خیالوں اور کھڑوں کا رستہ عقد منظم کر لیا ہے • ان کے بہت سے معاملات خصوصاً سلسلہ ہائے گفت و گواہ بہت سے لوگوں پر گراؤ لگاتے ہیں • لیکن ان سے ملنے انور ہرنے اور عرب ہرنے دالوں کی بھی کی نہیں • وہ اپنے غرضیہ اہل میں اپنی شخصیت کو ایک پہنچے ہونے بزرگ اور ولی اللہ کے طور پر مناسبت پہنچے جا رہے ہیں • اپنے والد گرامی کے عوفیہ معاملات کی بھی دعا کا انہوں نے بٹھادی ہے وہ خود اپنے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریفی عزایات اور دلائل کا معاملہ دانگنا کر رکھا ہے۔

اب حضرت صاحب سیاست کے کوپے میں قدم رکھ لیتے ہیں • ان کے خیال میں ان کے انقلابی سفر کا یہ مروجہ آگیا ہے کہ اس کے لئے تعلیم ہمارا جدوجہد کا آغاز کر دیا ہے • وہاں تک ان کے جنرل انبیا الحق اور ان کے دور پر مشرور حملوں تعلق ہے • ایسے انفرادی جنرل صاحب کے دور میں بھی با اثر اور بار بار ہوں خاموشی کا نہیں بلکہ حاجت کے مرتجب کہ جائے اور اپنے قول و فعل سے اس سلسلہ کو گرا کر لیتے ہیں • جنرل صاحب کی شہرت کے بعد انہیں ان کی نیست سب پر مشرور



جیلے کی داد کیسے دی جا سکتی ہے ؟

اگر جنرل صاحب کی نیت خراب تھی، وہ اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہے تھے۔ تو پھر جناب طاہر القادری جیسے ذہین و فطین اور صاحب علم بلکہ صاحب منہاج القرآن کو تو سر پر کفن باندھ کر میران میں آجایا جائیے تھا۔ جنرل صاحب کے خصوصی نائب محمد میاں نواز شریعتی کا سر پرست بن جانے کا تاثر نہیں دینا چاہیے تھا۔ جناب طاہر القادری گزشتہ گیارہ برسوں میں کسی مسئلے پر حرکت میں آئے تھے تو وہ اللہ کے پیر صاحب کے صاحبزادان کے طبقہ اخراج کا معاملہ تھا۔ اس پر انہوں نے جلوس بھی نکالا۔ تقریری بھی کیں پرسی کو نظر نہیں بھی کیں۔ الٹی میٹم بھی دیئے۔ وہ دھمکیاں بھی دیں۔ لیکن اس کے علاوہ کسی معاملے میں بھی کوئی رگہ تحریم پر حرکت نہیں بھی گئی۔ ”نظامِ ملکہ کے نام پر قوم کو بھکاری“ بنایا جانا رہا۔ وہ دیکھتے رہے اور اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیا جاتا رہا۔ وہ گھر سے باہر نہیں نکلے۔ کیا اسلام پیر صاحب کے صاحبزادگان سے بھی کم اہمیت کا مسئلہ تھا؟ ہفت روزہ ”زندگی“ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۸ء

## اپنے محسن کے خلاف کیوں ؟

”محترم قادری صاحب شہید فیہ الرحمۃ کی نقیبین کا تذکرہ کرتے ہوئے خود اپنے وجود کی نفی کی گزشتہ کئی سالوں سے نہیں جانتا کہ قادری صاحب مرصوف کو مذہبی ملعون میں منعارف کرانے میں ضیاء الحق کے دست راست میاں نواز شریعتی کی سامی و سر پرستی ہی کا عمل و فعل ہے۔ گزشتہ دس سالوں میں شہید ضیاء کے دست و بازو نواز شریعتی

کی جامعہ اتفاق کی وساخت سے سرکاری ذرائع ابلاغ تک رسائی۔ اور منہاج القرآن کے قیام سے مذہبی حلقوں میں تعاون نے انہیں یہ مقام عطا کیا ہے۔ کہ آج وہ پاکستان کے اپنی دانش کے سائے قومی دلی سلیج پر نمایاں ہونے کے بعد اپنے ہی محسن و موصوفا ضیاء شہید کو اسلام کا منہا تھکھتہ سمجھتے ہوئے چکے اور سابق صدر کے ذکر کو اقبال کے پاکیزہ تعزیرات کو دھندلانے سے تعبیر کر رہے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادری صاحب کو یہ حرکت فکر گزشتہ دس سالوں میں کیوں یاد نہیں آئی۔ شاید وہ ہوا کا رنٹ پہناتے ہوئے صدر ضیاء کی مخالفت سے موجودہ فکری میکر اور خدمت میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قادری صاحب موصوفہ کو شاید یاد نہیں رہا کہ انیس برسوں سے وہ کچھ لادین لوگوں کی راہ واد حاصل کر لیں گے۔ لیکن اپنے ہی محسن کی بعد از موت گوردار کشی سے وہ مذہبی ملعون اور اخلاقی مہیا کی کسوٹی پر کھنڈے والے مسلمانوں کی نفروں میں ہیٹھ کے لئے حیرت منہر بلکہ سادہ ذوالہ میں ”بے اعتبار“ ہو کر رہ جائیگے۔ یہاں قادری صاحب اسلامی پاکستان کی نفروں میں کوثر نمازی کو یاد رکھیں، طاہر القادری کی اس کی ادائیگی کا خط ہی اور احسان قرآن شاہ پر ضیاء الحق شہید کی روح عالم ہوا میں اختر شہبازی کی زبان میں کہتا ہوگا۔

انہیں اپنی صورت پر یوں ناز کب تھا  
میرے عشق رسوا کو اختر دعا میں

پرو فیسر محمد اعوان

گورنمنٹ کالج قلعہ محمد تیر (سابقہ قلعہ دیار شہید) ضلع گوجرانولہ  
دہشت روزہ ”زندگی“ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۸ء

## روزنامہ "قومی آواز" کراچی

پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین طاہر القادری صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ہر فرسے کے تین مولویوں کو پھانسی پر چڑھا دیا جائے تو فرسہ بندی ختم ہو سکتی ہے۔ طاہر القادری جو ادارہ منہاج القرآن کے بانی بھی ہیں •

• حالات سے جبراً جو کراستانی سیکرٹریز ہو گئے ہیں اور انہوں نے عوامی تحریک کے نام سے ایک سیاسی تنظیم بھی قائم کی ہے • جس میں غیر مسلموں کی شمولیت کے لئے علما اور قادیانیوں کی شرکت کے لئے خصوصی گنجائش رکھی ہے • طاہر القادری صاحب سے جب ایسی کئی مبالغہ "طاہیری" کے حوالے سے ان کی سیکرٹریز کے بارے میں سوال کیا گیا • تو انہوں نے کہا کہ ان کی تحریک کے ادارہ منہاج القرآن کو کوئی تعلق نہیں ہے • ہاں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی دینداری اور سیاست کاری ہے • اور یہ ہر فرسے کے تین تین مولویوں کو پھانسی کی فتویٰ کوئی سی شریعت متین کے مطابق ہے • اور کیا انہوں نے ادارہ منہاج القرآن کے تین تین مولویوں کو بھی پھانسی کے لئے نامزد کیا ہے • قادری صاحب کو یہ علم نہیں ہے کہ لادینی سیاست سے لادینی تقاضا فروغ پاتی ہے اور انہیں لادینیت کے فروغ کی اجازت ہرگز نہیں دی جا سکتی • قادری صاحب سے ہماری نہایت محاسنا اور ہمدردانہ گزارش ہے کہ وہ اپنے نوازیدہ لادینی سیاست کے تحت جتنے علماء کو نہ جیڑیں • ہر مذہب کے فزول سے انہیں مذاہبانی بچا سکیں گے • نہ غیر مسلم • نہ ملنا الا البلاغ

روزنامہ "قومی آواز" کراچی ۱۱ جولائی ۱۹۸۹ء

## ہفت روزہ "احوال" کراچی

پروفیسر طاہر القادری بطور ایک سیاستدان کے اپنے قدم اٹھانے کے بجائے مسلسل ترقی معکوس کا شکار دکھائی دیتے ہیں • ان کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ وہ جیسے راستہ ہیں جن کی منہی میں مسلمان اسلام کی تقدیر کا پروانہ ہے • اور وہ اس برہمنیت اور فریب خوردہ قوم کو انقلاب مصطفویٰ کی منزل سے ہٹا کر دیں گے • لیکن ان سے وابستہ ایسی عام توقعات ایسی ہیں بدل رہی ہیں • اپنی سیاسی جماعت کا اعلان کرتے کے بعد پروفیسر طاہر القادری کا حال اس میدان کا جو گن ہے جو اپنے ہی جالی میں پھنس کر رہ گیا ہے • صرف ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں ان کی لٹاؤ ہو جاتی ہے ایسے شامیہ رشتے آئے ہیں کہ ان کے اپنے بچے سب سے سب ہی تصویر حیرت بنے ہوئے ہیں • انہیں سب سے سب عورت کی سربراہی کے حوالہ عدم ہزار کی بحث کا سامنا کرنا پڑا • لیکن وہ اس مسئلے پر ہم نہیں پار ہے اور مسلسل تردید و فحاشی کے فکر میں لپکتے ہوئے ہیں • سیاست میں آج سے قبل ایک طرف عورت کی سربراہی کو کسی بھی صورت قبول نہ کرنے کے بارے میں پروفیسر صاحب کا اذکار بیان اور طرز امتداد مل ہے • مگر دوسری جانب وہ عورت کی سربراہی کو فتویٰ نہ کرنے والوں کو شکست بخود کہہ کر معلوم نہیں کس کو غور کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں •

انہوں نے تو اس بارے میں کہ عورت کی سربراہی کے بارے میں جو بات گزشتہ سال پروفیسر صاحب کو کچھ میں نہیں آ رہی تھی • پیلز پارٹی کے مرکز میں برسرِ آواز اس کے فوراً بعد ان کی سمجھ میں آ گئی •

خداوندانہ نیرے سواہ دل بندے کے درجہ میں  
کہ درویشی بھی عبادی ہے مصلطانی بھی عبادی

**قصیدہ جمینی** پروفیسر صاحب کے ایک اور بیان  
ان کے لئے بلائے جان بنا ہوا ہے اور اس بات میں  
کوئی مبالغہ نہیں کہ اس ایک بیان نے ان کے اندر  
کے ظاہر القادری کو کل طور پر بے نقاب کر دیا ہے۔  
ایرانی و تعلیمت لاہور میں آیت اللہ خمینی کی بار  
میں مستفادہ ایک تقریر کی اجلاس سے خطاب کیا کرتے  
ہوئے انہوں نے جناب جمینی کو خراج تحسین پیش کر  
ہوئے کہا کہ "آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح  
زندہ محبت اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح دنیا کے  
رضعت ہوئے"۔ قادری صاحب جوش جذبات یا  
جوش خطابت میں ایسی ہمت سی باقیں کہ جانتے ہیں  
جن کی بعد میں انہیں نزدیک کر لی پڑتی ہے لیکن ان کا  
یہ بیان اب بے جن کی ابھی تک تردید یا دفاصحت  
نہیں کی گئی کہ یہ بیان جس روز اخبارات میں شائع  
ہوا بشیخہ اور سنی دونوں کتابت فکر کے عہد نے  
اس کی مذمت کی اور اس پر اپنا نا پسندیدگی کا اظہار کیا  
محترم پروفیسر صاحب نے فرنگ میں اگر مہر طالت  
پر وفات پائے والے ایک سرور معزز ایرانی راہنما کو  
کہہ دیا کہ چیتے ہوئے سرگینا دل میں نہیں دلی سٹے  
بہرے پیاسے برسر یکبارہام معلوم سے تشبیہ و محر  
نواستبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جس گستاخی کو  
از تکب کیا ہے اس پر انہیں پوری قوم اور نداد رسول  
سے صافی طلب کر فی چاہئے تھی، مگر براہودانیت  
خود نافی اور سیاسی مصلحتوں کا کہہ سنے انہیں ایسا نہیں  
کر سنے دیا کہ چاہئے۔ چند روز بعد جب پروفیسر صاحب

صباح القرآن مسجد میں جلسہ پر تقریر کر رہے تھے تو  
کسی نے اٹھ کر ان کے اس بیان پر بھی اعتراض کیا۔  
اس پر پروفیسر صاحب آئیں، بائیں، شاہیں کرنے لگے۔  
تاہم اس کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ اپنے اس بیان کی  
اشاعت کے بعد پروفیسر صاحب نے عموماً دروازہ  
لاہور میں آیت اللہ خمینی کی یاد میں منعقد ہونے والے  
جلسہ عام میں شرکت نہیں کی، اور خود کو ایک بڑے  
عادتے سے محفوظ کر لیا جو لوگوں کے احتجاج کی صورت  
میں دال ردنا ہو سکا تھا۔

**قصیدہ پیمانی** اپنے ایک بیان میں انہوں نے  
فرقہ دارانہ کشیدگی کے خاتمہ کے لئے تجویز پیش کی  
کہ اگر ہر فرقے کے تین تین مولویوں کو پیمانی دی  
جاسے تو فرقہ داریت کا آخر ہو سکتا ہے۔ آج انہوں  
نے اس بیان کی اس قدر دفاصحت کی ہے کہ انہوں  
نے تین تین تین مولویوں کو پیمانی بھی پیش کیا  
کو پیمانی دینے کی بات کی تھی۔

مجھ غشیں ہیں ہے اور حل رہا ہے دامن طہر  
ابھی تو حشش پہ پہلا ہی پردہ اٹھا ہے  
بولی سیاست کے مقابلے میں مستغوی سیاست  
کا جو فرقہ علم باحقا۔ گستا ہے پانی اس سے دور  
ہوتی جا رہی ہے۔ اور اب وہ اپنے پیغام کی بجائے  
دھمکیوں کی زبان پر آگئی ہے۔ ابیہ معلوم ہوتا ہے  
کہ پروفیسر صاحب القادری کو اپنا مستقبل، بالوں نظر  
آگیا ہے اور وہ کسی نہ کسی پہانے سیاست سے دستبردار  
ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے متذکرہ بیانات کے علاوہ  
ان کی پالیسیوں میں بھی کوئی نئی بات نہیں۔ ذرا ان کے  
پاس کوئی پرکشش سیاسی پروگرام ہے بعض لوگ ان

ایک بار کہ مونہ کی میں اپنی تقریر کے بعد خطاب الجہ علی  
چشتی (کاموئی) سے تھے میں چادل قبول کرنے سے  
انکار کر دیا تھا۔ حامد علیہ السلام نے مجھے قبول نہ کرنا اور اتفاق  
والوں سے سبب کچھ قبول کر لینا۔ ان کے اتفاق برادر  
سے خصوصی تعلقات کا مظہر ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔  
کہ انہوں نے کوئی نا بابر مذاہنات حاصل کئے ہوں گے۔

(مہلت روزہ احوال گزشتہ ۱۴ جولائی ۱۹۸۹ء)

(مستقبل کی جماعت اسلامی)

”جنگ لاہور“ کا یہ دو فیصلہ ہر نقاد کی کا کتا ہے  
طرح ہے جلیقہ مستند میں ذوالفقار علی بھٹو کی ہیلن پارٹی  
تھی۔ اگر فوری طور پر انتخابت کا اعلان کر دیا جاسے تو بھی  
جم قومی اسمبلی میں پالیس مضمتیں لینے میں کامیاب  
ہو جائیں گے۔ بعض مبصرین کا یہ بھی خیال ہے کہ جم  
عوامی تحریک کے مستقبل کی ایک جماعت اسلامی کہہ سکتے  
ہیں۔ (جنگ لاہور سیمینار ایڈیشن ۲۵ جولائی ۱۹۸۹ء)  
(دعوی غلط ہو گیا)

”لو اے وقت ہو“ کا یہ دو فیصلہ ہر نقاد کی کا کتا ہے  
طاہر ملاح الدین گیلانی کے  
دست حق پرست پر معیت ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ وہ کوئی  
بھی کام حضرت طاہر ملاح الدین گیلانی کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے  
حضرت ملاح الدین گیلانی کی طرف سے انہیں مذہب ہمارے  
تقریباً ۱۰ سال قبل ۱۹۷۹ء میں

بھی تھا۔ کہ وہ زندگیاں بھر تحریک منہاج القرآن کی قیادت کرتے  
رہیں گے۔ ۱۰ اور کبھی سیاست میں نہیں آئیں گے۔ نومبر ۱۹۸۰ء  
میں لاہور کے ایک ماہنامہ میں ان کا ایک انٹرویو چھپا تھا۔  
یہ انٹرویو میری نظر سے بھی گزرا تھا۔ علامہ محمد رفیع صاحب لاہوری

پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ صرف اقتدار کے لئے ہیں  
پہلے بھول سکتے ہیں۔ اور اب وہ لاہر شریف کے  
بھوٹے سائے سے نکل کر سب سے ظہیر چھتری کے نیچے آ  
گئے ہیں۔ اور وجہ زبان استعمال کرنے لگے ہیں جو  
اس جماعت کا خاصہ ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے  
بھی ہوتا ہے کہ انہیں بائیں بازو اور سپر ہڈی کے  
اخبارات و جرائد بڑی اہمیت سے ہے ہیں ٹرسٹ  
کے اخبارات انہیں بڑی نمایاں حیثیت سے ہے ہیں  
اب اس پر وہ نہ چوری میں کون ہے اس کا علم تو  
”لاہوری صاحب“ کو ہو چکا۔ لیکن مصطفیٰ القادری صاحب  
دلچسپی رکھنے والے ہیں۔ ہمارے ہمارے لاہور ٹرسٹ لاہوری صاحب کی  
نست نئی غلامیوں سے بڑے پریشان دکھائی دیتے  
ہیں۔ لاہوری صاحب آج کل منہاج القرآن اور لاہور شریف  
کے دور کو زبردی دور کہہ رہے ہیں اور ساتھ ہی بھٹو  
دور پر بھی تنقید کر رہے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو شک نہیں  
برابر دکھائی دے لیکن الفاظ کے استعمال اور معنی مفہوم  
میں ان کا ذہن ٹرھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔  
آخر میں ان سے گزارش ہے کہ وہ لاہر شریف کو زبرد  
کہنے میں احتیاط کریں۔ شریف خیل نے ان کے ساتھ جیش  
شفقت کا ہوتا دیکھا ہے۔ ۱۰ انہیں زندگی کی سہولتیں فراہم  
کرنے میں کبھی بھل سے کام نہیں لیا۔ مگر ان کی نظیر

گھر کی آرائش، ٹی وی، ایر کنڈیشننگ اور فرنیچر وغیرہ  
فراہم کئے۔ سفر کے لئے خصوصی مینا کی اور جب بھی چڑھی  
خود اجازت بخور دے تو ٹی سٹراسوک خرید کر دی۔  
یہ گویا یہ دو فیصلہ صاحب واپس کر چکے ہیں (انہیں چشتی  
تھے تاملت پیش گئے جو یہ فیصلہ صاحب نے قبول ہی  
کئے۔ ملاح وہ اپنے بقول تھے بقول نہیں کرتے۔ اور

خود اجازت بخور دے تو ٹی سٹراسوک خرید کر دی۔  
یہ گویا یہ دو فیصلہ صاحب واپس کر چکے ہیں (انہیں چشتی  
تھے تاملت پیش گئے جو یہ فیصلہ صاحب نے قبول ہی  
کئے۔ ملاح وہ اپنے بقول تھے بقول نہیں کرتے۔ اور

# اپنی اپنی قصید خوانی مبالغہ آرائی

اپنے آپ کو البتہ غصہ دیکھتے زمانہ سناٹے اور بہر طور عوامی اذہان پر اثر انداز ہونے کے لئے دیگر پراپیگنڈا کے علاوہ پرو فیسر صاحب نے اپنی زبانی اپنی قصیدہ خوانی و تہذیبستانی کے لئے ایک شبہ گفتگوات و مبشرات بھی قائم کر رکھا ہے۔ جیسا کہ ان کا ترجمانی و طرزانہ ہے کہ "پروفیسر الکریم محمد طاہر قادری نے اپنے بعض نیک خواہوں اور مبشرات کا تذکرہ کیا تو مقبعت ذہن رکھنے والے لاکھوں عوام کے لئے یہ امر تعقوت پائی" "کا باعث بنا" (ماہنامہ مہاجر القرآن اگست ۱۹۸۵ء) چنانچہ تفصیل موضوع کے لئے اس سلسلہ کی بعض خود ساختہ روایات مختصر تبصرہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

یاد رہے کہ پروفیسر صاحب موقع موقع بھڑک بھڑک بولنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے جبکہ راوی کی ثقافت و روایات کی سمجھ کے لئے چٹا ہونا بہت ضروری ہے۔

## روایت

"مختصر بیروہات علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے (ارداد صاحب کو) غلام کے قولہ کی بشارت دی اور نام بھی خود تجویز فرمایا۔ تبصرہ۔ اگر ایسا مہلتا۔ تو بغیر ان رسالت غلام۔ غلام۔ یا کلاس رسا اور اس کا دامن اشکار اجراع، فقر قربازی اور غیر غلامانہ گویاں پھیلنے کے بعد جنوں کے بیانی پادہ اور گراہی و کذب بیانی کے داخل سے داغدار نہ رہتا۔ اور یہ پھر ایسا کر کے داستانہ خود پر طاہر قادری نے ناقدریہ ناشکری کی ہے اور دونوں صورتوں کا انہماک بغیر نہیں۔

## روایت

"مرکز دو جہاں نے محمد طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا ایک شلا عطا کیا۔ میں (طاہر)

نے انڈیو بھار کے ایک سال کے جینے میں انتہائی تردد دیکھ کر کیا تھا کہ وہ زندگی میں کبھی سیاست میں نہیں آئیں گے؟ مگر صرف دو سال بعد آج وہ قومی سیاست میں کود چکے ہیں۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ غلام ڈاکٹر محمد طاہر قادری کو خود کو سیاست میں آلودہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ وہ نثر یک مہراج القرآن کے ذریعے ملک کے اندر اسلامی انقلاب برپا کرنے کا خواب تھوڑے تبصیر کر سکتے تھے۔ انہوں نے حفیظہ امینت پر ایک سیاست میں آنے کا فیصلہ کر کے بہت سے لوگوں کو بھڑکایا ہے۔ سیاست میں آنا اگر بہت ضروری تھا تو ڈاکٹر محمد طاہر قادری کو یہ سفر نئی سیاسی جماعت کے پلیٹ فام کی بجائے پاکستان مسلم لیگ میں شمولیت یا جمعیت المسلمان کے پکٹا لے کر شیعہ فرسے شروع کرنا چاہئے تھا۔ سیاسی مبصر "نوائے امت" لاہور سہ ماہی کتاب ہذا میں فیضی نے پروفیسر صاحب

**محکم فکر** کی طرح لغاتہی دہش مانی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ "خضر" کی گفتنی "احصاء اولیٰ کی شرح ناقابل تردید و تامل و حوالہ بات کی روشنی میں بعض حقائق کی نقاب کشائی کی ہے۔ اور ساتھ ہی علامہ کے اہل سنت کے بینات و فتاویٰ کے علاوہ غیر جانبدار دوسروں کی زبان سے "اور مکی مصافحت کی روشنی میں پروفیسر صاحب کی پراسرار اور دورخی و نہادرہ شخصیت کو بہر پتھر آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اگر کوئی شخص بہت دھرمی و متاثر پرستی اور اندھی عقیدت سے ہم نوا ہے تو آپ کسی کے لئے بھی پروفیسر صاحب کے "دوا دیو جین" "دو دھن" ہونے اور ان کی ریا کاری و نمود و نمائش۔ اور ان لفظی و نقد بازی کو جاننے اور ان کے منہ پر دلیلی بن جانے کی کوئی وقت پیش نہیں آئے گی۔ واللہ العالی و الموفق۔

وہ تقسیم کرنے لگا اور دسویں پاکستانی بھری پٹنابی پڑ  
جو سر دیکھ اپنا کرم فرمایا۔ (روایت حوالے کتاب ابذہ عصر  
وقوی و ایکسٹ و فہرہ فرہر ۱۹۸۹ء)

**تبصرہ۔** بحث دی ہے کہ اگر پر و فیسر صاحب جتے  
ہیں۔ تو اس کرم کے بدلے انہوں نے سخت ناقدری  
ناشکری کی ہے اور اپنے مذکورہ غیر علامہ کارناموں سے  
دودھ کو فاعل نہیں سمجھنے دیا اور خود کو اہل ثابت نہیں کیا۔

**روایت** منہاج القرآن کے لئے حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بھی حکم دیا۔ فرمایا میں

یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ تم شروع کرو منہاج القرآن  
کا دارہ بنادو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لا سوریں تمہارے  
ادارہ منہاج القرآن میں خود آؤں گا اور اپنا مرقی و کتاب

فرمیرے لئے تبصرہ۔ سوال یہ ہے کہ جس شخص کے  
قبل دخل کے تعداد کے باعث اس کی شہرت ہی خراب  
ہو۔ وہ ایسی خسر معیت اور اتنی بڑی امانت کی سپردگی

کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔ اور اس کے معاشرین نقص  
ہے یا عشاق۔ بول علماء و دانشور پیش ہوا دینی خدمات  
سراغرم سے ہے ہیں۔ ان میں سے علامہ القادری کو

کس علم و فن کی بنا پر یہ امتیاز حاصل ہوا ہے۔ اور اگر  
ایسا ہوا ہے تو پھر پر و فیسر صاحب نے منہاج القرآن  
کے برعکس لئے کام کر کے اور برعکس سائنہ اختیار کر کے

اس نفست کی سخت ناشکری و ناقدری کی ہے۔ اور  
منہاج القرآن کی سپرد کردہ ذمہ داری و ذیولتی چھوڑ کر  
اس نے ایک عوامی لیڈر کی سطح پر آکر ڈھیسیر میں عوامی

تحریک کا روپیہ دھار کر سخت نا انصافی و زیادتی کی  
ہے۔ انہیں تو اس سپرد کردہ ذمہ داری سے ایمان کھپا  
دینی چاہیے تھی۔ جیسا کہ عام ناظر بھی یہی ہے۔

## روایت

والد صاحب ڈاکٹر فرید الدین صاحب فرمایا  
تھے میں ایک رات جس میں میں بین ابدا

چاند سوئے غفایت کی کتاب پڑھ لیتا تھا۔ تو پھر سالوں تک  
کتاب کا ایک ایک حرف ایک ایک معنی حافظے میں  
محفوظ رہتا تھا وہ یقیناً عبقری روحا تھے۔ (وقی و ایکسٹ)

**تبصرہ۔** جیسے بتایا "ناذہ عصر" ہے تو باپ عبقری  
روزگار کیوں نہ ہو لیکن اگر باپ کی قصیدہ خوانی ایسا  
حیثیت کی یہ روایت صحیح ہے تو پھر ایسے حافظہ کے مالک

کو کم از کم حافظہ قرآن ہونا چاہیے تھا۔ اور ایسے باوقفی  
بیٹے کی بجائے فتادائی شامی و فتادائی دنوبر جیسی کوئی  
بادگار چھوڑتی چاہیے تھی اور مدد مستند دین کے لئے کوئی

علمی و تحقیقی کام سرانجام دینا چاہیے تھا۔ تاکہ بعد از  
محمد مشک آفت کہ خود پروردگار عارف و گویا  
دنیا خردان کا تمام پیمانہ یعنی ادران کے پروردگار کو بھی

چوڑی کہانیاں بنانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

## روایت

پر و فیسر صاحب کے والد صاحب اپنی  
وفات کے دس روز بعد جب خواب

میں آئے سے ملے تو بقول پر و فیسر انہوں نے فرمایا کہ  
• "بیٹے! جب آپ لوگ جنازہ پڑھ کر فارغ ہو گئے  
اور آپ نے گڑا میرے چہرے سے شہابا اور مسکراتا ہوا

پایا۔ اس وقت پر سے اٹھ جائے صبح تھے اور عالم آخرت  
اور عالم حشر کے مقامات با رخ اجست اور علیین  
کی اعلیٰ سبکداری امت پاک نے مجھے دکھانا شروع کیا۔ تو

ان کو دیکھ دیکھ کر مسکرایا تھا اور آپ میری مسکراہٹ کا  
تعلق اور صبر مجھ سے تھے۔ پھر دس روز تک نہ بنے  
اس سبب یہ بتایا۔ کہ مجھے جس روز جب اس عالم کی

سیر کوئی باقی رہی اور اس جہان پر اقواب کو ملنے کے

کے کسی بھی قیمت پر کبھی بھی ہتھ نہیں جو سکتا تھا۔ والد  
ساری زندگی جو چاہتے بننا پھرے، وہ میرے والد کا  
مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چھ ماہ پہلے بتا۔ اس کی کچھ میں آ  
گئی وہ ہنس پڑا تو فری ڈائجسٹ ایڈیٹر (۱۹۹۹ء)  
تبصرہ ۵۔ دیکھ لیجئے۔ پروغیر صاحب نے کسی مستبر

مناصر مذہب کی روایت کی جہاں کے جب اپنی زبانی خود  
اپنے والد صاحب کی "دفات کی کرات" سنیں۔ تو  
اس وقت بھی عمر یدوم سلطان بود۔ کے تحت یہ  
• اس واقعہ ولسن سے فی الحقیقت اپنی ہی ذات کی کرات  
و اس سے فائدہ اٹھانا مقصود تھا۔ کیونکہ والد صاحب تو

رحمت فرما گئے تھے۔ اور اب جب پروغیر صاحب  
مخفی طور پر اندرون خانہ بیٹے سے مکالمہ فرما رہے تھے۔  
تو اس وقت میں ہی ضبط تھا۔ کہ تم میرا مقابلہ نہیں کر سکتے  
اور تمنا اب میرے باپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ الفاظ  
کی اس ہیر پھیر کا مصطفیٰ تبصرہ کیا نکلا۔ یہی نا کہ  
"حاجہ قادری جیہ کوئی نہیں جو سکتا۔ حاضر قادری کا  
کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔" وہ "نافع عصر" ہے اور  
"عقربے روزگار" کا بیٹا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

روایت "گراچی میں رفیق اور مسٹر صاحب جرنے  
خواب سنایا کہ ہم ایک خانے کی

صورت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس  
پر حاضر ہیں۔ مسعود بنوی کو سہا ہوا۔ باپ نے اپنے پوچھنے  
پر ایک خادم بتلایا کہ پروغیر صاحب آگے چلے  
جیں۔ اس لئے مسجد کو سہا جا رہا ہے۔ بعد ازاں  
خواب ختم کے بعد (حاضر میں میں عثمانی تقسیم کی گئی۔  
جر خواب کی خوشی میں وہ اپنے بھراؤ کی کتیں۔ "منہج الا  
تبصرہ ۶۔ اہل بھارت ہند حضرت پر چھوڑا گیا۔ وکالت بال اللہ

لے لگایا۔ مزید فرمایا۔ بیٹے! انگریزوں کے لئے  
میری قبر میں آئے تو میں اس وقت عشر کی نماز پڑھ  
رہا تھا۔ انہوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا تو واپس چلے  
گئے اور آج میں دن ہو گئے ہیں۔ اتنا کر کر رہا ہوں  
کہ اگر سوائی کریں۔ لیکن وہ مرا کر نہیں آئے۔

دوقی ڈائجسٹ "مذہب تبصرہ"۔ جیہ کہ آپ گذشتہ  
صفحات میں "حقائق کی کوئی" کے تحت پڑھ چکے ہیں  
کہ پروغیر صاحب کے والد صاحب عام ڈاکٹروں کی  
معارضہ ایک ریش بردہ ڈاکٹر تھے جو مسائل کی تحقیق و  
مسلمات کے لئے مرکزی جامعہ ریشہ فیصل آباد کے

مدیرین آقا تہ کے پاس حاضر رہتے تھے۔ اور ان  
کی زندگی میں کوئی ایسی "کراہتی" جھلک ان کے  
مناصر میں پر نہ ہر نہیں ہوتی۔ مگر ان کی وفات کے  
بعد انہیں کہاں سے کہاں پہنچا رہے تھے۔ بے بھی حرف  
ان کا بیٹا ہے۔ اور اس بیٹے کی اس "طلسماتی کراہتی"

میں بھی اس کا یہ جذبہ خود غمانی کارفرما ہے۔ کہ میں  
اپنے "عقربے روزگار" کا "ناہنجہ عصر" بنی ہوں۔  
بہر حال یہ تو بھی بیٹے کی زبانی۔ باپ کی کراہتی۔ اور  
اب بیٹے "باپ کی زبانی" بیٹے کی کراہتی۔ اور غور  
فرمائیے کہ نیچے اوپر الٹا پٹ کر اب پہنچتی ہے تو صرف  
پروغیر ہی تو وہ دانش پر۔

روایت پروغیر صاحب نے اپنے بیٹے سے  
مکالمہ کے دوران کہا۔ "بیٹے ایک مسئلہ

ایسا ہے کہ تم اگر سوئے گے بھی بن جاؤ اور جو کہ حاجی  
کمالو۔ اس معاملے میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس  
لئے پوچھا کہ کون سی بات ہند؟ میں نے کہا وہ یہ کہ  
تمہارا والد (حاجہ قادری) میرے والد (ڈاکٹر فرید الدین)